عمران سیریز
سپیشل نمبر
مثالی دُنیا
مظہر کلیم ایم اے
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ نیا ناول "مثالی دنیا" آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ یہ ناول جاسوسی ادب میں قطعی منفرد انداز کا ناول ہے ۔ عام طور پر جاسوسی ادب کا دائرہ کار انتہائی محدود سمجھا جاتا ہے اور یہ تصور کیا جاتا ہے کہ چند مخصوص قسم کے جرائم اور ان کی روک تھام کی کوششوں کو ہی جاسوسی ادب میں جگہ ملتی ہے لیکن موجودہ دنیا میں جرائم کا دائرہ کار اس قدر وسیع متنوع اور ہمہ جہت ہو چکا ہے کہ اس کی وسعت کا اندازہ تک نہیں کیا جاسکتا جرائم کا دائرہ اب انفرادی جرائم کی بجائے ملکوں، قوموں اور تہذیبوں کی حد تک پھیل چکا ہے ۔ میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ میں اپنے قارئین کو جاسوسی ادب کی ہمہ جہت وسعتوں سے متعارف کراتا رہتا ہوں اور مجھے یہ لکھتے ہوئے بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ میرے قارئین نے ہمیشہ اس سلسلے میں میری حوصلہ افزائی کی ہے ۔ موجودہ ناول مثالی دنیا بھی جاسوسی ادب میں ایک قطعی منفرد انداز کا ناول ہے ۔ ہماری کائنات سے ماورا دیگر نامعلوم کائناتوں تک پھیلے ہوئے اس موضوع کو یقیناً قارئین پسند کریں گے ۔ اس ناول میں عمران ایک ایسے راز کی تلاش میں سرگرم عمل ہوتا ہے جس کی مدد سے بالائے کائنات نامعلوم دنیاؤں جنہیں عرف عام میں مثالی دنیا کہا جاتا ہے میں کرہ ارض کا انسان اپنے پیکر مثالی کی مدد سے آسانی سے آجا سکتا ہے اور جب اس عظیم کائناتی راز کو کرہ ارض کے مسلمانوں کے خلاف بطور حربہ

استعمال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو عمران دیوانہ وار ان قوتوں سے ٹکرا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی کہانی ہے جس کے ذریعے آپ یقیناً جاسوسی ادب کی نئی جہتوں کے ساتھ ساتھ بالائے کائنات جنت کے پُراسرار رازوں سے بھی آشنائی حاصل کریں گے۔ یہ کہانی اللہ تعالیٰ کے تخلیق کردہ ان جہانوں کی کہانی ہے جو ابھی تک ہمارے فہم و ادراک سے بھی بالاتر سمجھے جاتے ہیں مجھے یقین ہے کہ یہ منفرد، انوکھی، پُراسرار اور انتہائی دلچسپ کہانی آپ کے اعلیٰ معیار پر پوری اُترے گی۔ مجھے آپ کی آرا کا شدت سے انتظار رہے گا۔ لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

لالہ موسیٰ سے محمد علی چوہان صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول لوگا نو ایک بہترین ناول ثابت ہوا ہے۔ مادام تاؤ کا کردار واقعی منفرد اور انوکھا کردار ہے آپ نے اس ناول میں مادام تاؤ کی صلاحیتوں کو جس طرح اجاگر کیا ہے اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ مادام تاؤ کو جولیا کے مقابلے پر سیکرٹ سروس میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ ویسے اگر ایسا ہو جائے تو یقیناً ان دونوں کے مختلف کردار بے حد دلچسپی کا باعث بنیں گے۔"

محترم محمد علی چوہان صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی انتہائی دلچسپ انداز میں مادام تاؤ کو سیکرٹ سروس میں شامل کرنے کی سفارش کی ہے لیکن آپ نے شاید اس بات پر غور نہیں کیا کہ اگر مادام تاؤ سیکرٹ سروس میں شامل ہو گئی تو پھر عمران کا کیا بنے گا کیونکہ جولیا اور مادام تاؤ دونوں ہی عمران کے سلسلے میں ایک ہی کشتی کی سوار دکھائی دیتی ہیں۔ جس طرح دو ملاؤں میں مرغی حرام ہونے کا محاورہ ہے اسی طرح دو خواتین کے درمیان آپ عمران کو لے آنا چاہتے ہیں۔ امید ہے آپ ضرور اس پوائنٹ پر غور کریں گے۔

چوک اعظم ضلع لیہ سے شیخ غلام حسین صاحب لکھتے ہیں۔ "بگ بائی آپ کے سابقہ ناولوں کی طرح شاندار تھا لیکن آپ سے ایک شکایت بھی ہے کہ اب عمران کی مزاح کی حس مفقود ہوتی جا رہی ہے۔ مزاحیہ حرکتیں تو اس نے ایک عرصہ ہوا چھوڑ دی تھیں لیکن اب اس کی مزاحیہ گفتگو بھی کم ہوتی جا رہی ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ اب عمران نے پوری سیکرٹ سروس کا بوجھ اکیلے ہی اٹھا رکھا ہے۔ برائے کرم عمران سے یہ بوجھ کم کر کے اُسے دوبارہ وہی پہلے والا عمران بنا دیں جس کی حماقتیں، مزاحیہ حرکتیں اور مزاحیہ گفتگو اس کے کردار کی جان ہے۔"

محترم شیخ غلام حسین صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی عمران کی موجودہ حالت کا درست تجزیہ کیا ہے لیکن جو وجہ آپ نے بیان کی ہے ہو سکتا ہے وہ بھی درست ہو۔ لیکن میرے نزدیک اس کی ایک وجہ اور بھی ہے۔ موجودہ دور میں جو مجرم یا مجرم تنظیمیں عمران کے مقابل آ رہی ہیں وہ اس قدر تیز اور فعال ہیں کہ ان کے مقابلے میں عمران کو ان سے بڑھ کر تیزی اور پھرتی دکھانی پڑتی ہے اور اسی تیزی اور پھرتی کی وجہ سے اُسے اتنا وقت ہی نہیں ملتا کہ وہ مزاحیہ حرکتیں کر سکے یا مسلسل مزاحیہ گفتگو کر سکے۔ بہرحال جو بھی وجہ ہو، آپ کی سفارش عمران تک ضرور پہنچا دی جائے گی بے فکر رہیں۔

ڈھرنال تحصیل تلہ گنگ سے لیاقت علی شہزاد صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آتی کہ انٹیلی جنس جس کے معنی ذہانت ہیں — اس کا سپرنٹنڈنٹ تو فیاض بنا ہوا ہے جس

کے قریب سے بھی ذہانت نہیں گزری اور سیکرٹ سروس جس کا مطلب خفیہ سروس ہے اس کا چیف عمران ہے حالانکہ خفیہ سروس کا چکر فیاض نے چلا رکھا ہے اور اس خفیہ سروس کی بنا پر ہی اس نے خفیہ اکاؤنٹ کھول رکھے ہیں۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے۔"

محترم لیاقت علی شہزاد صاحب! ناول پسند کرنے اور خط لکھنے کا بیحد شکریہ۔ آپ نے واقعی ایک دلچسپ نکتہ اٹھایا ہے لیکن آپ نے شاید اس بات پر غور نہیں کیا کہ اگر عمران کو انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ اور فیاض کو سیکرٹ سروس کا چیف بنا دیا جاتے تو کیا فیاض میں ذہانت اور عمران میں خفیہ اکاؤنٹ کھلوانے کی اہلیت پیدا ہو جاتے گی یا دونوں اپنی اپنی موجودہ اہلیت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ اُمید ہے آپ ضرور اس پر غور فرمائیں گے۔"

جھنگ صدر سے محمد اسحاق صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول اس قدر پسند آتے ہیں کہ تعریف کئے بغیر چارہ ہی نہیں رہتا۔ لیکن تعریف آپ شائع نہیں کرتے اس لئے ایک تجویز ہے کہ آپ ناول میں چند صفحات ایک مستقل سلسلے کے لئے وقف کر دیں جس میں سوالات تو قارئین کریں اور جواب عمران خود دے۔ اُمید ہے آپ کو یہ تجویز ضرور پسند آتے گی۔"

محترم محمد اسحاق صاحب! ناول پسند کرنے اور خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی تجویز مجھے تو پسند آئی ہے لیکن اگر عمران کو جواب دینے کی فرصت ہی نہ ملی تو پھر ان کے جوابات کے بغیر ناول بھی شائع نہ ہو سکے گا۔ اس بات پر آپ غور کر لیں۔ اگر آپ کئی سالوں میں ایک ناول پڑھنا چاہتے ہوں تو مجھے بہرحال اس تجویز پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ اب اجازت دیجئے۔

آپ کا مخلص ــــ مظہر کلیم ایم اے

عمران نے ناشتے سے فارغ ہو کر میز پر موجود اخبار اٹھایا ہی تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"سلیمان ــــ سلیمان!" ــــــــ عمران نے زور زور سے چیخنا شروع کر دیا۔

"میں ڈاکٹر کو فون کر دوں گا۔ آپ بے فکر رہیں!" ــــــــ سلیمان کی دور سے آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر کو ــــ لاحول ولا قوۃ۔ یہ کیا صبح صبح تم نے بدشگونی کی باتیں شروع کر دی ہیں۔" ــــــــ عمران نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے کونین کی گولیوں کا پورا پیکٹ اس کے حلق سے نیچے اتر رہا ہو۔

"اگر آپ میری آواز سن سکتے ہیں تو پھر سامنے رکھے فون کی گھنٹی کی آواز بھی آپ کو ضرور سنائی دے رہی ہو گی۔ اس لئے مجھے چیخ چیخ کر بلانے کی بجائے ریسیور اٹھا لیجئے!" ــــــــ دور سے سلیمان کی اطمینان بھری

آواز سنائی دی اور عمران کا بگڑا ہوا منہ اور زیادہ بگڑ گیا۔ اس نے فون کا ریسیور اٹھایا جیسے مجبوراً ایسا کر رہا ہو۔

"علی عمران، ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) مرد درویش بزعم خویش کیونکہ میرے پاس نہ چادر ہے نہ کھیس۔ اگر آپ کے جذبات کو نہ پہنچے ٹھیس تو آپ فون بعد میں کر لیجئے گا تاکہ میں پڑھ لوں اخبار دلیس۔" ——— عمران کی زبان ریسیور اٹھاتے ہی رواں ہو گئی۔

"کیا آپ واقعی علی عمران بول رہے ہیں۔" ——— دوسری طرف سے ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی جو اس قدر مترنم اور رسیلی تھی کہ عمران کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے اپنے حلقوں میں سرچ لائیٹس کی طرح چاروں طرف گھومتی رہیں۔ اس کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔

"جی نہیں — میں واقعی علی عمران نہیں ہوں، صرف علی عمران ہوں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صرف علی عمران — اوہ پھر آپ کوئی اور ہوں گے۔ مجھے تو واقعی علی عمران سے بات کرنی تھی۔" ——— دوسری طرف سے اسی مترنم اور رسیلی آواز نے قدرے پریشان سے لہجے میں جواب دیا اور عمران کا ہاتھ بے اختیار اپنے سر پر پہنچ گیا۔

"چلئے میں تسلیم کر لیتا ہوں کہ میں واقعی علی عمران ہوں۔" ——— عمران نے کہا۔

"میں فون پر بات کرتے وقت کیسے چل سکتی ہوں۔ فون کی تار تو بہت چھوٹی سی ہے۔" ——— دوسری طرف سے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا گیا اور اس بار عمران کا ہاتھ باقاعدہ اپنے سر پر حرکت میں آ گیا کیونکہ

اب اسے احساس ہو گیا تھا کہ دوسری طرف سے بولنے والی محترمہ اس سے بھی دو جوتے آگے ہے۔

"جہاں تک تار جا سکے وہاں تک تو چلئے اور فکر نہ کیجئے میں فون کی تار بنانے والی فیکٹری کا مالک ہوں۔ میں دنیا کے دوسرے کنارے تک تار ختم نہ ہونے دوں گا۔" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دنیا کا دوسرا کنارہ — اس کا مطلب ہوا کہ دنیا کا پہلا کنارہ بھی ہو گا۔" دوسری طرف سے بولنے والی نے کہا اور عمران کے لبوں پر تیز مسکراہٹ بکھرنے لگی۔ لڑکی واقعی بے پناہ ذہانت کا مظاہرہ کر رہی تھی۔

"اس دنیا کی تو بات ہی چھوڑیئے، دوسری دنیا تک تار ختم نہ ہونے دوں گا۔ بس آپ میرے ساتھ چلنے کی حامی بھر لیجئے۔" ——— عمران نے کہا۔

"دوسری دنیا — یعنی آپ کا مطلب ہے مثالی دنیا ——— بہت خوب — اس کا مطلب ہے کہ آپ مثالی دنیا کے بارے میں جانتے ہیں، پھر تو آپ یقیناً ہماری مدد کریں گے۔" ——— لڑکی نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مثالی دنیا — نہیں محترمہ! مثالوں کی سمجھ اگر مجھے آ سکتی تو میں ریاضی کے امتحان میں فیل کیوں ہوتا۔ بیچارے ریاضی کے استادوں کو آج تک حسرت ہی رہی کہ مجھے ریاضی کی کتاب میں درج مثالوں کی سمجھ آ سکے اور آپ تو پوری مثالی دنیا کی بات کر رہی ہیں۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو آپ انکار کر رہے ہیں حالانکہ سیجان نے کہا تھا کہ آپ انکار نہیں کریں گے۔ مجھے آپ کے انکار سے بے حد مایوسی ہوئی ہے۔" ——— دوسری طرف سے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

رابطہ ختم ہوگیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔

"سبحان — مثالی دنیا — شاید یہ محترمہ کچھ کھسکی ہوئی ہیں"۔ — عمران نے ریسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک بار پھر سلیمان کو آوازیں دینی شروع کر دیں۔

"جی فرمایئے"۔ — سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو"۔ — عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں سامنے رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور سلیمان خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب پہلے یہ بتاؤ کہ تم نے صبح صبح ڈاکٹر کو فون کرنے کی بات کیوں کی تھی"۔ — عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کے چیخنے پر میں سمجھا کہ آپ بہرے ہوگئے ہیں۔ اس لئے ڈاکٹر کو فون نہ کرتا تو پھر گورکن کو فون کرنا پڑتا"۔ — سلیمان نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نہ چاہنے کے باوجود اس کے اس کاٹ دار فقرے پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میرا حریرہ خشخاش کھانے کا وقت ہوگیا ہے۔ اس لئے براہ کرم دوسروں کے قیمتی وقت کا خیال رکھا کیجئے"۔ — سلیمان نے اسی طرح سنجیدہ لہجے کہا۔

"حریرہ خشخاش — مگر پہلے تو تم حریرہ بادام کھایا کرتے تھے"۔ — عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میں تو پستے کا حریرہ کھانے کا عادی تھا مگر اب کیا کروں، اللہ تعالیٰ

نے مفلس اور قلاش مالک جو قسمت میں لکھ دیا ہے"۔ — سلیمان ملد کب چوکنے والا تھا۔

"مالک — واہ کیا خوبصورت لفظ ہے۔ دس بار دہراؤ اسے۔ واہ کان ترس گئے تھے یہ لفظ سننے کے لئے"۔ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مفلسی اسی کو کہتے ہیں کہ کانوں تک آدمی ترس جاتا ہے اور کانوں کے اوپر تو ظاہر ہے ترسنے والی کوئی چیز ہے ہی نہیں آپ کے پاس — جیسے آپ کو مالک کے معنی آتے ہیں"۔ — سلیمان نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں کیوں نہیں — مالک آقا کو کہتے ہیں اور جو دوسرے کو آقا کہتا ہے وہ ظاہر ہے غلام ہوتا ہے"۔ — عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں — ما عربی میں پانی کو کہتے ہیں جیسے ماءاللحم گوشت کا پانی، اور لک انگریزی میں قسمت کو کہتے ہیں تو مالک کے معنی ہوئے ایسا شخص جس کی قسمت پانی بن گئی ہو۔ دوسرے لفظوں میں انتہائی مفلس اور قلاش۔ رہی آقا اور غلام کا سلسلہ تو آک انتہائی کڑوا پودا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ دوزخ میں اس کا پانی گنہگاروں کو پینے کو ملے گا اور جہاں تک غلام کا تعلق ہے اس کا معنی ہے، شور و غل میں بھی آرام سے رہنے والا۔ یہاں ہمارے علاقے میں تعلیم بالغان کا ایک سنٹر کھلا ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں آپ کا نام وہاں درج کرا دوں"۔ — سلیمان نے انتہائی فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"کمال ہے ۔۔۔ اس قدر علمیت، حیرت ہے کب فارغ ہوئے ہو اس سنٹر سے"۔۔۔۔۔ عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

مگر اس سے پہلے کہ سلیمان کوئی جواب دیتا، کال بیل کی آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔

"جاؤ دیکھو، شاید وہ تمہارے دوبارہ سنٹر میں داخلے کی بات کرنے آئے ہوں"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک سنٹر میں تعلیم دینے سے فراغت ہوگی تو دوسرے میں جاؤں گا"۔۔۔۔۔ سلیمان نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"آج کا دن تو بڑا تیز جا رہا ہے جس سے بھی بات کرو وہی کفن پھاڑ کر جواب دیتا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ دروازہ کھلنے کی آواز کے ساتھ ہی وہی مترنم اور رسیلی آواز سنائی دی تھی جو اس سے پہلے فون پر سنائی دے رہی تھی۔

"کیا علی عمران صاحب یہیں رہتے ہیں"۔۔۔۔۔ بولنے والی کا لہجہ بے حد مترنم تھا۔

"میرا نام آغا سلیمان پاشا ہے"۔۔۔۔۔ سلیمان کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جناب آغا سلیمان پاشا صاحب، اب تم اپنے نام کے کارڈ چھپوا لو اور سڑک پر کھڑے ہو کر انہیں تقسیم کیا کرو"۔۔۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ یہ تو وہی آواز ہے، وہ واقعی علی عمران کی ۔۔۔ کیا میں اندر آسکتی ہوں"۔۔۔۔۔ وہی مترنم آواز سنائی دی۔

"جی ہاں، اب میں کیا کر سکتا ہوں"۔۔۔۔۔ سلیمان کی بگڑی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

لیکن اسے راہداری میں صرف سلیمان کے قدموں کی آتی ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ان محترمہ کے قدموں کی مدھم سی چاپ بھی نہ تھی اور ابھی عمران اسی بارے میں غور کر ہی رہا تھا کہ دروازے پر سفید رنگ کی روشنی سی ابھری اور عمران بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی حالت واقعی قابل دید تھی۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دروازے کو دیکھ رہا تھا جیسے زندگی میں پہلی بار اسے کچھ دیکھنے کو ملا ہے۔

"کیا میں اندر آسکتی ہوں"۔۔۔۔۔ وہی مترنم آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ج ۔ جی ۔ جی تشریف لائیے"۔۔۔۔۔ عمران نے حقیقتاً بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ دروازے میں کھڑی دراز قامت، سیاہ بالوں اور سیاہ آنکھوں والی لڑکی جس کے جسم پر سفید رنگ کا باریک لبادہ تھا واقعی کسی دوسری دنیا کی مخلوق دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے چہرے پر عجیب سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ انتہائی لطیف سی روشنی جیسے چاندنی جھیل کے شفاف پانی میں گھل گئی ہو۔ لبادے کا انداز قدیم ترین دور کی عورتوں جیسا تھا۔

"شکریہ"۔۔۔۔۔ آنے والی نے کہا اور اطمینان سے چلتی ہوئی ایک صوفے پر بیٹھ گئی لیکن عمران نے دیکھا کہ اس کی چال سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ چلنے کی بجائے ہوا میں تیر رہی ہو۔

"میرا نام نوفرتیت ہے"۔۔۔۔۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لوفرتیت ۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"لوفرتیت نہیں بلکہ نوفرتیت ۔۔۔ اور مجھے یہاں سیجان نے بھیجا ہے"

لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ تشریف کہاں سے لائی ہیں۔ یہ نام تو قدیم مصری نام ہیں اگر میری یادداشت میرا ساتھ نہ چھوڑ گئی ہو تو شاید کسی قدیم مصری دیوی کا نام ہے"۔ ——— عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے آپ کی باتوں کا علم نہیں ہے۔ میں نوفرتیت ہوں، ہو سکتا ہے جو کچھ کہہ رہے ہوں وہ درست ہو کیونکہ مجھے میرے باپ سیمان جس نے مجھے یہاں بھیجا ہے نے بتایا ہے کہ آپ بے حد عقلمند آدمی ہیں"۔ ——— لڑکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران کی آنکھیں ایک بار پھر حیرت سے پھیلنے لگیں کیونکہ لڑکی کے چہرے کے نقوش قدیم مصری تھے۔ اس کا لباس سب کچھ قدیم مصری دور کی لڑکیوں جیسا تھا۔

"مطلب ہے کہ آپ نوفرتیت کی روح ہیں"۔ ——— عمران نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"جی نہیں — میں نوفرتیت ہوں"۔ ——— لڑکی نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ کہتی ہیں تو میں تسلیم کر لیتا ہوں، فرمایئے کیا پینا پسند کریں گی آپ"۔ ——— اس بار عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ لڑکی نے فون پر جس انداز میں باتیں کی تھیں اور وہ اب جس انداز کی باتیں کر رہی تھی اس سے عمران کے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بجنے لگی تھی۔

"معاف کیجئے — میں آپ کی دنیا کی کوئی چیز نہ کھا سکتی ہوں، نہ پی سکتی ہوں کیونکہ میرا تعلق مثالی دنیا سے ہے"۔ ——— لڑکی نے اسی طرح سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران اس کے منہ سے ایک بار

پھر مثالی دنیا کے الفاظ سن کر چونک پڑا۔

"مثالی دنیا سے تمہاری کیا مراد ہے"۔ ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ایک ایسی دنیا جو بالا کائناتی جہت میں واقع ہے — آپ کی کائنات سے بھی بالا دنیا"۔ ——— نوفرتیت نے جواب دیا اور عمران چونک کر غور سے نوفرتیت کو دیکھنے لگا۔

"اچھا چلو میں نے مان لیا کہ تمہارا تعلق بالا کائناتی دنیا سے ہے، پھر"۔ عمران نے پوچھا۔

"سیمان بالا کائنات کے ایک حصے جسے ماتورا کہا جاتا ہے، رہتا ہے۔ میں بھی وہیں رہتی ہوں اور سیمان کی لڑکی ہوں۔ ماتورا میں تمہاری دنیا کا ایک ایسا آدمی پہنچنے میں کامیاب ہو گیا ہے جو بے حد کثیف خیالات کا آدمی ہے اور سیمان نہیں چاہتا کہ وہ وہاں آئے۔ وہ سیمان کو بے حد تنگ کر رہا ہے۔ اس سے ایسی باتیں پوچھتا ہے جو سیمان اسے بتانا نہیں چاہتا لیکن سیمان اسے وہاں آنے سے روک نہیں سکتا۔ اس آدمی کا تعلق نہ صرف تمہاری اس دنیا بلکہ اس شہر سے ہے۔ اس کا نام نورش ہے، وہ مسلسل وہاں آ رہا ہے چنانچہ سیمان نے اسے وہاں آنے سے روکنے کے لئے جب اپنے علم سے سوچا تو سیمان کو علم ہو گیا کہ اگر تم چاہو تو اسے روک سکتے ہو چنانچہ سیمان نے مجھے یہاں بھیجا ہے۔ میری آواز یہاں مجسم نہیں ہو رہی تھی۔ اس لئے سیمان نے اس ڈبلے کی مدد حاصل کی جسے تم فون کہتے ہو اس سے جب میں نے تم سے بات کی تو میری آواز مجسم ہو گئی اور تمہیں یہ سنائی دے رہی ہے اور پھر میں یہاں آ گئی ہوں تمہارے پاس۔ کیا تم میری اور میرے باپ سیمان کی مدد کرو گے اور اس نورش کو مجبور کرو گے کہ

وہ مثالی دنیا میں نہ آسکے۔" ——— نوفرتیت نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ نورش کہاں رہتا ہے۔ اس کی تفصیلات؟" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ یہاں کے ایک علاقے لالہ زار میں رہتا ہے اور اس کا بڑا سا مکان سرخ پتھروں سے بنا ہوا ہے۔ بس اتنا ہی مجھے معلوم ہے۔" ——— نوفرتیت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ مثالی دنیا پہنچ کر کیا کرتا ہے جس کی وجہ سے سیجان تنگ ہے اور اسے وہاں آنے سے روکنا چاہتا ہے۔" ——— عمران نے پوچھا۔

"سیجان نے بتایا ہے کہ وہ وہاں آکر کسی خزانے کے راز سے آگاہی حاصل کرنا چاہتا ہے جسے اس مثالی دنیا میں بھی راز رکھا جاتا ہے اور جب اسے بتایا گیا کہ یہ راز ہے تو وہ جواب کے لئے اصرار کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اس سے زیادہ کی تفصیلات کا مجھے نہیں ہے۔" ——— نوفرتیت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر میں اسے مثالی دنیا میں جانے سے روک دوں تو مجھے اس کا کیا انعام ملے گا؟" ——— عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"سیجان نے مجھے بتایا تھا کہ تمہاری دنیا کے لوگ بغیر کسی فائدے کے کوئی کام نہیں کرتے لیکن تم ایسے ہو کہ بغیر فائدے کے بھی کام کرتے ہو۔ اس لئے اس نے تمہیں اس کام کے لئے منتخب کیا ہے لیکن اس نے کہا ہے کہ اگر تم نورش کو وہاں آنے سے روک دو تو تمہیں مثالی دنیا میں نہ صرف خوش آمدید کہا جائے گا بلکہ . . . ." ——— نوفرتیت بات مکمل کرنے

سے پہلے ہی رک گئی اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اُٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"اوہ سیجان مجھے واپس بلا رہا ہے۔ میں جا رہی ہوں اور سنو اب ہمیں تمہاری ضرورت نہیں رہی، اب نہیں رہی ——— سیجان کہہ رہا ہے کہ میں واپس آجاؤں۔ اس لئے میں جا رہی ہوں ——— میں جا رہی ہوں۔" ——— نوفرتیت کے منہ سے آہستہ سے نکلا اور پھر جیسے پانی میں تھرتھراہٹ سے منظر ملتا ہوا محسوس ہوتا ہے اس طرح اس کا پورا جسم چند لمحوں کے لئے تھرتھرایا اور پھر یکلخت وہ اس طرح غائب ہو گئی جیسے اس کا کبھی وجود ہی نہ رہا ہو اور عمران جیسا شخص بھی آنکھیں پھاڑے اس جگہ کو دیکھتا رہ گیا جہاں ایک لمحہ پہلے نوفرتیت بیٹھی اس سے باتیں کر رہی تھی۔

"یہ ——— یہ کیا اسرار ہے؟" ——— عمران کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"میں بڑی بیگم صاحبہ کے پاس جا رہا ہوں، بیرونی دروازہ بند کر لیجئے۔"

اسی لمحے دروازے سے سلیمان کی آواز سنائی دی اور پھر وہ آگے بڑھ گیا۔

"اِدھر آؤ سلیمان۔" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور سلیمان تیزی سے واپس مڑ آیا۔

"جی؟" ——— سلیمان کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"اماں بی کے پاس کیوں جا رہے ہو؟" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"میں ان کی خدمت میں یہ گذارش کرنے جا رہا تھا کہ اب وہ آپ کی شادی بہرحال کر دیں کیونکہ اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ لڑکیوں کی روحیں یہاں آنے لگ گئی ہیں اور یہ نیک شگون نہیں ہے۔" ——— سلیمان نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"روحیں ۔۔ کیا مطلب؟" ۔۔۔۔۔ عمران نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا۔

"ابھی جو روح آئی تھی میں نے اُسے خود اپنی آنکھوں سے اچانک غائب ہوتے دیکھا ہے۔ میں نے چائے اور دوسرا سامان تیار کر لیا تھا اور یہ پوچھنے آ رہا تھا کہ چائے لے آؤں کہ میں نے دروازے کی سائیڈ سے اسے کھڑے ہوتے اور پھر غائب ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ پہلے تو مجھے اپنی آنکھوں پر ہی یقین نہ آیا تھا لیکن میں نے اپنے بازو میں چٹکیاں بھر بھر کے اُسے زخمی کر لیا ہے مگر وہ روح دوبارہ مجھے نظر نہیں آئی۔ اس لئے میں نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ اب بات حد سے بڑھ چکی ہے۔ اب بڑی بیگم صاحبہ سے بات کرنی ہی پڑے گی" ۔۔۔۔۔ سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران اس کی اس بے پناہ سنجیدگی پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر میں نے اماں بی کو یہ بتا دیا کہ سلیمان آج کل روحوں کو بلانے کا چلّہ کر رہا ہے تو پھر جانتے ہو کیا ہوگا۔ تمہاری روح فوراً آسمان کی طرف پرواز کر جائے گی" ۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر میں کب چلّہ کر رہا ہوں۔ اب آپ جھوٹ بھی بولنے لگ گئے ہیں" سلیمان نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"اماں بی کو معلوم ہے کہ حریرہ خشخاش روحوں کو بلانے کے چلّے میں کھایا جاتا ہے اور تم نے مجھے خود بتایا ہے کہ آج کل تم حریرہ خشخاش کھا رہے ہو" ۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"وہ ۔۔۔ وہ تو میں نے ویسے ہی کہہ دیا تھا تاکہ آپ ناراض نہ ہوں ورنہ میں تو حریرہ مقوی دماغ کھاتا ہوں۔ ظاہر ہے آپ جیسے جھلکیٹے کا باورچی

ہونے کے لئے یہ حریرہ کھانا میری مجبوری ہے" ۔۔۔۔۔ سلیمان نے فوراً ہی پینترہ بدلتے ہوئے کہا۔

"میں کیسے جھلکیٹا ہو گیا" ۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"اگر نہیں ہیں تو پچھلے آٹھ سالوں کی تنخواہ مع بونس، اوور ٹائم دے دیجئے میں آپ کی یادداشت کا قائل ہو جاؤں گا" ۔۔۔۔۔ سلیمان نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ارے پھر تو واقعی میں جھلکیٹا ہوں بلکہ آئندہ آٹھ سالوں کے لئے مجھے پیشگی جھلکیٹا سمجھ لو لیکن یہ بتاؤ کہ جھلکیٹا میں ہوں اور حریرہ مقوی دماغ تم کھاتے ہو، اس کا کیا مطلب ہوا" ۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس لئے تاکہ میں خود نہ بھول جاؤں" ۔۔۔۔۔ سلیمان نے سادہ سے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"سنو ۔۔ اماں بی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ لڑکی روح نہیں تھی بلکہ مثالی دنیا سے آئی تھی اور یہ ایک ایسی بات ہے جو تمہیں سمجھ نہیں آسکتی کیونکہ اب تک میری اپنی سمجھ میں نہیں آئی" ۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مثالی دنیا ۔۔ اوہ آپ کا مطلب ہے وہ جس کا اشتہار اخبار میں آ رہا تھا ہے" ۔۔۔۔۔ سلیمان نے چونک کر کہا تو اس کی اس بات پر عمران بھی چونک پڑا۔

"اخبار میں اشتہار ۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔۔۔ عمران کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی۔

"آپ تو باہر رہتے ہیں۔ اس لئے آپ کو علم ہی نہیں ہے کہ یہاں کیسے

کیسے ادارے کام کر رہے ہیں۔ لالہ زار کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ میں ایک ادارہ کام کر رہا ہے جس کا نام "مثالی دنیا" ہے۔ اس کا سربراہ کوئی شخص نورس ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ ہر سوال کا جواب مثالی دنیا سے حاصل کر کے دے سکتا ہے۔ وہ اس کی ہزاروں روپے فیس لیتا ہے۔ میں نے ایک بار اخبار میں اس کا اشتہار پڑھا تو میں وہاں گیا تاکہ اس نورس سے یہ معلوم کر سکوں کہ میری شادی کب اور کس سے ہو گی لیکن وہاں جا کر جب میں اس نورس سے ملا تو اس نے میرے اس سوال کی فیس دس لاکھ روپے طلب کی چنانچہ میں مایوس ہو کر واپس آ گیا کہ یہ سب ڈھونگ ہے خواہ مخواہ لوگوں سے رقم اینٹھنے کا چکر ہے۔ مگر اب آپ نے کہا ہے کہ یہ لڑکی مثالی دنیا سے آئی ہے تو مجھے وہ نورس اور اس کا ادارہ یاد آ گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ڈھونگ نہیں ہے۔" ——— سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ اس سوال کے جواب کے دس لاکھ مانگ رہا تھا، میں تمہیں مفت بتا دیتا ہوں۔ ابھی تمہاری ہونے والی ساس کی دادی بھی پیدا نہیں ہوئی۔ اس لئے ابھی شادی کے لئے تمہیں انتظار کرنا پڑے گا۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سلیمان برے برے منہ بناتا خاموشی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

عمران چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا پھر وہ اٹھ کر ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ خود جا کر نورس سے ملے گا تاکہ اس پراسرار چکر کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم ہو سکیں۔

ایکریمیا کی ایک مشہور کمرشل عمارت کے ایک دفتر کے انداز میں آراستہ کمرے کے صوفوں پر دو ایکریمی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان دونوں نے قیمتی کپڑے کے سوٹ پہنے ہوئے تھے اور نوجوان تھے۔ ان دونوں کے جسم صحت مند اور سڈول تھے۔ ان کے چہروں پر موجود درشتی اور سفاکی سے صاف پتہ چلتا تھا کہ ان کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے۔ وہ دونوں شراب پینے میں مصروف تھے۔ چند لمحوں بعد کمرے کا اکلوتا دروازہ ہلکی سی آواز سے کھلا اور وہ دونوں چونک کر ادھر دیکھنے لگے۔ اسی لمحے دروازے سے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر چست لباس تھا۔ وہ خاصی خوبصورت تھی وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی ان دونوں سے قریب آئی اور ان کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئی اور وہ دونوں اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تم دونوں کو کیوں بلایا ہے۔" ——— لڑکی نے مسکراتے ہوئے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ظاہر ہے کوئی نیا مشن بک کیا ہوگا تم نے"۔۔۔۔۔ ایک آدمی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارا آئیڈیا درست ہے رابرٹ ۔۔ لیکن یہ کیا تم یقین کرو گے کہ مشن بے حد آسان ہے مگر معاوضہ انتہائی شاندار ہے"۔۔۔۔۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آسان مشن کا شاندار معاوضہ ۔۔۔ کیا اب تم نشہ کرنے لگ گئی ہو"۔ دوسرے آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جیک میں جو کچھ کہہ رہی ہوں وہ سو فیصد درست ہے۔ جب تم سنو گے تو تمہیں بھی حیرت ہوگی"۔۔۔۔۔ لڑکی نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم پہلے اس مشن کی تفصیل تو بتاؤ مارگریٹ، اور جیک تم ذرا خاموش رہو"۔۔۔۔۔ رابرٹ نے قدرے سخت لہجے میں کہا اور جیک سر ہلا کر خاموش ہوگیا۔

"ایشیا کا ایک ملک ہے پاکیشیا، اس کے دارالحکومت میں ایک شخص رہتا ہے جس کا نام پروفیسر نورس ہے۔ اس نے وہاں ایک ایسا ادارہ بنایا ہوا ہے جس کا نام "مثالی دنیا" ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ وہ اس کائنات سے باہر کسی اور دنیا میں جاسکتا ہے اور وہاں کی رہنے والی مخلوق سے اس دنیا کے متعلق ہر سوال کا جواب حاصل کرسکتا ہے۔ اس کی وہ باقاعدہ بھاری فیس لیتا ہے۔ ہم نے پاکیشیا جاکر اس پروفیسر نورس سے ملنا ہے۔ اور اس سے یہ پوچھنا ہے کہ دنیا کا سب سے قدیم خزانہ جسے اٹوش کا خزانہ کہا جاتا ہے، کہاں ہے۔ اس کی پوری تفصیلات وہ ہمیں اس دنیا

کی مخلوق سے معلوم کرکے بتائے اور بس"۔۔۔۔۔ لڑکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اٹوش کا خزانہ ۔۔ یہ کونسا خزانہ ہے"۔۔۔۔۔ اس بار رابرٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے پوچھنے کے باوجود اس کی تفصیل نہیں بتائی گئی۔ ویسے بھی میرا ان خزانوں کی کہانیوں پر اعتماد نہیں ہے۔ اس لئے میں نے زیادہ اصرار بھی نہیں کیا اور پھر مجھے صرف معاوضے سے مطلب تھا اور معلوم ہے کہ اس مشن کا معاوضہ ہمیں کتنا آفر کیا گیا ہے"۔۔۔۔۔ مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کتنا آفر کیا گیا ہے"۔۔۔۔۔ دونوں نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بارہ لاکھ ڈالر جن میں سے چھ لاکھ ڈالر ایڈوانس اور چھ لاکھ ڈالر مشن کی تکمیل کے بعد ملیں گے اور ہمارے پاکیشیا آنے جانے کے اخراجات بھی علیحدہ ادا کئے گئے ہیں"۔۔۔۔۔ لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ان دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"کیا یہ کوئی نیا مذاق تو نہیں ہے مارگریٹ"۔۔۔۔۔ جیک نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ یہاں دفتر میں بیٹھ کر میں ہمیشہ سنجیدہ بات کرتی ہوں۔ کلب وغیرہ کی بات دوسری ہے"۔۔۔۔۔ مارگریٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جاکر سوال پوچھنے کا اتنا معاوضہ ۔۔ میرے حلق سے تو یہ بات نہیں اتر رہی۔ وہ شخص جو ہمیں اس کام کے لئے بک کر رہا ہے وہ خود جاکر ایسا نہیں

کر سکتا "۔ ——— جیک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ آدمی جس نے یہ مشن ہمیں سونپا ہے ایک بوڑھا سا آدمی ہے اور بیمار ہے۔ اس کا نام پروفیسر رچرڈ ہے۔ قدیم تاریخ کا پروفیسر ہے۔ اس کی ساری عمر خزانے تلاش کرنے میں گزری ہے اور بقول اس کے اس کے ہاتھ کئی خزانے لگ بھی گئے تھے۔ اس لئے وہ بے حد امیر ہے اس کے لئے اس فیس کی اہمیت اتنی ہے جتنی ہمارے لئے ایک یا دو ڈالر کی ——— اس نے پہلے فون پر پاکیشیا میں اس آدمی پروفیسر نورس سے بات کی اور نورس نے وعدہ کر لیا کہ وہ اس سوال کا جواب مثالی دنیا سے لا دے گا۔ اس پروفیسر نے اسے اس کی مطلوبہ فیس بھی ادا کر دی لیکن اب بار بار فون کرنے کے باوجود وہ آدمی پروفیسر نورس سوال کا جواب نہیں دے رہا اور پروفیسر رچرڈ کو مسلسل ٹال رہا ہے اس لئے پروفیسر رچرڈ کو شک ہے کہ وہ آدمی کہیں خود اس خزانے کو تلاش نہ کر لے۔ چنانچہ اس نے میرے ایک دوست سے ذکر کیا کہ اسے ایسا گروپ چاہیے جو حد درجہ قابل اعتماد ہو اور پروفیسر نورس سے ہر قیمت پر اس سوال کا جواب حاصل کر کے واپس آئے۔ میرے دوست نے اسے ہمارے گروپ کا نام بتایا۔ یہ نام پروفیسر نے بھی سن رکھا تھا چنانچہ اس نے حامی بھر لی اور پھر میرے دوست نے مجھ سے بات کی۔ میں اس پروفیسر سے ملی اور اس نے یہ مشن ہمیں سونپ دیا۔ خاص طور پر یہ سن کر کہ ہم پہلے بھی ایشیا میں کام کرتے رہے ہیں اور وہاں کی مقامی زبانوں سے بھی واقف ہیں "۔ ——— مارگریٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اب کچھ کچھ بات سمجھ میں آنے لگی ہے۔ اس پروفیسر کا اصل مقصد یہ ہے کہ اگر اس آدمی نورس نے اس خزانے کا راز حاصل کر لیا ہے تو ہم اس پر

تشدد کر کے اس سے وہ راز حاصل کر لیں اور اگر اس نے معلوم نہیں کیا تو اسے مجبور کر کے اس سے یہ راز حاصل کریں "۔ ——— رابرٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے رابرٹ "۔ ——— مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال تم دونوں سے مختلف ہے۔ یہ شاید ہمارے کسی دشمن گروپ کی شرارت ہے۔ وہ اس طرح ہمیں کسی مقصد کے لئے یہاں سے ایشیا کے دور دراز علاقے میں بھجوانا چاہتے ہیں ورنہ یہ کائنات سے علیحدہ دنیا اور یہ خزانے کے راز وغیرہ سب بکواس ہے۔ آج کل کے اس جدید دور میں کون ان باتوں پر یقین کر سکتا ہے "۔ ——— جیک نے سخت لہجے میں کہا۔

" اگر ایسا ہوتا جیک تو اس کے لئے اتنی لمبی چوڑی پلاننگ کی کیا ضرورت تھی اور اتنا زیادہ معاوضہ دینا بھی کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ ہمیں کوئی آسان سا ٹارگٹ دے کر بھی کہیں بھیج دیتے۔ کسی بھی آدمی کو قتل کرنے کا اور اگر وہ اس کا دسواں حصہ بھی معاوضہ دیتے تو ہم فوراً چل پڑتے اور پھر یہ بھی سوچو کہ کون ایسا کرے گا اور کیوں ——— میرا خیال ہے کہ یہ مشن درست ہے۔ یہ بوڑھے پروفیسر سنکی ہوتے ہیں اور چونکہ وہ پروفیسر بقول مارگریٹ کے بیحد امیر ہے۔ اس لئے اس نے ضرور ایسا ہی سوچا ہوگا اور آخری بات یہ کہ اگر ہمارے یہاں سے جانے میں ہمیں اس قدر کثیر معاوضہ مل رہا ہے' اتنا معاوضہ کہ شاید ہم ایک سال تک بھی نہ کما سکیں تو آخر ہمارے جانے میں کیا حرج ہے "۔ رابرٹ نے کہا۔

" ٹھیک ہے، اصل بات یہ ہے کہ چھ لاکھ ڈالر ایڈوانس بھی مل چکے ہیں

اور اخراجات بھی، چلو ٹھیک ہے۔ اب تک ایشیا کے دوسرے ملک تو دیکھے تھے پاکیشیا نہ دیکھا تھا۔ اس کی سیر ہی کر لیں گے۔" ——— جیک نے مسکراتے ہوئے کہا اور رابرٹ اور مارگریٹ دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تو پھر طے ہو گیا کہ ہم اس مشن پر کام کریں گے۔" ——— مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور رابرٹ اور جیک دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"او۔ کے! تمہارا حصہ تمہارے اکاؤنٹ میں جمع ہو جائے گا۔ میں پاکیشیا جانے کے انتظامات کرتی ہوں۔ ہم زیادہ سے زیادہ دو روز بعد یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔" ——— مارگریٹ نے اٹھتے ہوئے کہا اور وہ دونوں بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ تینوں ہی ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے اس کمرے سے باہر نکل گئے۔

عمران نے کار لالہ زار کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ کے بڑے سے گیٹ کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ یہ کوٹھی واقعی سرخ پتھروں سے بنی ہوئی تھی اور انتہائی جدید، شاندار اور وسیع نظر آ رہی تھی۔ گیٹ پر پروفیسر نورس کا نام بھی سنہری پلیٹ پر درج تھا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔

"پروفیسر نورس سے ملنا ہے۔" ——— عمران نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ شام کو پانچ سے چھ بجے کے درمیان ملتے ہیں۔ آپ اس وقت تشریف لائیں۔" ——— نوجوان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اسے کہو کہ مثالی دنیا سے سیجان کا نمائندہ آیا ہے بس اتنا کہہ دو، پھر اگر وہ مجھ سے نہ ملے گا تو میں چپ چاپ واپس چلا جاؤں گا۔" ———

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ شا
دنیا کے الفاظ اور عمران کی وجاہت سے وہ اس کی بات ماننے پر مجبور
تھا۔ عمران واپس کار میں آ کر بیٹھ گیا۔ اسے یقین تھا کہ سیجان کا نام سننے
پروفیسر نورس یقیناً اس سے فوری طور پر ملاقات کے لئے تیار ہو جا۔
وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھلا اور اس نوجوان نے عمران کو اند
کا اشارہ کیا۔ عمران کار چلاتا ہوا اندر پہنچا اور پھر وسیع و عریض پورچ میں
نے کار روک دی۔ وہاں ایک جدید ماڈل کی سفید مرسیڈیز پہلے سے موجود

"ادھر ڈرائینگ روم میں تشریف لائیے۔" ——— نوجوان نے جو
اس پروفیسر کا ملازم تھا پھاٹک بند کر کے واپس پورچ میں پہنچتے ہوئے
سے مخاطب ہو کر کہا جو کار سے اتر کر اس کے واپس آنے کا منتظر تھا۔
لمحوں بعد عمران ایک وسیع و عریض ڈرائینگ روم میں پہنچ گیا جس کا فرنیچر
قیمتی تھا۔ ابھی عمران کو وہاں بیٹھے چند لمحے ہی گزرے ہوں گے کہ اندرو
کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ شکل و صورت سے کوئی ع
آدمی لگ رہا تھا۔ نہ اس کے چہرے پر کوئی روحانی جلال تھا اور نہ کوئی
خاص بات کہ عمران سمجھتا کہ یہ آدمی ماورائی علوم کا ماہر ہو سکتا ہے۔ عمرا
کر کھڑا ہو گیا۔

"میرا نام پروفیسر نورس ہے — تشریف رکھیے۔" ——— آ
نے بڑے بے چین سے لہجے میں کہا اور عمران واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔ ج
پروفیسر نورس اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"آپ نے میرے ملازم کو سیجان کا حوالہ دیا ہے۔ اس سے آپ کا
ہے۔" ——— پروفیسر نورس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یعنی شمالی دنیا میں اتنے چکر لگانے کے باوجود آپ ابھی تک اس کا
ب بھی نہیں جان سکے۔ سیجان قدیم مصری زبان کا لفظ ہے اور اس کا
ب مصری زبان میں دوست کے ہوتے ہیں۔" ——— عمران نے
رلتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ — آپ سیجان سے کیسے واقف ہیں۔ آپ اس کے نمائندے
ں طرح ہیں۔ آپ تو ہماری دنیا کے رہنے والے ہیں۔ یہ کیا راز ہے، آپ مجھے
یں بتائیں۔" ——— پروفیسر نورس کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی۔

"نہ صرف تمہاری دنیا کا بلکہ تمہارے شہر کا رہنے والا ہوں اور مزید وضاحت
ہے کہ سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ فیاض میرا دوست ہے۔ تمہارے
ف سنٹرل انٹیلی جنس میں باقاعدہ شکایت درج ہے کہ تم کسی فرضی اور شمالی
نیا کا نام لے کر لوگوں سے فراڈ کرتے ہو اور ان سے بھاری رقمیں اینٹھتے ہو
ر لوگوں کو یہ بتاتے ہو کہ کسی شمالی دنیا کا کوئی سیجان تمہارا دوست ہے اور
د تمہیں تمہارے سوالوں کے جواب دیتا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض تو بے حد سخت
دمی ہے۔ وہ تو تمہیں ہتھکڑی لگا کر پیدل چلاتا ہوا انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر
ے جاتا اور پھر وہاں تھرڈ ڈگری کا استعمال جب تم پر ہوتا تو تم خود ہی اپنے جرم
و اعتراف کر لیتے، لیکن میں صاحب علم لوگوں کا قدر دان ہوں۔ تمہارے نام
ے ساتھ پروفیسر کا لفظ دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کہ تم ماورائی علوم
ے ماہر ہو، چنانچہ میں نے فیاض کو روک دیا اور خود یہاں آ کر تم سے ملنے کا
پروگرام بنا لیا۔ میں نہیں چاہتا کہ تم سے اس وقت بات کی جائے جب تمہارے
اس دوسرے لوگ موجود ہوں لیکن یہاں آ کر میں بے حد مایوس ہوا ہوں، کیونکہ
مجھے تمہارے انداز اور گفتگو سے ہی اندازہ ہو گیا ہے کہ تم ایک عام سے آدمی ہو

کم ازکم پروفیسر میرا مطلب ہے صاحب علم نہیں ہو سکتے "۔۔۔۔۔۔ ع
نے منہ بناتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"میں نے کبھی کسی سے فراڈ یا دھوکہ نہیں کیا۔ میں واقعی بالا کائناتی جہ
میں جاتا ہوں اور جاتا رہتا ہوں اور یہ بھی درست ہے کہ وہاں میرا رابطہ
سے ہے اور سوالات کا جو جواب وہ دیتا ہے وہی میں اپنے گاہکوں کو مہیا
دیتا ہوں اور آج تک کسی بھی سوال کا جواب غلط ثابت نہیں ہوا"۔۔۔۔۔۔
اس بار اس پروفیسر نورس نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم اپنے علاوہ کسی اور کو بھی وہاں لے گئے ہو"۔۔۔۔۔۔ عمران
نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔ وہاں میرے علاوہ اور کوئی نہیں جا سکتا۔ یہ طاقت صرف م
میں ہے"۔۔۔۔۔۔ پروفیسر نورش نے جواب دیا۔

"پھر تم انٹیلی جنس پر اپنی بات کیسے ثابت کرو گے"۔۔۔۔۔۔ عمران
نے کہا۔

"مجھے ثابت کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ میرے باقاعدہ قانونی ماہر
مشیر ہیں۔ وہ خود ہی انٹیلی جنس سے نمٹ لیں گے۔ میں قانون پسند اور امن
پسند شہری ہوں۔ میں نے آج تک کسی سے کوئی فراڈ نہیں کیا۔ اگر کسی کو کوئی
شکایت ہے تو اسے میرے سامنے لایا جائے۔ وہ خود ہی کہہ دے گا کہ میں نے
اس سے کبھی غلط بیانی نہیں کی"۔۔۔۔۔۔ پروفیسر نورس اور زیادہ اکڑ گیا۔

"تم کب سے مثالی دنیا میں جا رہے ہو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں اب تمہارے کسی سوال کا جواب نہ دوں گا، سمجھے ۔۔۔ بہتر ہے کہ
تم چلے جاؤ ۔۔۔ انٹیلی جنس سے میں خود نمٹ لوں گا۔ تمہاری ہمدردی کا شکریہ"

نورس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
دوسرے لمحے اس نے زور سے تالی بجائی تو سائیڈ کا ایک دروازہ دھماکے
سے کھلا اور مشین گن سے مسلح ایک غنڈہ نما آدمی اندر داخل ہوا۔

"یہ میرا باڈی گارڈ ہے اور اس کے پاس جو مشین گن ہے، اس کا میں
نے باقاعدہ حکومت سے لائسنس لے رکھا ہے ۔۔۔ سمجھ گئے۔ اب شرافت
سے واپس چلے جاؤ ورنہ میرے اشارے پر تم پر فائر بھی کھول سکتا ہے۔ تم اس
وقت میری کوٹھی میں ہو اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ تم ڈاکہ مارنے کے لئے آئے
تھے اور میرے باڈی گارڈ کے ہاتھوں مارے گئے"۔۔۔۔۔۔ پروفیسر نورس
نے تیز لہجے میں کہا۔ اور عمران اس کے اس رویے اور انداز پر حیران رہ گیا۔

"او ۔ کے، اگر تم خود ہی مرنا چاہتے ہو تو تمہاری مرضی"۔۔۔۔۔۔ عمران
نے اٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا مگر جیسے ہی وہ
پروفیسر نورس کے قریب سے گزرا وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے
لمحے پروفیسر نورس ایک جھٹکے سے اس کے سینے سے آلگا۔ عمران کا ایک ہاتھ
اس کی گردن کے گرد اور دوسرا اس کے پیٹ کے گرد جما ہوا تھا۔

"خبردار، اگر تمہارے باڈی گارڈ نے ذرا بھی حرکت کی تو ایک لمحے میں
گردن توڑ دوں گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے پروفیسر کی گردن کے گرد موجود بازو کو ہلکا سا جھٹکا دیا تو پروفیسر
نورس کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخیں نکلنے لگیں۔

"اسے کہو کہ مشین گن پھینک کر واپس چلا جائے ۔۔۔ کہو اسے"۔۔۔۔۔۔
عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پروفیسر نورس نے فوراً اس کے حکم کی تعمیل کر
دی۔ سامنے موجود باڈی گارڈ جو حیران پریشان کھڑا ہوا تھا خاموشی سے مشین

گن وہیں رکھ کر مڑا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اسی لمحے عمران نے پیپٹ والا ہاتھ ہٹا کر کوٹ کی جیب میں ڈالا۔ باڈی گارڈ دروازے کے قریب پہنچ کر بجلی کی سی تیزی سے مڑا ہی تھا کہ ایک دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے باڈی گارڈ چیختا ہوا سامنے بند دروازے سے جا ٹکرایا۔ اس کے ہاتھ میں موجود ریوالور اُڑ کر دور جا گرا تھا اور اس کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا۔ عمران کے ہاتھ میں بھی ریوالور نظر آرہا تھا جو اس نے کوٹ کی جیب سے نکالا تھا۔ گارڈ مسلسل اپنا ہاتھ جھٹک رہا تھا اور پروفیسر نورس کا چہرہ اپنے گارڈ کی حالت اور دھماکے کی آواز سُن کر زرد پڑ گیا تھا۔

"دفع ہو جاؤ ورنہ یہ گولی کنپٹی پر بھی پڑ سکتی تھی۔"——— عمران نے پروفیسر نورس کو ایک طرف جھٹکا دے کر گراتے ہوئے چیخ کر گارڈ سے کہا اور گارڈ اس طرح دروازہ کھول کر غائب ہوا جیسے ایک لمحہ مزید وہ وہاں رک گیا تو اس پر موت جھپٹ پڑے گی۔ پروفیسر نورس اب صوفے پر بیٹھا مسلسل کانپ رہا تھا کیونکہ عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا رُخ اس کی طرف تھا اور ابھی تک اس کی نال سے ہلکا ہلکا دھواں نکل رہا تھا۔

"تم — تم — تم نے فائر کیا ہے۔ میرے گارڈ کو زخمی کیا ہے۔ مم ۔ مم میں پولیس کو فون کر دوں گا۔"——— پروفیسر نورس نے اپنے آپ کو بڑی مشکل سے سنبھالتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر نورس، تم نے احمقوں اور جاہلوں جیسا رویہ اپنایا ہے اور اس کا نتیجہ بھی یہی نکلنا تھا۔ اب بولو میں تمہیں گولی مار کر یہاں پھینک جاؤں یا تم مجھے اس مثالی دنیا اور اس کی جہت کے بارے میں سب کچھ بتاؤ گے۔" عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں ایسی غراہٹ تھی کہ

پروفیسر نورس کا جسم ایک بار پھر زور زور سے کانپنے لگ گیا۔

"مجھے مت مارو — میں بے گناہ ہوں، مجھے مت مارو۔ میں نے کوئی فراڈ نہیں کیا۔ میں واقعی مثالی دنیا میں جاتا رہتا ہوں لیکن میں نے کبھی کسی سے دھوکہ نہیں کیا۔ مجھے مت مارو۔"——— پروفیسر نورس نے گڑگڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پھر تمہارے خلاف شکایات کیوں درج کرائی گئی ہیں، بولو۔"——— عمران نے پہلے سے بھی سخت لہجے میں کہا۔

"پروفیسر رچرڈ ہی ایسا کر سکتا ہے کیونکہ اس سے فیس وصول ہو گئی ہے مگر اس کے سوال کا جواب نہیں مل سکا۔ میں نے بے حد کوشش کی کہ سیجان سے اس کے سوال کا جواب مل جائے لیکن سیجان نے کہا کہ یہ اس دنیا کا قانون ہے کہ وہ ایسے کسی سوال کا جواب نہیں دے سکتا جس کا تعلق دنیا کے کسی خزانے سے ہو ورنہ وہ خود تحلیل ہو جائے گا۔ وہ اس کی بیٹی نوفرتیت، اس کی بیوی آیکسیا اور اس کا سارا خاندان سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ میں نے اس پر بار بار زور دیا لیکن وہ اب مجھ سے ملنے سے بھی کتراتا ہے۔ اب مجھے اس سے ملاقات کے لئے بے حد کوشش کرنی پڑتی ہے۔ میں پروفیسر کی رقم واپس کر دوں گا۔ میں اس کی شکایت دور کر دوں گا۔"——— پروفیسر نورس نے آہستہ آہستہ بولتے ہوئے کہا اور عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"سارے خاندان کے تحلیل ہو جانے کا کیا مطلب — میں سمجھا نہیں۔" عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سیجان نے کہا تھا، مجھے نہیں معلوم ایکریمیا کے پروفیسر رچرڈ نے

مجھے فون کیا کہ وہ شدید علیل ہے، خود میرے پاس نہیں آسکتا لیکن اسے
ایک سوال کا جواب چاہیے۔ وہ میری فیس ادا کر دے گا۔ چنانچہ میں نے حامی بھر لی
کیونکہ میرا تو کام ہی یہی ہے۔ اس نے میری مطلوبہ بھاری فیس میرے اکاؤنٹ
میں ٹرانسفر کر دی اور پھر مجھے فون پر کال کر کے اپنا سوال بتایا کہ وہ ٹوش کے
خفیہ خزانے کا محل وقوع معلوم کرنا چاہتا ہے۔ میں نے اس سے اس کی تفصیل پوچھی
تو اس نے بتانے سے انکار کر دیا۔ میں خاموش ہو گیا، پھر میں نے مثالی دنیا جا کر جب
سیجان سے سوال کیا تو اس نے جواب دینے سے انکار کر دیا۔ میں نے اس انکار کی وجہ
پوچھی کیونکہ آج سے پہلے اس نے کبھی انکار نہ کیا تھا اور ہر سوال کا فوراً جواب دے دیا
تھا تو اس نے میرے اصرار پر صرف اتنا کہا کہ اس سوال کا تعلق چونکہ ہماری دنیا کے خزانے سے
ہے اس لئے وہ اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا کیونکہ یہاں پر یہ
اصول ہے کہ ایسے سوالوں کے متعلق نہ سوچا جاتا ہے اور نہ کچھ بتایا جاتا
ہے ورنہ وہ اور اس کا پورا خاندان تحلیل ہو جائے گا۔ میرا وقت ختم ہو
رہا تھا اس لئے میں دوسرے سوالات کا جواب لے کر واپس آ گیا پھر
میں نے ہر بار اس سے اس کا جواب پوچھنے کی کوشش کی مگر اس نے
جواب نہ دیا بلکہ پھر وہ مجھ سے ملنے سے بھی گریز کرنے لگا اور مجھے اس
سے ملاقات کرنے کے لئے بھی انتہائی کوشش کرنی پڑتی تھی۔ ادھر
پروفیسر رچمنڈ کے بار بار فون آ رہے تھے۔ ظاہر ہے میں اسے کیا جواب
دیتا۔ میں اسے ٹالتا رہا، مجھ سے البتہ یہ غلطی ہو گئی کہ میں نے اسے جواب
نہیں دیا اور خاموش رہا ورنہ میں اسے بتا دیتا کہ اس کے سوال کا جواب
نہیں مل سکتا اور اس کی فیس واپس کر دیتا تو نوبت یہاں تک نہ پہنچتی
لازماً اسی نے انٹیلی جنس کے پاس شکایت درج کرائی ہو گی"۔۔۔۔

پروفیسر نورس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"اس پروفیسر رچمنڈ کا کیا پتہ ہے"۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔
"مجھے نہیں معلوم ۔۔۔ اس نے مجھے صرف ایک فون نمبر دیا تھا اور بس"۔
پروفیسر نورس نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کے پوچھنے
سے پہلے ہی اسے وہ فون نمبر بھی بتا دیا۔
"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ہوں، تم فکر مت کرو میں اس پروفیسر کو خود ہی
سمجھ لوں گا، البتہ تم مجھے اس مثالی دنیا کی تفصیل اور وہاں آنے جانے کے
متعلق پوری بات واضح طور پر بتا دو"۔۔۔ عمران نے اس بار قدرے نرم
لہجے میں کہا۔
"نہیں ۔۔۔ یہ میرا بزنس سیکرٹ ہے۔ میں نہیں بتا سکتا اور اس وقت
تو ویسے بھی نہیں بتا سکتا۔ میں اس وقت ذہنی طور پر پریشان ہوں۔ پلیز مجھ
پر رحم کرو، مجھ سے کچھ مت پوچھو"۔۔۔ پروفیسر نورس نے انتہائی عاجزانہ
لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر عمران کے پیروں کی طرف
ہاتھ بڑھا دیئے۔
"او۔کے میں جا رہا ہوں۔ پھر دوبارہ ملاقات ہو گی"۔۔۔ عمران
نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور ریوالور جیب میں ڈالتا ہوا وہ تیزی سے کمرے
سے نکل کر پورچ کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کی کار موجود تھی۔ اس نے بھی
سوچا تھا کہ اس وقت واقعی اس پروفیسر نورس کی ذہنی حالت درست نہیں
ہے۔ اس لئے اس وقت اس پر دباؤ ڈالنے کی بجائے بہتر یہی ہے کہ وہ
پہلے اس موضوع پر خود تفصیلی مطالعہ کرے۔ اس کے بعد کسی بھی وقت اس

سے اصل بات اگلوائی جا سکتی ہے۔ بہرحال یہ بات وہ چیک کر چکا تھا کہ یہ پروفیسر نورس عام سی ذہنی سطح کا آدمی ہے، صاحب علم نہیں ہے۔ اس لئے اس کے ذہن میں یہ خیال آیا تھا کہ ہو سکتا ہے اس نے کسی عالم کی اس موضوع پر کوئی کتاب پڑھی ہو اور پھر مشق کر کے وہ اس قابل ہو گیا ہو کہ اس حیرت انگیز اور پُراسرار دنیا تک اس کی رسائی ہو جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ذہن میں پروفیسر رچرڈ اور آلوش کے خزانے کے الفاظ بھی موجود تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ فوری طور پر ان سوالوں کے جوابات حاصل کرنے کے لئے دانش منزل پہنچنا چاہتا تھا اور اس نے اپنی کار کا رُخ لالہ زار کالونی سے نکلتے ہی اس سڑک کی طرف موڑ دیا جو دانش منزل کی طرف جاتی تھی۔

مارگریٹ اپنے دو ساتھیوں جیک اور رابرٹ کے ساتھ ٹیکسی میں بیٹھی لالہ زار کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ وہ ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کل ایکریمیا سے پاکیشیا کے دارالحکومت پہنچے تھے اور انہوں نے یہاں فائیو سٹار ہوٹل میں کمرے ریزرو کرا لئے تھے۔ چونکہ انہیں ایکریمیا سے پاکیشیا پہنچنے تک انتہائی طویل ہوائی سفر کرنا پڑا تھا۔ اس لئے وہ بُری طرح تھک گئے تھے حالانکہ مارگریٹ کی خواہش تھی کہ وہ یہاں پہنچتے ہی فوراً اس نورس کے پاس پہنچ جائے لیکن جیک اور رابرٹ نے دوسرے روز اطمینان سے جانے کا کہا پھر مارگریٹ بھی مان گئی اور اب صبح کا ناشتہ کرنے کے بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر نورس کے پاس ہی جا رہے تھے نورس کی رہائش گاہ کا نمبر انہیں معلوم نہ تھا۔ وہ صرف لالہ زار کالونی کے بارے میں جانتے تھے لیکن ٹیکسی ڈرائیور نے جب اسے بتایا کہ پروفیسر نورس یہاں بے حد مشہور ہے اور وہ اس کی رہائش گاہ کو اچھی طرح جانتا

ہے تو وہ تینوں مطمئن ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے انہیں سرخ رنگ کے پتھروں سے بنی ہوئی ایک شاندار اور وسیع و عریض کوٹھی کے گیٹ پر پہنچا دیا جس پر پروفیسر نورس کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی تو مارگریٹ نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ اور ٹپ دے کر فارغ کر دیا۔ اس دوران جیک نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔ وہ اپنے لباس اور انداز سے ہی ملازم لگتا تھا۔

"پروفیسر نورس صاحب سے ملنا ہے۔ ہم ایکریمیا سے آئے ہیں۔"۔۔۔ جیک نے بڑی مشکل سے اپنے لہجے کو نرم رکھتے ہوئے کہا۔

"وہ بیمار ہیں ۔ ایک ہفتے تک کسی سے نہیں مل سکتے۔"۔۔۔ ملازم نے انتہائی لاپرواہ سے لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر کھلے ہوئے پھاٹک سے اندر جا گرا۔ اس کے قریب کھڑے رابرٹ نے اس کے مڑتے ہی پوری قوت سے اس کی پشت پر ہاتھ دے مارا تھا جس کے نتیجے میں وہ چیختا ہوا اچھل کر اندر جا گرا تھا اور اس کے پیچھے رابرٹ اور پھر مارگریٹ، آخر میں جیک اندر داخل ہوا۔ ملازم نے نیچے گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کی مگر اسی لمحے رابرٹ نے اسے گردن سے پکڑ کر ہوا میں اس طرح اٹھا لیا جیسے بچہ کھلونا اٹھاتا ہے۔

"اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو خاموشی سے ہمیں پروفیسر کے پاس لے چلو سمجھے۔"۔۔۔ رابرٹ نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ پکڑ کر ہلکا سا جھٹکا دیا تو ملازم کی حالت غیر ہونے لگ گئی۔ اس نے بڑی مشکل سے اپنا سر اثبات میں ہلایا تو رابرٹ نے اسے دوبارہ زمین پر پھینک دیا اور وہ ملازم کراہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"جیک پھاٹک بند کر دو اندر سے"۔۔۔ رابرٹ نے مڑے بغیر کہا۔

"میں نے بند کر دیا ہے۔"۔۔۔ جیک نے کہا اور رابرٹ سر ہلاتا ہوا اس ملازم کے پیچھے عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ ان کے پاس اسلحہ نہ تھا کیونکہ ہوائی اڈے پر چیکنگ کی وجہ سے وہ اسلحہ ساتھ نہ لا سکے تھے اور یہاں انہیں اتنا موقع ہی نہ ملا تھا کہ وہ اسلحہ خرید سکتے لیکن انہیں یقین تھا کہ یہاں پروفیسر کے پاس کوئی مسلح آدمی نہ ہو گا کیونکہ عام طور پر پروفیسر ٹائپ لوگ اسلحے سے الرجک ہوتے ہیں۔

"سنو، یہاں کوئی مسلح آدمی بھی ہے۔"۔۔۔ رابرٹ نے اچانک کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"نہیں ۔ ایک تھا، اسے پروفیسر نے کل فارغ کر دیا ہے۔"۔۔۔ ملازم نے مڑ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ اب پورچ میں پہنچ چکے تھے۔

"تمہارے علاوہ اور کتنے ملازم ہیں۔"۔۔۔ رابرٹ نے دوسرا سوال کیا۔

"پروفیسر ملازموں کی بھیڑ پسند نہیں کرتے، صرف ایک باڈی گارڈ تھا اور ایک میں ۔ باڈی گارڈ کو کل انہوں نے فارغ کر دیا ہے اور اب میں یہاں اکیلا ہوں۔"۔۔۔ ملازم نے جواب دیا۔

"یہاں اسلحہ تو نہیں ہے۔"۔۔۔ برآمدے میں پہنچتے ہوئے رابرٹ نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر ملازم کو گردن سے پکڑتے ہوئے پوچھا۔

"ایک مشین گن ہے باڈی گارڈ کی ۔ اور نہیں ہے۔"۔۔۔ ملازم نے ایک بار پھر بھنچے بھنچے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ مشین گن؟" ——— رابرٹ نے ہاتھ کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

"س س سٹور میں — سٹور میں ہے۔" ——— ملازم نے جواب دیا اور رابرٹ نے اس کی گردن چھوڑ کر اس کا بازو پکڑ لیا۔

"جیک، اس کے ساتھ جاؤ اور پہلے وہ مشین گن حاصل کرو، ہم اس دوران یہاں برآمدے میں رُکتے ہیں۔" ——— رابرٹ نے کہا۔

"یہاں رُکنے کی کیا ضرورت ہے۔ پہلے یہ ہمیں پروفیسر کا کمرہ دکھا دے پھر جیک اس کے ساتھ جا کر مشین گن حاصل کر کے وہاں آ جائے گا۔" ——— مارگریٹ نے کہا تو رابرٹ نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"او۔ کے، چلو دکھاؤ کہاں ہے پروفیسر۔" ——— رابرٹ نے کہا اور ملازم خاموشی سے ان کے ساتھ چلتا ہوا عمارت کے اندر داخل ہو گیا۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک دروازے پر پہنچ کر رک گیا۔

"یہ پروفیسر صاحب کا کمرہ ہے لیکن وہ بیمار ہیں۔" ——— ملازم نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی دروازے کی طرف اشارہ کر دیا۔

"جاؤ جیک اس کے ساتھ، سٹور سے مشین گن حاصل کرو اور پھر یہاں آ جانا۔" ——— رابرٹ نے جیک سے کہا اور جیک نے ملازم کو بازو سے پکڑا اور واپس مڑ گیا۔ جب وہ دونوں ایک راہداری میں گھوم کر ان کی نظروں سے غائب ہوئے تو رابرٹ نے دروازے کو زور سے دھکیلا لیکن دروازہ اندر سے بند تھا۔ رابرٹ نے زور سے دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے۔" ——— اندر سے ایک گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"پولیس — دروازہ کھولو۔" ——— رابرٹ نے درشت لہجے میں کہا۔

"پولیس — اوہ تو پولیس یہاں پہنچ ہی گئی۔" ——— اندر سے انتہائی ہراساں سے لہجے میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر ایک ادھیڑ عمر آدمی کھڑا تھا۔ دروازہ کھلتے وقت اس کے چہرے پر خوف نمایاں تھا مگر رابرٹ اور مارگریٹ کو دیکھتے ہی اس کے چہرے پر یکلخت حیرت کے تاثرات اُبھر آئے۔

"تم — تم تو ایکریمی ہو — وہ پولیس۔" ——— اس ادھیڑ عمر آدمی نے حیرت سے اس طرح اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام پروفیسر نورس ہے۔" ——— رابرٹ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اُسے اندر کمرے میں دھکیلتے ہوئے درشت لہجے میں کہا اور مارگریٹ بھی ان کے پیچھے کمرے میں داخل ہو گئی۔ یہ ایک کھلا کمرہ تھا جس کے دروازوں اور کھڑکیوں پر سیاہ رنگ کے موٹے کپڑے کے پردے پڑے ہوئے تھے۔ ایک طرف چند کرسیاں تھیں اور دوسری طرف فرش پر ایک قالین بچھا ہوا تھا اور اس کے درمیان میں ایک سفید رنگ کی چادر موجود تھی۔ کمرہ کسی پُراسرار سی خوشبو سے مہک رہا تھا۔ ایسی خوشبو جو انتہائی لطیف اثرات کی حامل تھی۔

"کون ہو تم اور یہاں کیسے آئے ہو۔" ——— پروفیسر نورس نے ان کے اس طرح اندر آنے پر احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت سفید رنگ کے انتہائی ڈھیلے ڈھالے کپڑوں میں ملبوس تھا اور اس کا چہرہ اور آنکھیں ایسے لگ رہی تھیں جیسے سوجی ہوئی ہوں، جیسے وہ بہت دیر تک روتا رہا ہو یا پھر طویل نیند سے جاگا ہو۔

"میرا نام رابرٹ ہے اور یہ میری ساتھی ہے مارگریٹ۔ ہمارا تیسرا ساتھی جیک تمہارے ملازم کا خاتمہ کر کے ابھی یہاں پہنچ جائے گا"۔ ——— رابرٹ نے انتہائی مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"خاتمہ — کیا مطلب؟" ——— پروفیسر نورس نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"خاتمے کا مطلب ہے فنش"۔ ——— رابرٹ نے بڑے سفاکانہ انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اسی لمحے جیک ہاتھ میں مشین گن اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"میں نے اسے ختم کر دیا ہے، اب کوٹھی میں کوئی نہیں ہے۔ یہی ہے پروفیسر نورس"۔ ——— جیک نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"ہاں، یہی ہے پروفیسر نورس ——— تم باہر رکو تاکہ اگر کوئی اور آئے تو اس کا بھی خاتمہ کر دو اور فون کا رسیور کریڈل سے ہٹا دو تاکہ میں اور مارگریٹ پروفیسر نورس سے اطمینان سے مذاکرات کر سکیں"۔ ——— رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جیک سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"تت تت تم نے اکبر کو مار دیا ہے۔ مم مم میرا مطلب ہے ہلاک کر دیا ہے — کیا واقعی"۔ ——— پروفیسر نورس نے انتہائی ہراساں لہجے میں کہا۔

"ہاں — اور اگر تم نے ہم سے تعاون نہ کیا تو تمہارا بھی یہی حشر ہو گا۔ کسی انسان کو مارنا ہمارے لئے اتنا آسان ہے کہ شاید اتنی آسانی سے تم کسی چیونٹی کو بھی نہ مار سکتے ہو۔ ہمارے گروپ کا نام فاسٹ کلرز

ہے اور پورے ایکریمیا میں ہماری شہرت ہے"۔ ——— رابرٹ نے بڑے سفاک مگر مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"تم — تم کیا چاہتے ہو"۔ ——— پروفیسر نورس نے اور زیادہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ادھر کرسی پر بیٹھ جاؤ اور اطمینان سے میری بات سنو، اگر تم نے تعاون کیا تو یقین کرو کہ ہم تمہیں انگلی لگائے بغیر واپس چلے جائیں گے ورنہ دوسری صورت میں تمہیں موت سے پہلے انتہائی عبرتناک تشدد سے گزرنا پڑے گا"۔ ——— رابرٹ نے کرخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پروفیسر نورس کا بازو پکڑا اور اسے کھینچ کر زبردستی ایک سائیڈ پر موجود کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ دوسری کرسی گھسیٹ کر اس نے اس کے سامنے رکھی اور خود اس پر بیٹھ گیا۔ مارگریٹ خود ہی ایک اور کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گئی۔

"ایکریمیا کے پروفیسر رچرڈ نے تمہیں ایک سوال کا جواب دینے کی فیس ادا کی تھی"۔ ——— رابرٹ نے کہا تو پروفیسر نورس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں سمجھ گیا ہوں تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ پروفیسر نے پہلے بھی میرے خلاف یہاں کی انٹیلی جنس میں شکایت درج کرائی ہے اور کل انٹیلی جنس کا ایک آدمی بھی تحقیقات کرنے آیا تھا۔ میں نے کل رات اس کے جانے کے بعد پروفیسر کو فون کیا تو اس نے ایسی کسی شکایت سے انکار کر دیا۔ اب میں کیا کر سکتا تھا۔ بہرحال میں نے پروفیسر کو تفصیل بتا دی ہے کہ اس کے سوال کا جواب نہیں مل سکتا اور میں اس کی فیس اسے واپس

بھجوا رہا ہوں اور آج صبح میں نے اپنے بنک کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ پروفیسر کے اکاؤنٹ میں اس کی طرف سے بھیجی گئی فیس کی رقم واپس ٹرانسفر کر دیں اور وہ اب تک پہنچ بھی گئی ہو گی۔" ——— پروفیسر نورس نے اس بار قدرے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"سوال کا جواب کیوں نہیں مل سکتا۔ اس کی وضاحت تم نے نہیں کی؟" ——— رابرٹ سے پہلے مارگریٹ نے کہا۔

"پروفیسر کے سوال کا تعلق چونکہ اس دنیا کے کسی خزانے سے ہے اس لئے بالا کائناتی دنیا میں ایسے سوال کا جواب نہیں دیا جاتا۔ یہ وہاں کا قانون ہے۔ میں نے بے حد کوشش کی مگر مجھے ہر بار صاف جواب دے دیا گیا حتیٰ کہ اب اس سوال کی وجہ سے مجھے وہاں پہنچنے اور اپنے گائیڈ سے ملنے میں بھی دشواری پیش آ رہی ہے۔ ابھی تمہارے آنے سے ایک گھنٹہ قبل میں نے بالا کائناتی دنیا میں سفر کیا تھا لیکن اس بار وہاں سے مجھے صاف جواب دے دیا گیا کہ آئندہ وہ لوگ مجھے خوش آمدید نہ کہیں گے۔" ——— پروفیسر نورس نے کہا۔

"لیکن ہمیں تو ہر صورت میں اس کا جواب چاہئے، سمجھے ——— ہر صورت میں۔" ——— رابرٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جب میں نے بتایا ہے کہ سوال کا جواب نہیں مل سکتا تو . . . ."

پروفیسر نورس نے احتجاج کرتے ہوئے کہنا چاہا مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا ایک طرف جا گرا اور کمرہ نورس کے منہ پر پڑنے والے زور دار تھپڑ سے گونج اٹھا۔

"نانسنس ——— ہمارے سامنے اداکاری کر رہے ہو، ہمارے

سامنے ——— بولو ورنہ ہڈیاں توڑ دوں گا، بولو۔" ——— رابرٹ نے اچھل کر پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر زور دار لات مارتے ہوئے کہا اور پروفیسر نورس پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔ اس کے حلق سے چیخیں نکل رہی تھیں۔

"بولو۔" ——— رابرٹ نے اور زیادہ زور دار لات ماری لیکن پروفیسر نورس کا جسم ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ وہ بیہوش ہو چکا تھا۔

"کتے کا بچہ ——— ہماری وصول کردہ فیس واپس کرانا چاہتا ہے۔ میں اس کی روح سے بھی اصل حقیقت معلوم کر کے چھوڑوں گا۔" ——— رابرٹ نے جھپٹ کر بیہوش پڑے پروفیسر کو گردن سے پکڑ کر دوبارہ کرسی پر پھینکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ سے اس کے جسم کو سیدھا رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے پوری قوت سے پروفیسر نورس کے چہرے پر زور دار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ دوسرے تھپڑ پر پروفیسر نورس چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون بہنے لگا تھا اور تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔

"سچ سچ بتا دو ورنہ میں تمہارے جسم کا ریشہ ریشہ علیحدہ کر دوں گا۔" رابرٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ اگر تم یقین نہ کرو تو میں تمہاری اس ساتھی عورت کو بالا کائناتی دنیا میں بھجوا سکتا ہوں۔ یہ خود وہاں جا کر معلوم کر لے۔" پروفیسر نورس نے کراہتے ہوئے کہا۔

"مجھے ——— کیا کہہ رہے ہو مجھے۔ تم بالا کائناتی دنیا میں بھجوا سکتے ہو۔" ——— مارگریٹ نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ۔۔ ہاں تم جا سکتی ہو ۔۔ یہ نہیں جا سکتا کیونکہ یہ ظالم اور سفاک آدمی ہے۔" ——— پروفیسر نورس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر تکلیف کی شدت سے بیہوش ہو گیا۔

"ایک منٹ رابرٹ ۔۔ ایک منٹ۔ میری بات سنو۔" ——— یکلخت مارگریٹ نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"کیا کہنا چاہتی ہو۔" ——— رابرٹ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"دیکھو رابرٹ، اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ کس طرح بالا کائناتی دنیا میں جا کر سوالات کے جوابات حاصل کئے جاتے ہیں تو تم خود سوچو کہ ہمیں کتنا فائدہ ہو گا۔ دیکھو ایک سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے پروفیسر رچرڈ نے اسے یقیناً لاکھوں ڈالر دیئے ہوں گے اور پھر اس سے وہ جواب حاصل کرنے کے لئے ہمیں لاکھوں ڈالر دیئے۔ اگر ہم خود وہاں جا سکیں تو سنو پوری دنیا کی دولت، خزانے، ہمارے قبضے میں آ سکتے ہیں اور ہم پوری دنیا کی دولت پر قبضہ کر سکتے ہیں۔" ——— مارگریٹ نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

"لیکن تم کیسے یہ سب کچھ کر سکتی ہو، یہ تو کوئی پُراسرار علم ہو گا۔ یہ پروفیسر لوگ تو ایسے علوم کو حاصل کرنے کے لئے صدیاں گزار دیتے ہیں۔ تم کیسے یہ اچانک حاصل کر لو گی۔" ——— رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب وہ خود آفر کر رہا ہے تو وہ لازماً کوئی ایسا طریقہ جانتا ہو گا۔" ——— مارگریٹ نے کہا۔

"اگر ایسا ہو جائے تو واقعی تمہاری بات درست ہے۔ ہم پوری دنیا کی دولت پر قبضہ کر سکتے ہیں۔ ٹھیک ہے میں اسے ہوش میں لاتا ہوں۔" ——— رابرٹ نے رضامند ہوتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس نے پروفیسر نورس

کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش کر دی۔ چوتھے تھپڑ پر ایک بار پھر پروفیسر نورس چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔

"ٹھیک ہے، ہمیں تمہاری تجویز منظور ہے تم مارگریٹ کو لے جاؤ اس پُراسرار دنیا میں، چلو اٹھو لے جاؤ اسے۔" ——— رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ ۔۔ یہ کوئی مذاق نہیں ہے اور نہ ہی اس کی کوئی مشین ہے کہ ادھر میں بٹن دباؤں گا اور ادھر یہ عورت بالا کائناتی دنیا میں پہنچ جائے گی اس کے لئے مشقیں کرنا پڑتی ہیں، پُرسکون حالات اور پُرسکون ذہن کے ساتھ اور تب بھی کوئی ضروری نہیں کہ ہر شخص وہاں تک پہنچ ہی جائے۔" ——— پروفیسر نورس نے کہا۔

"ابھی تم نے خود کہا ہے کہ تم مجھے وہاں لے جا سکتے ہو اور پھر تم اب مکر رہے ہو۔ سنو رابرٹ انتہائی ظالم اور سفاک آدمی ہے۔ اس لئے تم ہمارے ساتھ چکر بازی مت کرو۔" ——— مارگریٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ ان حالات میں تو ممکن نہیں ہے۔ تم میرے پاس رہو دو چار دن، تاکہ حالات نارمل ہو سکیں۔ پھر میں تمہیں وہ عمل بتاؤں گا اور تمہیں خود اپنی رہبری میں اس کی مشقیں کراؤں گا۔ اس طرح تم مثالی دنیا میں پہنچ سکو گی۔" ——— پروفیسر نورس نے کہا۔

"مجھے تم اس عمل کی تفصیل بتاؤ تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ میں وہ کر سکتی ہوں یا نہیں۔" ——— مارگریٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آسان عمل ہے ۔۔ گھبراؤ نہیں۔ ویسے تو وہاں جانے کے تمام عمل انتہائی مشکل ہیں لیکن میرے ہاتھ تو اتفاق سے ایک آسان ترین عمل لگ گیا تھا

اس طرح میں وہاں پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا' تم بھی چلی جاؤ گی۔" ——— پروفیسر نورس نے کہا۔

"وہ عمل بتاؤ۔" ——— رابرٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس — اس وقت میرا ذہن کام نہیں کر رہا۔ اس وقت کچھ مت پوچھو۔" پروفیسر نورس نے سر پٹختے ہوئے انداز میں کہا۔

"تم وقت حاصل کرنا چاہتے ہو تاکہ پولیس اور اپنے ساتھیوں کو بلا سکو تم ہمیں چکر دے رہے ہو' میں تمہاری بوٹیاں اڑا دوں گا۔" ——— رابرٹ نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ایک بار پھر پروفیسر نورس کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ رابرٹ کا ایک زوردار تھپڑ کھا کر وہ اچھل کر فرش پر جا گرا تھا۔

"بتاؤ وہ عمل کیا ہے۔" ——— رابرٹ نے آگے بڑھ کر اس کی پسلیوں میں ایک اور زوردار ضرب لگاتے ہوئے کہا۔

"وہ — وہ میری سرخ ڈائری میں لکھا ہوا ہے اور ڈائری سامنے والی الماری کے خفیہ خانے میں ہے۔ تم اسے خود دیکھ لو' میں سچ کہہ رہا ہوں۔" ——— پروفیسر نورس نے چیختے اور کراہتے ہوئے انداز میں کہا۔

"چلو اٹھو اور الماری سے ڈائری نکال کر دکھاؤ ہمیں۔" ——— رابرٹ نے جھک کر اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے کھڑا کرتے ہوئے کہا۔

اور پھر پروفیسر نورس انتہائی خستہ حالت کے باوجود کراہتا ہوا الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کا نچلا خانہ کھول کر اس نے اس کے اندر ہاتھ ڈال کر کوئی بٹن دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ اندر ہی ایک خانہ کھل گیا۔ پروفیسر نورس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی

سرخ رنگ کی ڈائری تھی جسے مارگریٹ نے فوراً ہی اس کے ہاتھ سے جھپٹ لیا۔

"پپ پپ پانی — مجھے پانی پلاؤ۔" ——— پروفیسر نورس نے کہا اور دوسرے لمحے وہ لڑکھڑاتا ہوا نیچے گر گیا۔

"اسے ابھی زندہ رکھو رابرٹ' تاکہ میں اس سے اس بارے میں پوری تفصیل حاصل کر سکوں۔ یہ دنیا کا قیمتی ترین راز ہے۔" ——— مارگریٹ نے کہا۔

"اطمینان سے اسے پڑھو — ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے۔ میں پانی لے آتا ہوں۔" ——— رابرٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ مارگریٹ نے ڈائری کھولی اور اس میں درج تحریر پڑھنی شروع کر دی۔ جیسے جیسے وہ تحریر پڑھتی جا رہی تھی' اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے آثار نمودار ہوتے جا رہے تھے۔

"اوہ' اوہ یہ تو واقعی بے حد آسان ہے' اوہ اوہ ویری گڈ۔" ——— مارگریٹ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا۔" ——— رابرٹ نے دوبارہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں پانی کا ایک جگ تھا اور اس کے پیچھے جیک بھی تھا جس نے ہاتھ میں مشین گن پکڑی ہوئی تھی۔ شاید رابرٹ نے اسے ساری صورتحال بتا دی تھی اور وہ اس عجیب و غریب راز کے بارے میں تفصیلات جاننے کے لئے رابرٹ کے ساتھ آ گیا تھا۔

"یہ تو بے حد آسان عمل ہے لیکن کچھ چیزیں وضاحت طلب ہیں۔ تم ایسا کرو اسے ہوش میں لا کر خود باہر چلے جاؤ۔ یہ آدمی تمہاری وجہ سے ذہنی طور پر

انتہائی دہشت زدہ ہے۔ میں اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ کروں گی اور پھر اسے تم قتل کر دینا اور ہم واپس چلے جائیں گے "۔۔۔۔ مارگریٹ نے کہا اور رابرٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور جھک کر اس نے ایک ہاتھ سے پروفیسر نورس کے بھینچے ہوئے جبڑے دبا کر کھولے اور دوسرے ہاتھ میں موجود جگ میں سے پانی اس کے منہ میں ڈالنے لگا۔ چند لمحوں بعد جب تھوڑا سا پانی پروفیسر کے حلق سے اترا تو اس نے باقی پانی اس کے چہرے پر ڈال دیا اور اس کے ساتھ ہی پروفیسر کے جسم میں حرکت نمودار ہونے لگی۔

"اسے ہوش آ رہا ہے۔ اب تم باہر جاؤ اور ہاں یہ مشین گن مجھے دیتے جاؤ۔ اس کی موجودگی میں یہ پروفیسر کوئی شرارت نہ کر سکے گا"۔۔۔۔ مارگریٹ نے کہا اور رابرٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیک کو مشین گن مارگریٹ کو دینے کا اشارہ کیا اور جیک نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن مارگریٹ کو تھما دی۔

"اچھی طرح تسلی کر لینا"۔۔۔۔ رابرٹ نے کہا اور مارگریٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابرٹ اور جیک دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر نکل گئے۔ اسی لمحے پروفیسر نورس بھی کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔

"سنو، میں نے تمہیں بچا لیا ہے اور اپنے ساتھیوں کو باہر بھجوا دیا ہے وہ اب تمہیں کچھ نہ کہیں گے۔ تم میرے ساتھ تعاون کرو، میں ضمانت دیتی ہوں کہ تم زندہ اور صحیح سلامت رہو گے"۔۔۔۔ مارگریٹ نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھنے میں مدد دیتے ہوئے کہا۔

"شش شش شکریہ"۔۔۔۔ پروفیسر نورس نے بری طرح کراہتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ جاؤ۔۔۔ جگ میں ابھی کچھ پانی موجود ہے۔ اسے پی لو تاکہ تمہارے ہوش سلامت رہ سکیں"۔۔۔۔ مارگریٹ نے انتہائی ہمدردانہ لہجے میں کہا اور پھر زمین پر رکھا ہوا جگ اٹھا کر اس نے پروفیسر نورس کو دے دیا۔ مشین گن وہ پہلے ہی ایک طرف رکھ چکی تھی۔ پروفیسر نورس نے دونوں ہاتھوں سے جگ پکڑا اور پھر غٹ غٹ کر کے وہ اس میں موجود سارا پانی پی گیا۔ جب اس نے جگ منہ سے ہٹایا تو مارگریٹ نے اس سے جگ لے کر ایک طرف رکھ دیا۔ اب پروفیسر نورس کی حالت کافی سنبھل چکی تھی۔

"میں نے تمہاری ڈائری پڑھ لی ہے۔ عمل تو انتہائی آسان لگتا ہے۔ لیکن تم اس بارے میں مجھے مزید تفصیل بتاؤ۔ اگر یہ عمل اتنا ہی آسان ہوتا جتنا تمہاری ڈائری میں درج ہے تو پھر اس دنیا کا ہر آدمی بالا کائناتی دنیا میں پہنچ جاتا"۔۔۔۔ مارگریٹ نے کہا۔

"یہ۔۔۔ یہ میری دریافت ہے۔ اس کا علم صرف مجھے ہے ورنہ تو یہ عمل اس قدر مشکل ہوتے ہیں اور اس پر اتنی پابندیاں ہوتی ہیں کہ عمریں گزر جانے کے باوجود لاکھوں کروڑوں میں سے کوئی ایک ہی مقصد میں کامیاب ہو سکتا ہے لیکن اس میں چند ضروری باتیں ایسی ہیں کہ جن کا ذکر میں نے ڈائری میں نہیں کیا۔ اگر تم مجھے اپنے ظالم ساتھیوں کے ہاتھوں بچانے کا وعدہ کرو تو میں تمہیں ساری تفصیل بتا سکتا ہوں"۔۔۔۔ پروفیسر نورس نے کہا۔

"میں وعدہ کرتی ہوں"۔۔۔۔ مارگریٹ نے فوراً ہی کہا اور

پروفیسر نورس نے اسے مزید تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔ کافی دیر تک مارگریٹ اس سے سوالات کرتی رہی۔

"یہ بتاؤ کہ تم اپنا یہ راز سب کو بتا دیتے ہو؟" ـــــــ مارگریٹ نے پوری طرح مطمئن ہونے کے بعد پوچھا۔

"نہیں ـــ یہ تو مجھے اپنی جان کی طرح عزیز تھا لیکن اگر میں مر جاتا تو اس راز کو چھپانے کا کیا فائدہ اور تمہارا ساتھی اس قدر ظالم' اور بے رحم ہے کہ وہ مجھے یقیناً مار ڈالتا۔ اس لئے مجبوراً اپنی جان بچانے کے لئے مجھے یہ راز تمہارے حوالے کرنا پڑا ہے۔" ـــــــ پروفیسر نورس نے کہا۔

"تم صاحب علم آدمی ہو۔ تم پر ہاتھ اٹھا کر میرے ساتھیوں نے واقعی ظلم کیا ہے اور انہیں ان کی سزا ملے گی۔ میں اب تمہاری شاگرد بن چکی ہوں۔ میں انہیں ہلاک کر دیتی ہوں۔ پھر تم میری رہنمائی اطمینان سے کرنا۔" مارگریٹ نے آہستہ سے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ پروفیسر نورس کوئی بات کرتا مارگریٹ نے مشین گن اٹھائی اور بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ دروازہ کھول کر وہ باہر نکلی اور پروفیسر نورس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے ساتھ ہی باہر سے مشین گن چلنے اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور پروفیسر نورس کے چہرے پر شدید خوف کے آثار ابھر آئے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور مارگریٹ اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر وحشیانہ چمک تھی۔

"میں نے تمہاری خاطر اپنے ہی ساتھیوں کو ختم کر دیا ہے۔ اب تم

مجھے بتاؤ کوئی بات باقی رہ تو نہیں گئی۔ کوئی ایسی بات جو تم نے مجھے نہ بتائی ہو۔" ـــــــ مارگریٹ نے کرسی پر خوفزدہ انداز میں سہمے ہوئے بیٹھے پروفیسر نورس سے کہا۔

"نہیں ـــ کوئی بات باقی نہیں رہی ہے مگر ۔ ۔ ۔ ۔" ـــــــ

پروفیسر نورس بات کرتے کرتے خاموش ہو گیا۔

"مگر کیا" ـــــــ مارگریٹ نے چونک کر پوچھا۔

"کچھ نہیں ـــ تم میرے پاس رہو۔ میں تمہیں خود مشقیں کرا دوں گا۔ مگر میں ان لاشوں کا کیا کروں۔ یہاں کی پولیس تو بے حد سخت ہے وہ تو مجھے ہی پھانسی پر چڑھا دیں گے۔" ـــــــ پروفیسر نورس نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے اپنے ساتھیوں کو اس لئے ختم کر دیا ہے کہ یہ لوگ میرا پیچھا قیامت تک نہ چھوڑتے اور میں ان کے ہاتھوں صرف کھلونا بن کر رہ جاتی۔ یہ انتہائی ظالم، سفاک اور بے رحم لوگ ہیں۔ اب ان کے خاتمے کے بعد میں اکیلی اس علم سے فائدہ اٹھاؤں گی جہاں تک ان کی لاشوں کا تعلق ہے تمہیں اس سلسلے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ پولیس کسی لاش کو پھانسی پر نہیں چڑھا سکتی۔" ـــــــ مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لاش کو ـــ کیا مطلب" ـــــــ پروفیسر نورس نے چونک کر پوچھا۔

"مطلب ابھی سمجھ میں آجائے گا" ـــــــ مارگریٹ نے سفاکانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کی نال کا رخ پروفیسر

کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ مشین گن کا پورا برسٹ پروفیسر نورس کے
جسم پر پڑا اور وہ بیچارہ صرف ایک بار ہی چیخ سکا۔ اس کے بعد اُسے
چیخنے کی بھی مہلت نہ ملی اور وہ نیچے گر کر ساکت ہو گیا۔ اس کا جسم گولیوں
سے چھلنی ہو چکا تھا۔

"اب کوئی نہیں جانتا کہ میرے پاس کتنا بڑا راز ہے۔ اب میں پوری
دنیا کی دولت کی مالک بن جاؤں گی"۔ ——— مارگریٹ نے ہذیانی
انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور مشین گن وہیں پھینک کر وہ تیزی
سے مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

عمران نے کار پروفیسر نورس کی کوٹھی کے بند گیٹ کے سامنے روکی
اور پھر نیچے اُتر کر وہ اس ستون کی طرف بڑھا جس پر کال بیل کا بٹن لگا
ہوا تھا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کرنے کے لئے ہاتھ اٹھایا ہی تھا
کہ یکلخت وہ چونک پڑا۔ اس نے سائیڈ پھاٹک کو باہر سے بند دیکھا
تھا۔ وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس نے اس کا باہر سے لگا
ہوا کنڈہ کھولا اور سائیڈ پھاٹک کو دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ عمران نے
اندر جھانکا تو اس کی چھٹی حس نے فوراً ہی خطرے کا سائرن بجا دیا۔ کوٹھی
پر چھایا ہوا سکوت بتا رہا تھا کہ یا تو کوٹھی خالی ہے یا پھر وہاں کوئی پُراسرار
واردات ہو چکی ہے۔ وہ تیزی سے اندر داخل ہوا اور دوڑتا ہوا عمارت
کے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا۔ راہداری کے آغاز
میں ہی ایک آدمی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اس کے سینے میں سوراخ تھے
یہ پروفیسر نورس کے ملازم کی لاش تھی۔ عمران نے پھرتی سے جیب سے

مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا اور آگے بڑھ گیا۔ ایک ہال نما کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے ایک بار پھر حیرت کا شدید جھٹکا لگا کیونکہ یہاں دو افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں لیکن یہ ایکریمین تھے اور ان دونوں کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات جیسے ثبت ہو کر رہ گئے تھے۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ ان تاثرات کی وجہ سمجھتا تھا کہ ایسے تاثرات اسی وقت انسان کے چہرے پر ابھرتے ہیں جب اسے مرتے وقت اس بات پر شدید حیرت ہو کہ اسے مارنے والا یہ حرکت بھی کر سکتا ہے اور ظاہر ہے ایسا صرف اپنے ساتھی کے متعلق ہی سوچا جا سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں قتل کرنے والا ان کا کوئی ساتھی ہی ہو گا اور پھر چند لمحوں بعد جب اس نے ایک کمرے میں پروفیسر لورس کی لاش پڑی ہوئی دیکھی تو اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ پروفیسر لورس کی لاش پر مشین گن کا پورا برسٹ فائر کیا گیا تھا اور ایک مشین گن بھی وہیں پڑی تھی۔ ایک طرف الماری کے پٹ اور نچلا خانہ بھی کھلا ہوا تھا اور ایک جگ بھی ساتھ ہی پڑا تھا۔ لاشوں کی پوزیشن بتا رہی تھی کہ ان سب کو ہلاک ہوئے پندرہ سے زائد گھنٹے گزر چکے ہیں۔ پروفیسر لورس کی لاش کو چیک کرنے پر عمران کو معلوم ہو گیا کہ پروفیسر لورس کو ہلاک کرنے سے پہلے اس پر انتہائی بے رحمانہ انداز میں تشدد کیا گیا ہے۔ وہ الماری کی طرف بڑھا اور اس کی تلاشی لینا شروع کی لیکن وہاں کوئی خاص چیز نہ تھی۔ پھر وہ اسی ہال نما کمرے میں آیا اور اس نے ان ایکریمیوں کی تلاشی لی تو اسے ایک آدمی کی جیب سے ایک چھوٹی سی ڈائری ملی۔ اس کے ساتھ ہی ایک چابی بھی تھی جس کے ساتھ ہوٹل فائیو سٹار کا ٹوکن موجود تھا۔ عمران نے ڈائری کھولی

اور اس میں موجود تحریر پڑھنے لگا۔ یہ ڈائری جیکب نامی آدمی کی تھی۔ اس میں اس نے مختلف رقومات درج کی ہوئی تھیں اور پھر ایک صفحے پر اس نے ٹوسٹ کلرز کے الفاظ بھی دیکھ لیے۔ اس کے نیچے تین نام لکھے ہوئے تھے مارگریٹ، رابرٹ اور جیکب ــــ ڈائری کے اندر ایک پتہ بھی درج تھا جو ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن کا تھا۔ عمران نے ڈائری بند کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پھر فون کی تلاش میں آگے بڑھ گیا۔ ایک کمرے میں اسے فون نظر آیا مگر اس کا ریسیور کریڈل سے ہٹا کر علیحدہ رکھا گیا تھا۔ عمران نے ریسیور اٹھایا تو اس میں ٹون موجود تھی۔ عمران نے پہلے انکوائری کے نمبر ڈائل کیے اور جب انکوائری آپریٹر نے اسے فائیو سٹار ہوٹل کے نمبر بتائے تو عمران نے وہ نمبر ڈائل کر دیے۔

"فائیو سٹار ہوٹل" ــــ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"اسسٹنٹ ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں، مینجر سے بات کراؤ" ــــ عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر" ــــ دوسری طرف سے بولنے والے نے گھبرا کر کہا اور چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مینجر ارشد علی خان بول رہا ہوں" ــــ بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"اسسٹنٹ ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس ریاض بول رہا ہوں" ــــ عمران نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم فرمائیے سر" ــــ مینجر کا لہجہ اور زیادہ مؤدبانہ

ہوگیا۔

"روم نمبر ایک سو بارہ تیسری منزل کس کے نام بک ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں معلوم کر کے بتاتا ہوں سر، ریکارڈ اسسٹنٹ منیجر کے پاس ہوتا ہے"۔۔۔۔۔ منیجر نے جواب دیا۔

"ان سے براہ راست میری بات کرائیے۔ میں نے خاصی تفصیل پوچھنی ہے اور اسے میرے متعلق بتا بھی دیجئے تاکہ میرا وقت ضائع نہ ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔۔۔ یس سر، ایک منٹ ہولڈ کیجئے جناب"۔۔۔۔۔ منیجر نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ایک اور آواز رسیور پر ابھری۔

"فراست علی اسسٹنٹ منیجر بول رہا ہوں جناب، روم نمبر ایک سو بارہ تیسری منزل کے بارے میں آپ نے پوچھا ہے ناں سر"۔۔۔۔۔ بولنے والے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں"۔۔۔۔۔ عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"یہ کمرہ جناب دو ایکریمین سیاحوں کے نام بک ہے، ڈبل بیڈ روم ہے۔ ان کے نام جیک اور رابرٹ ہیں"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیا یہ کمرہ ابھی تک بک ہے یا خالی کیا جا چکا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"بک ہے جناب۔۔۔ البتہ ان کے ساتھ والا کمرہ نمبر ایک سو گیارہ کل رات خالی کر دیا گیا ہے۔ یہ دونوں کمرے اکٹھے ہی بک کرائے گئے تھے

اسسٹنٹ منیجر نے جواب دیا۔

"کس کے نام تھا وہ کمرہ"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"مس مارگریٹ کے نام جناب۔۔۔ یہ دونوں کمرے ایکریمیا سے فون پر بک کرائے گئے تھے اور پھر یہ تینوں سیاح اکٹھے ہی یہاں پہنچے۔ اس کے بعد ایک کمرہ کل رات کو خالی کر دیا گیا جبکہ دوسرا کمرہ ابھی تک بک ہے لیکن بند ہے"۔۔۔۔۔ اسسٹنٹ منیجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا ان سیاحوں کے کاغذات آپ رکھتے ہیں ریکارڈ میں"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یس سر، ان کے پاسپورٹوں کی فوٹو کاپیاں ہمارے ریکارڈ میں رہتی ہیں"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب یہ بات طے ہوگئی تھی کہ یہ گروپ جو کہ ایک عورت اور دو مردوں پر مشتمل تھا فاسٹ کلرز کہلاتا تھا۔ وہ تینوں یہاں آئے اور پھر یقیناً اس عورت نے اپنے دونوں ساتھیوں اور پروفیسر لورس کو ہلاک کیا اور واپس چلی گئی۔ لیکن اس نے ایسا کیوں کیا، یہی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی چنانچہ اس سوال کا جواب تلاش کرنے کے لئے اس نے پوری کوٹھی کی تلاشی لینے کا فیصلہ کیا اور پھر تقریباً دو گھنٹوں کی سخت تلاشی کے باوجود اسے کوئی ایسی چیز نہ مل سکی جس سے اس سوال کا جواب مل سکتا تو وہ کوٹھی سے باہر آیا اور کار لے کر دانش منزل کی طرف روانہ ہوگیا۔ بلیک زیرو آج کل اپنے والد کے پاس گیا ہوا تھا کیونکہ اس کے والد بیمار تھے۔ اس لئے

دانش منزل خالی تھی۔ عمران نے اس کا آٹومیٹک نظام بحال کیا ہوا تھا اور ٹیلیفون کی لائن کو اپنے فلیٹ میں موجود خصوصی فون سے ڈائرکٹ کر دیا تھا لیکن چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس ان دنوں کوئی کیس نہ تھا اس لئے فون خاموش ہی رہتا تھا۔ عمران نے گذشتہ رات دانش منزل میں ہی گزاری تھی۔ اس نے دانش منزل کی لائبریری میں موجود ہر وہ کتاب لفظ بہ لفظ پڑھ ڈالی تھی جس میں اس کے خیال کے مطابق بالا کائناتی دنیا کے بارے میں معلومات مل سکتی تھیں۔ گو اس بارے میں خاصی معلومات مل گئی تھیں لیکن کوئی ایسا طریقہ بہرحال نہیں ملا تھا جس سے وہ یہ سمجھ سکتا کہ پروفیسر نورس عام آدمی ہونے کے باوجود بالا کائناتی دنیا میں آ جا سکتا ہے۔ ان کتابوں میں گو کئی طریقے درج تھے لیکن یہ اس قدر مشکل تھے کہ تقریباً ناقابل عمل تھے جبکہ عمران کا خیال تھا کہ پروفیسر نورس کو لازماً کوئی ایسا طریقہ ہاتھ آگیا ہے جو انتہائی آسان بھی ہو سکتا ہے اور قابل عمل بھی اور آج وہ اس طریقے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے پروفیسر نورس سے ملنے آیا تھا مگر اسے مایوس لوٹنا پڑا تھا کیونکہ پروفیسر نورس ہلاک ہو چکا تھا۔

دانش منزل کے آپریشن روم میں پہنچ کر عمران نے اپنی مخصوص کرسی سنبھالی اور آنکھیں بند کر کے وہ اس معاملے میں سوچ بچار میں مصروف ہو گیا۔ سوچتے سوچتے اچانک وہ چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں فوراً پروفیسر رچرڈ کا نام آیا جس کا فون نمبر پروفیسر نورس نے اسے بتایا تھا۔ وہ نمبر بھی ایکریمیا کا تھا اور یہ گروپ بھی ایکریمیا سے ہی آیا تھا۔ عمران نے جلدی سے فون کا رسیور اٹھایا اور ایکریمیا کا رابطہ نمبر ڈائل کر کے اس نے وہ نمبر ڈائل کرنے شروع

کئے جو پروفیسر نورس نے بتائے تھے اور ابھی تک اس کے حافظے میں محفوظ تھے۔

"یس" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"پروفیسر رچرڈ سے بات کرائیں، میں پروفیسر نورس کا سیکرٹری بول رہا ہوں پاکیشیا سے" ——— عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کیجئے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک کپکپاتی سی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کی آواز سے ہی معلوم ہو رہا تھا کہ وہ کوئی بوڑھا آدمی ہے۔

"ہیلو، میں پروفیسر رچرڈ بول رہا ہوں" ——— پروفیسر رچرڈ نے کہا۔

"پروفیسر رچرڈ، میں پروفیسر نورس کا سیکرٹری اسلم بول رہا ہوں، پاکیشیا سے" ——— عمران نے کہا۔

"پروفیسر نورس خود کہاں ہے۔ میں کل سے اس سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن اس کا فون انگیج ملتا ہے" ——— پروفیسر رچرڈ نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ نے جس مقصد کے لئے ایکریمیا کے گروپ کو پروفیسر نورس کے پاس بھیجا تھا انہوں نے آپ کا وہ مقصد پورا کر لیا ہے" ——— عمران نے عام لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ——— کیا کہہ رہے ہو۔ کیا پروفیسر نورس نے میرے سوال کا جواب دے دیا ہے۔ حالانکہ کل مجھے پروفیسر نورس نے فون کر کے کہا تھا کہ میرے سوال کا جواب نہیں مل سکتا اور اس نے میری رقم بھی واپس کر دی تھی۔ میں

کل سے اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر . . . "——— پروفیسر رچرڈ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"آپ نے فاسٹ کلرز نامی گروپ کو پروفیسر نورس سے جواب حاصل کرنے کے لئے تعینات کیا ہے۔" ——— عمران نے کہا۔

" فاسٹ کلرز ——— نہیں، میں نے تو مارگریٹ گروپ کو بھیجا تھا۔ جب پروفیسر نورس نے مجھے مسلسل ٹالنا شروع کر دیا تو میں نے اس گروپ کے ذمے یہ کام لگایا تھا کیونکہ میں بیمار ہوں خود نہیں آسکتا تھا۔ کیا انہوں نے پروفیسر سے جواب حاصل کر لیا ہے۔" ——— پروفیسر رچرڈ نے انتہائی اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

" اس گروپ نے پروفیسر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا ——— کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے، میں نے تو اس کو بھاری فیس اس لئے دی تھی کہ وہ پروفیسر سے میرے سوال کا جواب حاصل کر کے آئیں میں نے انہیں قتل کے لئے تو نہ کہا تھا اور نہ میں ایسا کر سکتا تھا کیونکہ اگر پروفیسر بھی ہلاک ہو جائے تو پھر میرے سوال کا جواب کون دے گا۔ اوہ، اوہ ویری بیڈ ——— کیا تم درست کہہ رہے ہو۔" ——— دوسری طرف سے پروفیسر رچرڈ کی انتہائی بوکھلائی اور ہراساں سی آواز سنائی دی۔

" میں درست کہہ رہا ہوں پروفیسر ——— اس گروپ میں تین افراد شامل تھے۔ ایک عورت اور دو مرد ——— اور یہ پیشہ ور قاتلوں کا گروپ ہے۔ اس کا نام فاسٹ کلرز گروپ ہے۔ اس عورت نے جس کا نام مارگریٹ بتایا گیا ہے اپنے دونوں ساتھیوں رابرٹ اور جیک کو بھی ہلاک کر دیا ہے اور پروفیسر نورس

کو بھی ——— اور خود یہاں سے ایکریمیا فرار ہو گئی ہے اور چونکہ انہیں آپ نے ہائر کر کے بھیجا تھا اس لئے پروفیسر کے قتل میں آپ بھی براہِ راست شریک ہیں اور انٹرپول کی مدد سے آپ کو گرفتار کر کے یہاں لایا جا سکتا ہے اور آپ کو اس قتل کے جرم میں پھانسی پر بھی چڑھایا جا سکتا ہے۔ آپ نے بھی فون پر جو کچھ کہا ہے وہ میرے پاس یہاں ٹیپ ہو چکا ہے لیکن آپ کا لہجہ بتا رہا ہے کہ آپ نے واقعی اس کام کے لئے اس گروپ کو ہائر نہ کیا تھا۔ اس لئے اگر آپ اپنی جان بچانا چاہتے ہیں تو مجھے اس عورت مارگریٹ کا تفصیلی پتہ بتا دیں۔" ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

" اوہ، اوہ میں بے گناہ ہوں جناب ——— میں خواب میں بھی نہ سوچ سکتا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ میرا ایک دوست ہے جو لارین کلب میں اٹھتا بیٹھتا ہے اس کا نام ڈاکٹر البرٹ ہے۔ وہ طب کا ڈاکٹر ہے اس سے میں نے جب ذکر کیا تو اس نے بتایا کہ وہ ایک عورت مارگریٹ کو جانتا ہے جس کا پورا گروپ ہے اور وہ فیس لے کر ایسے کام سر انجام دیتی ہے اور اس نے کہا تھا کہ مارگریٹ اور اس کے گروپ میں بے پناہ صلاحیتیں ہیں۔ وہ ہر قیمت پر میرے سوال کا جواب حاصل کر کے آئیں گے۔ اس پر میں نے اس عورت مارگریٹ کو بلایا اور اسے بھاری فیس ادا کی۔ مجھے ہرگز یہ معلوم نہ تھا کہ یہ قاتلوں کا گروپ ہے۔" ——— پروفیسر نے اور زیادہ خوفزدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" آپ نے جس خزانے کا راز معلوم کرنے کی کوشش کی تھی اس کی تفصیل کیا ہے۔" ——— عمران نے پوچھا۔

" وہ ۔ وہ قدیم تاریخی خزانہ ہے۔ قدیم مصری تاریخ میں اس کا ذکر ہے

کر مصر کے ایک انتہائی جلیل القدر بادشاہ اُلوتش نے بہت بڑا خزانہ کہیں دفن کر دیا تھا
اور اس کا راز اس نے کسی کتبے پر تحریر کر کے کسی اہرام میں دفن کر دیا تھا۔
لیکن پھر وہ نہ کتبہ ملا اور نہ آج تک اس خزانے کا پتہ چلا۔ میں آثار قدیمہ کا
پروفیسر ہوں۔ میں نے قدیم تاریخی خزانے تلاش کئے ہیں اور کئی خزانے مجھے
مل بھی گئے ہیں لیکن باوجود لاکھ سر پٹکنے کے اُلوتش کا خزانہ نہیں مل سکا۔ اس
لئے جب میں نے تمہارے ملک کے اخبار میں اس مثالی دنیا سے سوالوں کے
صحیح جواب حاصل ہونے کے بارے میں پروفیسر نورس کا اشتہار پڑھا۔ یہ اخبار
میرے ایک سیاح دوست کے پاس تھا تو میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ
پروفیسر مجھے اس خزانے کا راز مہیا کر دے۔ بس یہ ہے ساری بات"۔۔۔۔
پروفیسر رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس کتاب میں اس خزانے کا ذکر ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"قدیم مصری تاریخ نامی کتاب میں بھی اور انسائیکلوپیڈیا میں بھی اس کے
بارے میں حوالہ جات درج ہیں"۔۔۔۔ پروفیسر رچرڈ نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"او۔ کے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے
ذہن میں مختلف خیالات بیک وقت آ رہے تھے۔ ایک تو یہ بات اس کی سمجھ
میں نہ آ رہی تھی کہ وہ عورت مارگریٹ آخر اپنے ساتھیوں کو خود ہلاک کر کے کیوں
فرار ہوئی ہے۔ اس کا ایک جواب تو یہ بھی ہو سکتا تھا کہ اس نے پروفیسر نورس
سے اس سوال کا جواب حاصل کر لیا ہو اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو ہلاک
کر دیا ہو تاکہ وہ اکیلی جا کر اس خزانے کو حاصل کر سکے لیکن نوفرتیت کی اس کے
پاس پُراسرار آمد بتا رہی تھی کہ سیمان اس سوال کا جواب ہی نہ دے سکتا تھا اور

جب جواب ہی نہ دے سکتا تھا تو پھر پروفیسر نورس کو کیسے اس کا علم ہو سکتا
تھا اور نوفرتیت کی اچانک واپسی اور اس کے آخری فقرے کہ اب پروفیسر
نورس کو روکنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ ان سب باتوں سے تو یہی تاثر ملتا
تھا کہ مارگریٹ کو اس سوال کا جواب نہیں مل سکا اور ضرورت نہ رہنے والی بات
بھی اب جا کر سمجھ میں آئی تھی کہ اس سیمان کو شاید علم ہو گیا تھا کہ پروفیسر نورس
کی زندگی کے دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اس نے ہلاک ہو جانا ہے اس لئے
اس نے نوفرتیت کو واپس بلا لیا تھا لیکن پھر مارگریٹ نے یہ سب کچھ کیوں کیا۔
اس سوال کا کوئی واضح جواب نہ مل رہا تھا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے
ٹیلیفون کا رسیور ایک بار پھر اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ریڈ سٹار انٹرپرائزز"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سپاٹ
سی آواز سنائی دی۔

"مینجر رابرٹ ایڈلیسن سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں"۔
عمران نے کہا۔

"یس سر، ہولڈ آن کیجئے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس رابرٹ ایڈلیسن بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک
مردانہ آواز سنائی دی۔

"سپیشل ڈلیوری"۔۔۔۔ عمران نے لہجہ بدل کر کہا اور رسیور
رکھ دیا۔ رابرٹ ایڈلیسن ولنگٹن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ تھا۔
پہلے یہ ایکریمیا کی کسی ایجنسی میں تھا لیکن پھر اسے اپنے باس کے ساتھ کسی
ذاتی چپقلش کی وجہ سے جبراً فارغ کر دیا گیا تو وہ اپنے باس سے انتقام لینے کی
غرض سے ایک مجرم تنظیم میں شامل ہو گیا لیکن چونکہ وہ فطری طور پر جرائم پیشہ

آدمی نہ تھا اس لئے زیادہ دیر اس تنظیم میں نہ چل سکا اور بزنس کی طرف آگیا اور اس نے اپنی امپورٹ وایکسپورٹ فرم قائم کر لی لیکن اپنے باس کے خلاف اس کا انتقامی جذبہ سرد نہ پڑا۔ پھر وہ اتفاق سے عمران سے ٹکرا گیا اور عمران نے اسے ہوشیار، ذہین اور تیز آدمی پا کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ مقرر کر دیا اور اب طویل عرصے سے وہ بحیثیت فارن ایجنٹ ہی کام کر رہا تھا۔ مجرم تنظیم سے کچھ عرصہ متعلق رہنے کی وجہ سے ایکریمیا کی زیر زمین دنیا میں اس کے تعلقات خاصے وسیع تھے اور عمران نے اسے یہ رابطے سرکاری طور پر بھی رکھنے کی ڈیوٹی لگا رکھی تھی تاکہ ایکریمیا میں کسی بھی مشن کے دوران ضرورت پڑنے پر ایکریمیا کے جرائم پیشہ ایریے سے اپنے مطلب کی خبریں نکالی جا سکیں اور اب چونکہ وہ پیشہ ور قاتلوں کے گروپ فاسٹ کلرز کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے اس کے لئے رابرٹ ایڈلیسن کو کام پر لگانے کا سوچا تھا۔ چند لمحوں بعد ہی ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ عمران نے رسیور اٹھا کر مخصوص لہجے میں کہا۔

"رابرٹ ایڈلیسن بول رہا ہوں جناب"۔۔۔۔ دوسری طرف سے رابرٹ ایڈلیسن کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ایکریمیا میں ایک گروپ ہے، فاسٹ کلرز۔ اس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"فاسٹ کلرز۔۔ یس سر، خاصا فعال گروپ ہے۔ تھوڑے عرصے سے ہی اس کا نام سننے میں آیا ہے اور اب جرائم کے حلقوں میں خاصا مشہور ہو گیا ہے۔ یہ گروپ صرف تین افراد پر مشتمل ہے۔ ایک عورت ہے جس کا نام

مارگریٹ ہے اور دو مرد ہیں رابرٹ اور جیک ۔۔۔ اصل کام رابرٹ اور جیک ہی کرتے ہیں۔ مارگریٹ صرف ان کے لئے بکنگ کرتی ہے۔ صرف بڑے اور اہم مشنز پر ہاتھ ڈالتے ہیں اور بتایا جاتا ہے کہ آج تک کبھی ناکام نہیں ہوئے"۔۔۔۔ رابرٹ ایڈلیسن نے فوراً ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس مارگریٹ کا پتہ ۔۔ کہاں مل سکتی ہے یہ"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جناب عام طور پر لارین کلب میں اٹھتی بیٹھتی ہے۔ یہ کلب انتہائی معزز افراد کا کلب ہے۔ اگر آپ حکم دیں تو اس کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم کی جا سکتی ہیں"۔۔۔۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"یہ گروپ گذشتہ دنوں پاکیشیا آیا ہے۔ انہوں نے فائیو سٹار ہوٹل میں اپنے اصل ناموں سے کمرے بک کرائے اور پھر یہ یہاں کے ایک مقامی آدمی پروفیسر نورس سے ملے۔ اس کے بعد پروفیسر نورس کی رہائش گاہ سے رابرٹ اور جیک کے ساتھ ساتھ پروفیسر نورس اور اس کے ملازم کی لاشیں ملی ہیں۔ ان سب کو اس مارگریٹ نے ہلاک کیا ہے اور واپس ایکریمیا چلی گئی ہے۔ یہ عورت پروفیسر نورس سے کوئی ایسا راز حاصل کر کے گئی ہے جس کی وجہ سے اس نے اپنے گروپ کے دوسرے افراد کو بھی ہلاک کرنا ضروری سمجھا۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ پروفیسر نورس سے کیا حاصل کر کے گئی ہے"۔۔۔۔ عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی سر ۔۔۔ وہ کوئی خاص ہی راز ہو گا ورنہ مارگریٹ کم از کم

رابرٹ اور جیک دونوں کو خود ہلاک نہ کرتی۔ میں معلوم کر کے آپ کو رپورٹ دیتا ہوں سر۔" ——— رابرٹ ایڈلیسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" او۔کے۔" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا پھر چند لمحوں بعد اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس ۔ فیاض سپرنٹنڈنٹ آف سنٹرل انٹیلی جنس بیورو سپیکنگ۔" دوسری طرف سے سپرنٹنڈنٹ فیاض کی تحکمانہ آواز سنائی دی۔

" لالہ زار کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ میں دو غیر ملکیوں اور دو مقامی افراد کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ غیر ملکیوں کی لاشوں کی وجہ سے آپ اس کیس میں ضرور دلچسپی لیں گے۔" ——— عمران نے لہجہ بدل کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ دوسری طرف سے سپرنٹنڈنٹ فیاض کچھ کہتا اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔ وہ زیادہ بات چیت اس لئے نہ کرنا چاہتا تھا کہ وہ اس وقت ذہنی طور پر اس مثالی دنیا کے چکر میں بے حد الجھا ہوا تھا۔ نوفرتیت کی اس پُراسرار آمد اور پھر اس کے اچانک ہوا میں تحلیل ہو جانے اور اس کے بعد پروفیسر نورس کا قتل وہ ان سارے واقعات کے عجیب پُراسرار گورکھ دھندے کی تہہ میں جانا چاہتا تھا لیکن کوئی راستہ اسے نظر نہ آ رہا تھا۔ حقیقت یہ تھی کہ اسے اب اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا کہ اس نے پہلی بار ہی پروفیسر نورس سے سب کچھ کیوں نہ اگلوا لیا لیکن ظاہر ہے اسے یہ تو تصور بھی نہ تھا کہ پروفیسر نورس کو اس طرح ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے۔ دانش منزل کی لائبریری اس نے چھان

ماری تھی لیکن بالا کائناتی دنیا کے بارے میں اسے چند ابتدائی معلومات تو مل سکی تھیں لیکن بنیادی معلومات حاصل نہ ہو سکی تھیں اور اب اصل میں اسے کسی ایسے آدمی کی تلاش تھی جو اس معاملے میں اس کی رہنمائی کر سکتا لیکن ایسا کوئی آدمی اس کے ذہن میں نہ آ رہا تھا۔ کافی دیر تک کرسی پر بیٹھے سوچتے رہنے کے بعد اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

" یس انکوائری پلیز۔" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

" سنٹرل لائبریری کے نمبر بتائیے۔" ——— عمران نے خشک لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے۔

" شکریہ۔" ——— عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" سنٹرل لائبریری۔" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

" مجھے روحانیت سیکشن کے انچارج سے بات کرنی ہے۔" ——— عمران نے اسی طرح خشک لہجے میں کہا۔

" ہولڈ آن کریں۔" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک اور بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

" عابد حسین چودھری بول رہا ہوں فرمائیے۔" ——— بولنے والے کا لہجہ بھی سپاٹ تھا۔

"کیا آپ لائبریری کے روحانیت سیکشن کے انچارج ہیں؟" ——— عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں!" ——— دوسری طرف سے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"کیا آپ کسی ایسے صاحب سے واقف ہیں جو بالا کائناتی دنیا کے اسرار کے بارے میں تفصیل سے جانتے ہوں۔" ——— عمران نے پوچھا۔

"بالا کائناتی دنیا ——— یہ کیا ہوتی ہے؟" ——— دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور عمران کے بے اختیار ہونٹ بھینچ گئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ عابد حسین چودھری بس انتظامی انچارج ہی ہے۔

"یہ روحانیت کی ایک شاخ ہے!" ——— عمران نے جواب دیا۔

"مجھے ذاتی طور پر تو کچھ معلوم نہیں، ویسے بھی میں صرف ایک ہفتہ قبل اس سیکشن میں ٹرانسفر ہوا ہوں۔ یہاں طویل عرصے سے خیر محمد صاحب انچارج رہے ہیں۔ وہ ایک ماہ پہلے ریٹائر ہو گئے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ اس بارے میں جانتے ہوں۔ آپ ان سے بات کریں۔" ——— عابد حسین چودھری نے کہا۔

"شکریہ، ان کا پتہ یا فون نمبر بتا دیجئے۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فون تو ان کے گھر میں نہیں ہے۔ البتہ پتہ میں بتا سکتا ہوں۔ وہ آریائی محلے میں رہتے ہیں۔ وہاں آپ کسی سے بھی پوچھ سکتے ہیں!" ———

عابد حسین چودھری نے کہا اور عمران نے ایک بار پھر شکریہ کہہ کر رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ اب فوراً اس خیر محمد صاحب سے مل لینا چاہتا تھا چنانچہ اس نے فون اور دانش منزل کا نظام آٹو میٹک کیا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار دانش منزل سے نکل کر آریائی محلے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کے ایک کونے میں فرش پر ایک سفید رنگ کی چادر بچھی ہوئی تھی اور اس چادر پر مارگریٹ آلتی پالتی مارے آنکھیں بند کیے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے جسم پر ڈھیلا ڈھالا سا لباس تھا کمرہ پرفیوم کی تیز خوشبو سے مہک رہا تھا۔ سامنے وہ سرخ رنگ کی ڈائری کھلی ہوئی پڑی تھی جو مارگریٹ نے پروفیسر نورس سے حاصل کی تھی اور مارگریٹ اس ڈائری میں درج تفصیل کے مطابق بالا کائناتی دنیا میں جانے کی مشق میں مصروف تھی۔ اسے پاکیشیا سے آئے ہوئے آج چوتھا روز تھا اور جب سے وہ آئی تھی وہ اس کمرے میں بند ہو کر رہ گئی تھی اور مسلسل بالا کائناتی دنیا میں جانے کی مشق میں مصروف تھی۔ لیکن آج چوتھا روز گزر جانے کے باوجود اسے اپنے مقصد میں معمولی سی کامیابی بھی نہ ہوئی تھی۔ حالانکہ ڈائری میں جو کچھ لکھا ہوا تھا اس کے مطابق تو مارگریٹ کا خیال تھا کہ وہ پہلے روز ہی بالا کائناتی دنیا میں پہنچ جائے گی لیکن اب چار روز کی

مسلسل محنت اور مشق کے باوجود اسے کچھ حاصل نہ ہو سکتا لیکن اس کے باوجود وہ مسلسل مشق کرنے میں مصروف تھی کیونکہ اسے یقین تھا کہ اگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی تو پھر اس پوری دنیا کی دولت اس کے قدموں تلے آجائے گی اور وہ دنیا کی سب سے امیر ترین عورت بن کر عیش کرے گی۔ آج بھی صبح کے ناشتے کے بعد وہ مسلسل دو گھنٹوں سے آنکھیں بند کیے بیٹھی ہوئی تھی اور ڈائری میں لکھے گئے چند الفاظ دل ہی دل میں دوہرا رہی تھی کہ اچانک کمرے کے ایک کونے میں رکھے ہوئے فون کی گھنٹی تیز آواز میں بج اٹھی اور یہ آواز سن کر وہ بری طرح اچھل پڑی۔

"اوہ اس کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔" ——— مارگریٹ نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اٹھ کر وہ فون کی طرف لپکی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔

"یس۔" ——— مارگریٹ نے ریسیور اٹھا کر انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے، ارے سویٹ ہنی، کیا بات ہے۔ اس قدر غصے میں کیوں بول رہی ہو۔" ——— دوسری طرف سے ایک مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور مارگریٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم انتھونی — تم کہاں سے بول رہے ہو۔" ——— مارگریٹ نے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا کیونکہ انتھونی اس کا انتہائی گہرا دوست تھا اور ان دونوں نے ایک دوسرے کو پرپوز بھی کر رکھا تھا۔

"ولنگٹن سے — کیوں۔" ——— انتھونی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"مگر تم تو ایک ماہ سے لورپول گئے ہوئے تھے۔ میں تو تمہارے دفتر سے پوچھ پوچھ کر تھک گئی اور یہاں کا فون نمبر تمہیں کیسے معلوم ہوا؟" ـــــ مارگریٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان لوگوں نے تمہیں میری آمد کی تاریخ نہ بتائی ہوگی' جانتے ہیں یہ سب بہر حال میں کل واپس آیا ہوں۔ لارین کلب بھی گیا تھا مگر وہاں سے پتہ چلا کہ تم کئی دنوں سے نہیں آرہی۔ پھر تمہارے سارے پتوں پر تمہیں تلاش کیا مگر تم کہیں بھی نہ ملیں۔ اب بھی شاید میں ناکام رہتا لیکن اتفاقاً تمہاری دوست مرینا سے ملاقات ہوگئی تو اس نے بتایا ہے کہ تم اس کے سپیشل ہٹ میں آجکل ڈیرہ جمائے ہوئے ہو"۔ ـــــ انتھونی نے کہا۔

"ہاں' چار روز سے میں یہاں ہوں اور نجانے ابھی کتنے روز اور رہوں"۔ مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں' خیر ہے۔ مرینا نے مجھے بتایا ہے کہ یہ ساحل سمندر پر بالکل علیحدہ ہٹ ہے"۔ ـــــ انتھونی کے لہجے میں شک کی پرچھائیاں موجود تھیں اور مارگریٹ اس کے مشکوک لہجے پر بے اختیار ہنس پڑی۔

"زبانی اگر میں نے تمہیں تفصیل بتائی تو تم یقین نہ کرو گے۔ یہ ایک پراسرار سا چکر ہے اور اگر میں اس میں کامیاب ہوگئی تو سمجھو کہ پوری دنیا کی دولت میرے قدموں تلے ہوگی۔ بہرحال تم یہیں آجاؤ' مغربی لائٹ ہاؤس سے جنوب کی طرف چار کلومیٹر دور یہ ہٹ ہے ـــ اکیلا ہے' آجاؤ ـــ پھر میں تمہیں تفصیل بتا دوں گی"۔ ـــــ مارگریٹ نے کہا۔

"پراسرار چکر اور پوری دنیا کی دولت ـــ اچھا میں آرہا ہوں"۔ ـــــ دوسری طرف سے انتھونی نے کہا اور مارگریٹ نے او۔کے کہہ کر رسیور

رکھا اور پھر مڑ کر اس نے وہ ڈائری اٹھا کر اسے ایک الماری کے پچھلے حصے میں چھپا کر وہ ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آئی تو اس کے جسم پر عام سا لباس تھا۔ اس نے ایک طرف رکھی ہوئی چادر بھی لپیٹ کر الماری میں رکھی اور پھر الماری سے اس نے شراب کی بوتل نکالی اور سے کھول کر اس نے ایک جام بھرا اور جام اٹھا کر وہ ہٹ کا دروازہ کھول کر باہر ریت پر نکل آئی۔ دور دور تک ریت ہی ریت پھیلی ہوئی نظر آرہی تھی۔ وہ وہاں بیٹھی رہی اور شراب پیتی رہی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے دور سے سیاہ رنگ کی بڑی سی کار آتی ہوئی دیکھی تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔ یہ کار انتھونی کی تھی اور وہ اسے اچھی طرح پہچانتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد کار اس کے قریب آکر رکی اور ایک سمارٹ سا نوجوان دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔

"واہ کیا پراسرار چکر ہے کہ ریت پر بیٹھ کر اطمینان سے شراب پی جارہی ہے"۔ ـــــ نوجوان نے باہر آکر ہنستے ہوئے کہا اور مارگریٹ بھی ہنس پڑی۔ پھر ان دونوں نے بڑے پرجوش انداز میں مصافحہ کیا۔

"ہاں' اب بتاؤ کیا چکر ہے۔ تم نے تو پراسرار چکر کہہ کر مجھے بھی چکر میں ڈال دیا ہے"۔ ـــــ ہٹ میں پہنچ کر انتھونی نے ادھر ادھر غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایک شرط پر بتاتی ہوں کہ تم نے یہ راز صرف اپنے تک رکھنا ہے"۔ مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وعدہ رہا"۔ ـــــ انتھونی نے فوراً ہی وعدہ کرتے ہوئے کہا۔

"میری جان کی قسم کھا کر وعدہ کرو"۔ ـــــ مارگریٹ نے بڑے

لاڈ بھرے لہجے میں کہا اور انقونی نے مسکراتے ہوئے فوراً وعدہ کر لیا تو مارگریٹ نے اسے پروفیسر رچرڈ سے ملنے سے لے کر پاکیشیا جانے اور وہاں سے وہ ڈائری حاصل کر کے یہاں واپس آنے تک سارے حالات بتا دیئے اور انقونی حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ سب کچھ سنتا رہا۔

"کہیں تم نے اب دن کے وقت تو خواب دیکھنے شروع نہیں کر دیئے۔ اس سائنسی دنیا میں یہ باتیں تو وہی کر سکتا ہے جس کا دماغ خراب ہو یا وہ دن کے وقت بھی خواب دیکھنے کا عادی ہو" ——— انقونی نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اسے احساس ہو گیا ہو کہ مارگریٹ اسے احمق بنا رہی ہے۔

"تمہیں یقین نہیں آ رہا ——— میں تمہیں وہ ڈائری دکھاتی ہوں" ——— مارگریٹ نے کہا اور اٹھ کر اس الماری کی طرف بڑھ گئی جہاں اس نے ڈائری چھپائی تھی۔ الماری سے ڈائری نکال کر اس نے انقونی کے سامنے رکھ دی۔ انقونی نے ڈائری اٹھائی اور اسے کھول کر پڑھنا شروع کر دیا۔

"کمال ہے ——— واقعی یہ سب کچھ تو اس میں لکھا ہوا ہے لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ اگر کوئی ایسی دنیا ہوتی تو سائنسدان جو کہ لاکھوں کروڑوں میل دور سیارے کو دریافت کر لیتے ہیں اسے نہ دریافت کر لیتے۔ نہیں یہ سب بکواس ہے۔ یہ مشرق کے رہنے والے ایسے ہی خواب دیکھتے رہتے ہیں ——— دفعہ کرو اسے کس چکر میں پڑ گئی ہو" ——— انقونی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں انقونی ——— مجھے یقین ہے کہ یہ سب کچھ درست ہے۔ ہماری سائنس لاکھ ترقی کر لینے کے باوجود ابھی اس قابل نہیں ہوئی کہ اس کائنات کے راز ہی معلوم کر سکے اور یہ تو اس کائنات سے بھی بالا کوئی اور دنیا ہے"

رگریٹ نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے یاد آ رہا ہے کہ میں نے کہیں پڑھا تھا کہ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ اس کائنات کے علاوہ بھی اور کائناتیں موجود ہیں لیکن بغیر کسی خلائی ...ز کے کوئی وہاں تک کیسے پہنچ سکتا ہے۔ نہیں مارگریٹ یہ سب بکواس ہے۔ صرف خیال ہے، تم کیوں اس چکر میں پڑ کر اپنی زندگی خراب کر رہی ہو۔ دفعہ کرو اسے اور آؤ واپس چلیں" ——— انقونی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم جاؤ" میں تو اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر ہی رہوں گی۔ پھر دیکھنا ...س پوری دنیا کی دولت میرے قدموں تلے ہو گی" ——— مارگریٹ اپنی ...ند پر اڑی ہوئی تھی۔

"دیکھو ضد نہ کرو ——— اچھا چلو ایسا کرتے ہیں کہ کسی سائنسدان سے ...ت کرتے ہیں۔ اگر واقعی ایسی کوئی دنیا ہوئی تو اسے ضرور معلوم ہو گا" ——— ...نقونی نے کہا۔

"سائنس دان کو اس بارے میں معلوم نہیں ہو سکتا انقونی ——— ہاں ...گر کوئی ماہر روحانیات ہو تو اور بات ہے" ——— مارگریٹ نے کہا۔

"ماہر روحانیات ——— اوہ اوہ ایک منٹ۔ مجھے یاد کرنے دو۔ مجھے ...د آ رہا ہے میرے ایک دوست سے میری اس بارے میں بات ہوئی تھی۔ ...س نے باتوں باتوں میں مجھے بتایا تھا کہ وہ ایک یہودی ماہر روحانیات ڈاکٹر رونالڈ کو جانتا ہے جس نے ونگٹن میں ایک ایسا کلینک بنایا ہوا ہے جہاں لوگوں سے فیس لے کر وہ انہیں روحانی سکون حاصل کرنے

کے طریقے بتاتا ہے — ایک منٹ۔" —— انتھونی نے کہا اور پھر وہ اُٹھ کر ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ریسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ڈسمینڈ بول رہا ہوں۔" —— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"انتھونی بول رہا ہوں ڈسمینڈ — تم نے کسی یہودی ماہر روحانیت کا ذکر کیا تھا۔ میرا ایک دوست بھی سکون حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کا پتہ اور فون نمبر یاد ہے تمہیں۔" —— انتھونی نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں — میں خود وہاں جاتا رہتا ہوں۔" —— دوسری طرف سے ڈسمینڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پتہ اور فون نمبر بھی بتا دیا۔

"شکریہ۔" —— انتھونی نے کہا اور پھر ڈسمینڈ کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس، سپر چوئل کلینک پلیز۔" —— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر رونالڈ سے ملاقات ہو سکتی ہے۔" —— انتھونی نے کہا۔

"ایک گھنٹے بعد ہو سکتی ہے۔" —— دوسری طرف سے کاروباری انداز میں جواب دیا گیا۔

"ہم نے ایک روحانی مسئلے پر ان سے تفصیلی بات کرنی ہے، کتنی فیس ہو گی۔" —— انتھونی نے کہا۔

"ایک ہزار ڈالر فیس ہے۔" —— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے۔ ہم ایک گھنٹے بعد آ جائیں گے، بکنگ کر لیں۔ انتھونی اور مارگریٹ کے ناموں سے۔" —— انتھونی نے کہا۔ اور دوسری طرف سے او۔ کے کے الفاظ سُن کر اس نے ریسیور رکھ دیا۔

"لو بھئی، تمہاری تسلی کی خاطر ایک ہزار ڈالر بھی خرچ کر دوں گا۔" —— انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے ڈائری دکھائی جائے یا نہیں۔" —— مارگریٹ نے پوچھا۔

"ساتھ لے جانا — پہلے ویسے ہی بات کریں گے۔ اگر واقعی اسے کچھ معلوم ہوا تو پھر ڈائری بھی دکھا دیں گے۔" —— انتھونی نے لاپرواہ سے لہجے میں کہا اور مارگریٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ دونوں شراب پینے میں مصروف ہو گئے۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں ہٹ کو بند کر کے کار میں بیٹھے اور انتھونی نے کار واپس موڑ کر آگے بڑھا دی۔ چونکہ اس کے دوست ڈسمینڈ نے اسے پتہ پہلے ہی فون پر بتا دیا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس نے کہاں جانا ہے۔ کلینک ایک چھوٹی سی عمارت میں قائم تھا۔ ایک ہزار ڈالر کاؤنٹر پر بیٹھی لڑکی کو ادا کرنے کے بعد انہیں ایک بڑے سے کمرے میں لے جایا گیا جہاں عجیب سی پُراسرار خوشبو بھی چکراتی پھر رہی تھی۔ کمرہ باقاعدہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا لیکن میز کے پیچھے موجود کرسی خالی تھی۔

"بالکل بالکل ایسی ہی خوشبو اس پروفیسر کے کمرے سے بھی آ رہی تھی۔" —— مارگریٹ نے اس کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا۔ اور

انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

تھوڑی دیر بعد کمرے کا عقبی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا جس نے ڈھیلا ڈھالا سا چوغے نما لباس پہنا ہوا تھا۔ ایسا لباس جیسے رومن کیتھولک پادری پہنتے تھے۔ اس کے سر پر ایک عجیب سی ساخت کی تکونی ٹوپی تھی۔ چہرے پر نرمی اور شفقت کا تاثر موجود تھا لیکن اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔ ظاہر ہے وہ اسے دیکھتے ہی پہچان گئے تھے کہ یہی ڈاکٹر رونالڈ ہے۔ سپر جویل یعنی روحانی ڈاکٹر، وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

"بیٹھو بیٹھو، سکون سے بیٹھو ـــ یہ سکون حاصل کرنے کی جگہ ہے۔ یہاں سکون ملتا ہے۔ تمہیں کیا پریشانی ہے۔ مجھے بتاؤ میں تمہاری تمام پریشانیاں دور کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔" ـــــ ڈاکٹر رونالڈ نے میز کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آپ بالا کائناتی دنیا کے بارے میں جانتے ہیں جسے مثالی دنیا کہا جاتا ہے۔" ـــــ مارگریٹ نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"بالا کائناتی دنیا ـــ مثالی دنیا، اوہ۔ اوہ تمہیں اس کے متعلق کیسے علم ہو گیا۔ عام لوگ تو ان باتوں پر یقین ہی نہیں رکھتے۔" ـــ ڈاکٹر رونالڈ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری یہ دوست ان باتوں کی قائل ہے جبکہ مجھے ان باتوں پر یقین نہیں ہے۔ آپ بتائیں کہ کیا واقعی کوئی ایسی دنیا ہے۔ اور اگر ہے تو کیا ہماری طرح کا کوئی آدمی وہاں آ جا سکتا ہے۔" ـــــ انتھونی نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالا کائناتی دنیا تو ہے لیکن وہاں آنا جانا تقریباً ناممکن ہے۔ میں سپر جویل ڈاکٹر ہوں لیکن میں وہاں نہیں جا سکتا کیونکہ وہاں جانے کے طریقے اس قدر مشکل اور پیچیدہ ہیں کہ ان پر عمل تقریباً ناممکن ہے۔" ـــــ ڈاکٹر رونالڈ نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا۔

"لیکن کیسے ـــ کیا کسی خلائی جہاز پر وہاں پہنچا جا سکتا ہے؟" ـــ انتھونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ڈاکٹر رونالڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم عام لوگ واقعی کسی سائنسی سہارے کے بغیر کہیں آنے جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتے جبکہ روحانی علوم میں ایسے علوم ہیں کہ انسان کو یہ طاقت حاصل ہو جاتی ہے کہ وہ بغیر کسی سائنسی سہارے کے دنیا اور اس سے باہر جا سکتا ہے یہ سپر مثالی کا سفر ہوتا ہے۔" ـــــ ڈاکٹر رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کوئی ایسا طریقہ جانتے ہیں کہ جس سے ہر آدمی وہاں جا سکے؟" مارگریٹ نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"طریقے تو بے شمار ہیں لیکن میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ وہ بے حد مشکل اور کٹھن طریقے ہیں۔ ایسے کہ عام آدمی ان پر عمل ہی نہیں کر سکتا۔ لیکن تمہیں اس بارے میں کیسے علم ہوا اور تم وہاں کیوں جانا چاہتے ہو۔" ـــــ ڈاکٹر رونالڈ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"آپ کبھی پاکیشیا گئے ہیں؟" ـــــ مارگریٹ نے پوچھا تو ڈاکٹر رونالڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"پاکیشیا — ایشیائی ملک، نہیں میں وہاں کبھی نہیں گیا" —— ڈاکٹر رونالڈ نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں ایک آدمی ہے جس کا نام پروفیسر نورس ہے۔ اس نے باقاعدہ وہاں ایک ادارہ بنایا ہوا ہے۔ وہ بالا کائناتی دنیا میں جا کر وہاں کی رہنے والی مخلوق جسے وہ سیجان کہتا ہے، ملتا ہے اور یہاں کے لوگوں کے سوالات کے جوابات حاصل کرتا ہے، مستقبل کے بارے میں، خزانوں کے بارے میں اور دوسرے ہر قسم کے اور وہ سارے جوابات سو فیصد درست ہوتے ہیں" —— مارگریٹ نے کہا۔

"پروفیسر نورس — مگر میں نے تو آج تک اس کا نام نہیں سنا، میرا خیال ہے کہ یہ شخص فراڈ ہوگا۔ مشرقی لوگ ایسے فراڈ عام طور پر کرتے ہی رہتے ہیں" —— ڈاکٹر رونالڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں اس سے ملی تھی۔ اس نے مجھے ایک ایسا طریقہ بتایا ہے جو وہاں جانے کا سب سے آسان طریقہ ہے اور اس کا کہنا تھا کہ اگر میں ذرا سی مشق کر لوں تو میں وہاں جا سکتی ہوں۔ میں نے چار روز تک مسلسل مشق کی ہے لیکن میں کامیاب نہیں ہو سکی" —— مارگریٹ نے کہا۔

"میں نے کہا نہیں کہ وہ فراڈ ہوگا۔ آپ اس سے بات کریں" —— ڈاکٹر رونالڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے کوشش کی تھی لیکن وہ مر چکا ہے" —— مارگریٹ نے کہا۔

"اوہ پھر میں کیا کر سکتا ہوں" —— ڈاکٹر رونالڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ کو اس پروفیسر نورس کی ذاتی ڈائری دکھا دی جائے جس میں اس نے تفصیل سے یہ طریقہ لکھا ہے۔ تو کیا آپ ہماری مدد کر سکتے ہیں" —— انتھونی نے اچانک بولتے ہوئے کہا۔

"ذاتی ڈائری — اوہ کہاں ہے۔ دکھاؤ مجھے، میں دیکھ کر بتا دوں گا کہ اس نے غلط لکھا ہے یا صحیح" —— ڈاکٹر رونالڈ نے چونک کر کہا۔ اور مارگریٹ نے ہاتھ میں موجود پرس کھول کر اس میں سے وہی سرخ رنگ کی ڈائری نکالی اور ڈاکٹر رونالڈ کی طرف بڑھا دی۔ ڈاکٹر رونالڈ نے ڈائری لی اور اسے کھول کر پڑھنے لگا۔ وہ جیسے جیسے اسے پڑھتا گیا اس کے چہرے کے تاثرات بدلتے چلے گئے۔

"اس میں تو واقعی انتہائی آسان طریقہ لکھا گیا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ دیر تنہائی میں بیٹھ کر اس پر اپنی روحانی طاقت ڈال کر اس کی اصلیت معلوم کر سکوں" —— ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"کتنی دیر لگے گی" —— انتھونی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک گھنٹہ تو لگ ہی جائے گا۔ ویسے آپ بے فکر رہیں، آپ کی فیس واپسی کے وقت آپ کو ادا کر دی جائے گی۔ آپ نے ذاتی سوال نہیں کیا بلکہ علمی بات کی ہے اور علمی بات کی میں فیس نہیں لیا کرتا" —— ڈاکٹر رونالڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے، ہم ایک گھنٹے بعد آ جائیں گے۔ ورنہ ہم ایک گھنٹے تک یہاں بیٹھے بور ہوتے رہیں گے" —— انتھونی نے کہا۔

"ہم یہاں انتظار کر لیتے ہیں انتھونی" —— مارگریٹ نے کہا۔

"آؤ آؤ چلیں — ایک گھنٹہ کون بور ہوتا رہے" —— انتھونی

نے کہا اور مارگریٹ اس طرح اُٹھ کھڑی ہوئی جیسے وہ ڈائری چھوڑ کر نہ جانا چاہتی ہو لیکن انتھونی کے مجبور کرنے پر ایسا کر رہی ہو اور پھر وہ دونوں ڈاکٹر رونالڈ کو سلام کر کے کلینک سے باہر آگئے۔

"کہیں یہ ڈائری ہی نہ رکھ لے۔ یہ انتہائی اہم ڈائری ہے' انتھونی ہمیں وہاں سے نہ آنا چاہیے تھا" ——— مارگریٹ نے کلینک سے باہر آکر کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو مارگریٹ ——— یہ سب فضول اور احمقانہ باتیں ہیں۔ میں اب تک تمہاری وجہ سے خاموش رہا ورنہ مجھے معلوم ہے کہ اس سائنسی دور میں ایسی باتوں کا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔ آؤ کلب میں بیٹھ کر کچھ پیتے ہیں"۔ انتھونی نے انتہائی لاپرواہ لہجے میں کہا اور مارگریٹ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔ وہ شاید ڈرتی تھی کہ اگر اس نے انتھونی کو زیادہ ناراض کر دیا تو انتھونی اس سے کورٹ شپ ختم کر دے گا اور اس طرح انتھونی کی کروڑوں کی جائیداد سے وہ محروم ہو جائے گی جو دراصل اس کا مطمع نظر تھا۔

عمران نے آریائی محلے میں پوچھتے پوچھتے آخر کار سنٹرل لائبریری کے ریٹائرڈ ملازم خیر محمد کا مکان تلاش کر ہی لیا۔ چونکہ اس محلے کی گلیاں خاصی تنگ تھیں اس لئے عمران کو کار خاصی دور ایک کھلی جگہ میں روکنی پڑی تھی اور پیدل چل کر خیر محمد کا مکان تلاش کرنا پڑا تھا۔ مکان اوسط درجہ کا تھا اور اس پر خیر محمد کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔ عمران نے دروازے پر دستک دی تو ایک نوجوان باہر آگیا۔

"خیر محمد صاحب سے ملنا تھا" ——— عمران نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کا نام" ——— نوجوان نے حیرت سے سر سے پیر تک عمران کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"علی عمران ——— میں نے لائبریری کے سلسلے میں ان سے ملنا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہیں —— ایک منٹ میں بیٹھک کھولتا ہوں۔" —— نوجوان نے کہا اور واپس دروازے سے اندر غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد مکان کے کونے میں موجود دروازہ کھلا اور اسی نوجوان نے باہر جھانک کر عمران کو اندر آنے کی درخواست کی۔

"میں ان کا بیٹا ہوں، میرا نام الیاس ہے۔" —— نوجوان نے پرانے سے صوفے پر عمران کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ طالب علم ہیں شاید۔" —— عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں —— میں کالج میں پڑھتا ہوں، فرسٹ ایئر میڈیکل میں۔" نوجوان نے جواب دیا اور پھر تیزی سے چلتا ہوا اندرونی دروازے میں غائب ہو گیا۔

بیٹھک میں موجود فرنیچر اور اس کی حالت صاف بتا رہی تھی کہ خیر محمد صاحب سفید پوش طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ چند لمحوں بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوئے جنہوں نے سفید کرتہ پاجامہ پہنا ہوا تھا۔ ان کے چہرے پر شفیق سی مسکراہٹ تھی۔ چھوٹی سی داڑھی میں کہیں کہیں سیاہ بالوں کی جھلک بھی موجود تھی۔ سر پر نماز پڑھنے والی کروشیا کی ٹوپی تھی۔

"السلام وعلیکم، میرا نام خیر محمد ہے۔" —— آنے والے نے مصافحے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، مجھے علی عمران کہتے ہیں۔" —— عمران نے بڑے پرجوش انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور عمران کی

طرف سے سلام کے مکمل جواب ملنے پر خیر محمد صاحب نے اس طرح چونک کر عمران کی طرف دیکھا جیسے یقین نہ آ رہا ہو کہ انتہائی قیمتی تھری پیس سوٹ میں ملبوس یہ نوجوان سلام کا اس طرح بھی جواب دے سکتا ہے۔

"تشریف رکھیئے۔" —— خیر محمد نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے وہی نوجوان ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے شربت کا ایک گلاس عمران کے سامنے میز پر رکھا اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"آپ نے تکلف فرمایا ہے خیر محمد صاحب، ورنہ میرے لئے تو آپ سے ملاقات ہی اس شربت سے زیادہ روح پرور تھی۔" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں، آپ میرے گھر تشریف لائے ہیں لیکن ایک بات کہوں آپ کی سعادت مندی اور آپ کے اخلاق اور تمیز نے مجھے واقعی حیرت زدہ کر دیا ہے کیونکہ آج کل کے نوجوانوں میں یہ ساری خصوصیات تقریباً مفقود ہو چکی ہیں۔ بہرحال آپ کی آمد میرے لئے انتہائی مسرت کا باعث بن رہی ہے۔ فرمائیے، کیسے تکلیف فرمائی آپ نے۔" —— خیر محمد صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ سنٹرل لائبریری کے شعبہ روحانیات کے طویل عرصے تک انچارج رہے ہیں۔ میں بھی اس شعبے سے کچھ معمولی سی شدبد رکھتا ہوں اور مزید کچھ حاصل کرنے کا شوق اور تڑپ موجود ہے۔ میں آج کل بالا کائناتی دنیا جسے عام طور پر مثالی دنیا بھی کہا جاتا ہے کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہوں لیکن اس کے لئے میری رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ میں نے آپ کو اس لئے تکلیف دی ہے کہ اگر آپ اس سلسلے میں

میری کچھ مدد کر سکیں تو میں آپ کا بے حد ممنون ہوں گا"۔ ——— عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اللہ اللہ — یہ عمر اور روحانیات کے شعبے سے دلچسپی، واقعی دنیا نیک لوگوں سے خالی نہیں ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ میں بیس سال تک اس شعبے کا انچارج رہا ہوں لیکن سوائے چند نوجوانوں کے اور وہ بھی سوائے کسی خاص مقصد کے اس شعبے سے اس قدر دلچسپی لیتے ہیں میں نے آپ جیسے نوجوانوں کو نہیں دیکھا، مجھے واقعی آپ کی بات سن کر دلی مسرت ہو رہی ہے میں نے اس شعبے میں رہتے ہوئے تقریباً تمام کتب کا ذاتی مطالعہ بھی کیا ہے مگر مجھے اعتراف کہ بالاکاسناتی دنیا کے صرف چند حوالے ہی میری نظروں سے گزرے ہیں۔ اس کی تفصیل میں نہیں جاتا۔ البتہ میں آپ کی مدد اس طرح کر سکتا ہوں کہ آپ کا تعارف ایک عالم باعمل اور صاحب کردار شخص سے کرا دوں۔ وہ یقیناً آپ کی بہتر رہنمائی کر سکیں گے، ان کا نام ہے ڈاکٹر ادریس احمد — پیشے کے لحاظ سے تو بہت بڑے زمیندار ہیں لیکن دین اور دنیاوی اعلیٰ ترین تعلیم سے آراستہ ہیں — عالم باعمل ہیں۔ ان کی ذاتی بہت بڑی لائبریری ہے۔ ویسے نمود نمائش کے قائل نہیں ہیں اور گوشہ نشین قسم کے آدمی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ آپ جیسے نوجوان کی رہنمائی کر سکیں گے"۔ ——— خیر محمد صاحب نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

"ان کی رہائش اور پتہ بتا دیں، میں ممنون ہوں گا"۔ ——— عمران نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہ شاید آپ سے نہ ملیں کیونکہ میں نے بتایا ہے کہ وہ گوشہ نشین آدمی ہیں۔ میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں، میرے وہ کرم فرما ہیں"۔ ——— خیر محمد

نے کہا۔

"آپ تکلیف نہ کریں، صرف پتہ بتا دیں۔ مجھے اپنے شوق پر مکمل بھروسہ ہے"۔ ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ قصبہ عالم پور کے زمیندار ہیں، وہیں ان کی حویلی ہے۔ ویسے تو ان کے صاحبزادے تحسین احمد سارا کام کاج سرانجام دیتے ہیں مگر ڈاکٹر صاحب وہیں رہائش پذیر ہیں"۔ ——— خیر محمد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کے ہاں فون تو ہوگا"۔ ——— عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں — حویلی میں تو ہے لیکن ڈاکٹر صاحب کے پاس نہیں ہے"۔ خیر محمد نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کے بے حد شکریہ، آپ کو میں نے نا وقت تکلیف دی ہے، اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ اب مجھے اجازت دیجئے"۔ ——— عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ باتوں کے دوران وہ گھونٹ گھونٹ کر کے شربت بھی پیتا رہا تھا۔ اس لئے بات چیت کے اختتام تک گلاس خالی ہو چکا تھا۔

"آپ نے میری عزت افزائی کی ہے"۔ ——— خیر محمد نے جواب دیا۔

"آپ ذرا اپنے صاحبزادے کو میرے ساتھ بھیج دیں تنگ اور ٹیڑھی گلیاں ہیں۔ مجھے راستہ تلاش کرنے میں دقت ہو گی"۔ ——— عمران نے بیٹھک سے باہر نکل کر کہا۔

"اوہ اچھا — میں خود آپ کے ساتھ چلتا ہوں"۔ ——— خیر محمد نے پریشان ہو کر کہا۔

"جی نہیں ــــ آپ آرام کریں، صاحبزادے کو بھیج دیں۔ مہربانی ہو گی"
عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد وہ خیر محمد سے صاحبزادے الیاس کو ساتھ
لے کر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ کار کے قریب پہنچ کر عمران نے الیاس کو روکا
کار کا دروازہ کھول کر اس نے ڈیش بورڈ کھولا اور اس کے اندر موجود ایک
موٹا سا لفافہ نکال کر اس نے الیاس کو دیا۔

"یہ لفافہ اپنے والد صاحب کو دے دینا، انہیں کہنا کہ یہ ان کے بیٹے
علی عمران کی طرف سے ہے"ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ہے اس میں"ـــــ الیاس نے قدرے پریشان ہو کر کہا
اور لفافے کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔

"اس میں وہ کا غذات ہیں جس کی تمہارے والد کو اس وقت ضرورت ہے"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور الیاس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران سے
مصافحہ کر کے وہ واپس چلا گیا تو عمران نے کار اسٹارٹ کی اور اسے موڑ کر
مین روڈ کی طرف بڑھنے لگا۔ تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد
وہ قصبہ عالم پور پہنچ ہی گیا اور وہاں اسے ڈاکٹر ادریس صاحب کی حویلی تلاش
کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئی۔ حویلی قدیم زمانے کی اور خاصی شاندار تھی۔
عمران کو ایک وسیع و عریض قسم کے ڈرائینگ روم نما کمرے میں پہنچا دیا گیا اور
چند لمحوں بعد ایک بھاری بدن کے اور درمیانے قد کا آدمی اندر داخل ہوا جو
اپنے لباس سے زمیندار لگتا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں چمک اور فراخ
پیشانی اس کا تعلیم یافتہ اور ذہین ہونا ظاہر کر رہی تھی۔

"میرا نام تحسین احمد ہے اور میں ڈاکٹر صاحب کا لڑکا ہوں"ـــــ
آنے والے نے مسکراتے ہوئے اپنا تعارف کرایا۔

مجھے علی عمران کہتے ہیں۔ میں نے ڈاکٹر صاحب سے ملنا ہے"ـــــ
نے اُٹھ کر مصافحہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔
مجھے افسوس ہے جناب، آپ کو یہاں آنے کی تکلیف اٹھانی پڑی۔ ڈاکٹر
یسی سے نہیں ملتے"ـــــ تحسین احمد نے افسوس بھرے لہجے میں

آپ سے تو ملتے ہوں گے"ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
مجھ سے ــ مجھ سے کیوں نہ ملیں گے۔ میں تو ان کا بیٹا ہوں"ـــــ
ن احمد نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
بیٹے صرف وہی نہیں ہوتے جو حسب نسب اور خونی رشتے سے بیٹے ہوں۔
ی اور معنوی تعلق رکھنے والے بھی بیٹے ہی ہوتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیجئے
ب بھی ایک بیٹا ملنے آیا ہے"ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا
سین احمد حیرت بھری نظروں سے عمران کو اس طرح دیکھنے لگا جیسے اسے
ں کی بات کی سمجھ ہی نہ آئی ہو۔
بے فکر رہیں، میں ان کا اس قسم کا بیٹا نہیں ہوں کہ ان کی جائیداد
میں حصہ مانگ لوں"ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تحسین بے اختیار
منہ سے انداز میں ہنس پڑا۔
"یہ بات نہیں جناب، میں تو اس بات پر حیران ہو رہا تھا کہ آج تک کسی
نے ایسی بات نہ کی تھی۔ بہر حال میں جا کر ڈاکٹر صاحب کو کہتا ہوں"ـــــ
سین نے مسکراتے ہوئے کہا اور اُٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا باہر چلا گیا اور عمران
کر ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔
"آیئے جناب، ڈاکٹر صاحب کو جب میں نے آپ کا پیغام دیا تو وہ مسکرا دیئے

اور گو وہ مطالعے میں مصروف تھے لیکن انہوں نے مطالعہ بند کر کے فوراً
ملاقات کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔" ——— تھوڑی دیر بعد تحسین ا
اندر داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا اور عمران بھی مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔
"مجھے یقین تھا کہ ڈاکٹر صاحب ضرور ملاقات کا وقت دے دیں گے"
عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تحسین احمد کے ساتھ چلتا ہوا حویلی
انتہائی مغربی حصے میں علیحدہ بنے ہوئے ایک پورشن میں داخل ہوا۔ یہ حصہ
صاف ستھرا تھا اور یہاں اول تو فرنیچر تھا ہی نہیں، جو کچھ بھی تھا وہ انتہا
اور مختصر سا تھا۔ عمران تحسین احمد کے ساتھ چلتا ہوا ایک کمرے کے بند د
کے سامنے رک گیا۔

"حاضر ہو سکتے ہیں اباجان؟" ——— تحسین احمد نے انتہائی مؤ
لہجے میں کہا لیکن اس نے دستک نہ دی تھی۔

"آجاؤ۔" ——— اندر سے ایک باوقار آواز سنائی دی اور تحسین
نے آہستہ سے دروازے کو دھکیل کر کھولا اور عمران کو اندر داخل ہونے کا
کیا۔ عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ یہ کمرہ خاصا وسیع تھا۔ فرش پر قالی
اس کے درمیان سفید رنگ کی چادر بچھی ہوئی تھی جس پر گاؤ تکیے سے
لگائے ایک بزرگ صورت بوڑھے آدمی بیٹھے تھے۔

"معاف کرنا بیٹے، میرے جوڑوں میں تکلیف ہے اس لئے میں تم
استقبال کے لئے کھڑا نہیں ہو سکتا۔" ——— بزرگ نے مصافحے کے
ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"بیٹوں کے استقبال کے لئے والد کھڑے نہیں ہوا کرتے جناب۔" —
عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"بہت خوب، ذہین آدمی لگتے ہو ——— بیٹھو۔" ——— بزرگ جو ڈاکٹر
تھے نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران شکریہ کہہ کر ان کے سامنے مؤدبانہ
یں بیٹھ گیا۔

"بیٹے، مہمان کے لئے کچھ کھانے پینے کا بندوبست کرو۔" ———
یس نے تحسین احمد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صرف سادہ پانی پلوا دیجئے کیونکہ آپ جیسی بزرگ شخصیت کے گھر کا
ینا بھی میرے لئے عین سعادت ہے اور ایک بار پھر میں کہوں گا کہ میں
نہیں ہوں آپ کا بیٹا ہوں۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
ڈاکٹر اویس ایک بار پھر مسکرا دیئے۔

"ٹھیک ہے پانی لے آؤ۔" ——— ڈاکٹر اویس نے تحسین احمد سے
اور تحسین احمد سر جھکائے واپس مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

"تم نے اپنا نام علی عمران بتایا تھا ناں، اور اپنے آپ کو میرا روحانی اور
نوی بیٹا کہا تھا اس فقرے سے ہی مجھے تم سے ملنے کا اشتیاق ہوا تھا ورنہ
ت ہوئی میں نے سوائے چند مخصوص لوگوں کے دوسروں سے ملنا بند کیا ہوا
ہے۔ بہر حال مجھے تم یہ بتاؤ کہ تمہیں یہاں کس نے بھیجا ہے؟" ——— ڈاکٹر
یس احمد نے شفقت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب خیر محمد صاحب نے ——— وہ تو خود ساتھ آنا چاہتے تھے لیکن ان
تکلیف کے پیش نظر میں نے معذرت کر لی تھی۔" ——— عمران نے
ب دیا۔

"بہت نیک آدمی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے حال پر کرم فرمائے۔ اب
یہاں آمد کا مقصد پوچھ سکتا ہوں؟" ——— ڈاکٹر اویس نے سر ہلاتے

ہوئے کہا۔

" بالا کائناتی دنیا جسے مثالی دنیا بھی کہا جاتا ہے۔ اس بارے
معلومات حاصل کرنی تھیں "۔۔۔۔۔ عمران نے سادہ سے لہجے میں
ڈاکٹر ادریس احمد بے اختیار چونک پڑے۔ وہ چند لمحے غور سے عمران کو
رہے۔

" کیوں "۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ادریس احمد نے چند لمحوں کے توقف کے
پوچھا۔

" اس کا مطلب ہے کہ آپ اس بارے میں جانتے ہیں "۔۔۔۔۔
عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں، مجھے اعتراف ہے کہ میں کافی حد تک جانتا ہوں "۔۔۔۔۔
ادریس احمد نے جواب دیا۔

" تو میں آپ کو تفصیل بتا دیتا ہوں تاکہ آپ اس ملاقات کا صحیح لیس
جان سکیں۔ چند روز پہلے میں اپنے فلیٹ میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج
اور جب میں نے فون اٹھایا تو دوسری طرف سے ایک انتہائی مترنم اور
نسوانی آواز سنائی دی "۔۔۔۔۔ عمران نے کہنا شروع کیا اور پھر اس
تفصیل کے ساتھ نوفرتیت کی آمد اور اس کی باتیں۔ اس کی واپسی اور پھ
پروفیسر نورس سے پہلی ملاقات، اس میں ہونے والی بات چیت اور آخ
اس نے پروفیسر نورس کی ہلاکت، ایکریمیا کے فاسٹ کلرز گروپ اور ما
کے بارے میں ساری تفصیلات بتا دیں۔ ڈاکٹر ادریس احمد خاموش بیٹھے
سب کچھ سنتے رہے۔ ان کے چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا۔ ان کا انداز ایسا تھ
جیسے ان ساری باتوں میں ان کے لئے حیرت کی کوئی بات نہ ہو۔

" اس طرح تو تمہارے ذمے جو کام لگایا گیا تھا وہ ختم ہو گیا۔ باقی رہا اس
پروفیسر نورس کی ہلاکت تو پولیس خود ہی اس بارے میں تفتیش کرے گی "
ڈاکٹر ادریس احمد نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

" لیکن میں اپنے ذہن کو کہاں لے جاؤں کہ جب تک میں اس بالا کائناتی
دنیا کے بارے میں مکمل تفصیل نہ جان لوں گا مجھے چین نہ آئے گا۔ میں نے
اپنی ذاتی لائبریری میں موجود تمام کتب پڑھ ڈالی ہیں۔ گو اس دنیا کے بارے
میں حوالہ جات موجود ہیں اور وہاں تک پہنچنے کے بے شمار طریقے ہیں لیکن میں
سمجھتا ہوں کہ یہ سب طریقے کم از کم مجھ جیسے دنیا دار آدمی کے لئے ناقابل عمل
ہیں جبکہ پروفیسر نورس سے میں مل چکا ہوں۔ اس نے شاید رعب کے لئے
اپنے ساتھ پروفیسر کا لفظ لگا لیا تھا ورنہ وہ ایک عام ذہنی سطح کا آدمی تھا اور نوفرتیت
کی میرے پاس آمد کا مطلب یہ ہے کہ پروفیسر نورس غلط بیانی نہ کرتا تھا۔ وہ
بہرحال اس بالا کائناتی دنیا میں جاتا رہتا تھا۔ آخر اس کے پاس ایسا کونسا طریقہ
تھا کہ وہ اس طرح آسانی سے وہاں آتا جاتا تھا "۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" تم کام کیا کرتے ہو "۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ادریس احمد نے پوچھا۔

" فی الحال تو بیکار ہوں "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب
دیا۔

" فی الحال کا کیا مطلب "۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ادریس احمد نے چونک کر
حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" اگر آپ تفصیل نہ پوچھیں تو بہتر ہے کیونکہ آپ جیسے بزرگ شخصیت کے
سامنے جھوٹ بولنا مجھے اچھا نہیں لگتا اور جو کام میں کرتا ہوں وہ بہرحال ملک و
قوم کی بہتری کے لئے ہی ہوتا ہے "۔۔۔۔۔ عمران نے گول مول

سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے والد کا کیا نام ہے؟" ——— ڈاکٹر ادریس احمد نے پوچھا۔

"سر رحمٰن — اور وہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل ہیں۔"

عمران نے جواب دیا اور ڈاکٹر ادریس احمد نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس دوران تحسین احمد اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے میں ایک جگ اور دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔ جگ میں واقعی سادہ پانی تھا۔ اس نے بڑے احترام بھرے انداز میں ٹرے کو عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"شکریہ بیٹے، اب تم جا سکتے ہو۔" ——— ڈاکٹر ادریس احمد نے کہا اور تحسین احمد سلام کر کے واپس مڑ گیا۔

"تم مجھ سے اپنا پیشہ چھپانا چاہتے ہو۔" ——— ڈاکٹر ادریس احمد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یقین کیجئے یہ ایک قانونی مجبوری ہے۔" ——— عمران نے کہا۔

"لیکن اگر میں تمہیں تمہارے متعلق تفصیل بتا دوں تو پھر کیسی رہے گی۔" ——— ڈاکٹر ادریس احمد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ بہرحال بزرگ ہیں — اور خیر محمد صاحب نے بتایا تھا کہ آپ عالم باعمل ہیں۔" ——— عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مختصر طور پر بتا دیتا ہوں اور یہ باتیں میں نے اس وقت معلوم کی تھیں جب تم نے جھوٹ نہ بولنے کی بات کی تھی ورنہ میں کسی بھی دوسرے آدمی کے بارے میں اس کی اجازت کے بغیر کوئی معلومات حاصل نہیں کرتا اور جو کچھ معلوم ہوا ہے اس کے مطابق تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور تم دوہری شخصیت کے طور پر کام کر رہے ہو . . . ۔" ——— ڈاکٹر ادریس احمد

نے کہنا شروع کیا۔

"بس اتنا ہی کافی ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ جو کچھ میں چھپانا چاہتا تھا وہ آپ جان گئے ہیں۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری مجبوری سمجھتا ہوں، بہرحال مجھے بے حد مسرت ہے کہ میری ملاقات تم سے ہو گئی ہے۔ تم جیسی شخصیت تو صدیوں میں بھی پیدا نہیں ہوتی۔" ڈاکٹر ادریس نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"یہ آپ کا حسن ظن ہے جناب، ورنہ من آنم کہ من دانم۔" ——— عمران نے انکسارانہ لہجے میں کہا اور ڈاکٹر ادریس احمد بے اختیار مسکرا دیئے۔

"تمہیں یقیناً اپنے آپ پر جبر کرنے میں خاصی دشواری محسوس ہو رہی ہو گی کیونکہ اتنی دیر تک سنجیدہ اور مؤدب رہنا تمہارے بس سے باہر ہے۔ اس لئے میری طرف سے مکمل اجازت ہے کہ تم بے شک میرے ساتھ اپنی طبیعت کے مطابق بات چیت کرو، مجھے مسرت ہو گی۔" ——— ڈاکٹر ادریس احمد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی نوازش ہے۔ آپ کی شخصیت ہی ایسی ہے کہ اس نے مجھے مؤدب بنا دیا ہے۔ آپ مجھے بالا کائناتی دنیا کے بارے میں کچھ بتائیں گے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہاں اس دنیا کے لوگوں سے شادی کرنے کا کوئی قانون نہیں ہے۔" ڈاکٹر ادریس احمد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو تحسین احمد خوش قسمت ثابت ہوئے ہیں ورنہ یقیناً حصہ داری میں اضافہ ہو جاتا۔" ——— عمران سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا اور دوسرے لمحے ڈاکٹر ادریس احمد کے ہلکے سے قہقہے سے کمرہ گونج اٹھا۔

"بہت خوب، واقعی ذہانت اور حاضر جوابی اسے ہی کہتے ہیں کہ میں نے جو بات تمہارے متعلق کہی تم نے اسے خوبصورت انداز میں مجھ پر لوٹا دیا"۔ ڈاکٹر ادریس احمد نے بے تکلفانہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔ ظاہر ہے وہ ڈاکٹر ادریس احمد کی گہری بات فوراً ہی سمجھ گیا تھا کہ ڈاکٹر ادریس احمد نوفرتیت کی وجہ سے کہہ رہے ہیں کہ وہاں دنیا کے افراد سے شادی کا کوئی قانون نہیں ہے اور عمران نے بات ان پر لوٹا دی تھی کہ اگر قانون ہوتا تو پھر یقیناً ڈاکٹر ادریس احمد اب تک شادی کر چکے ہوتے اور اس طرح تحسین احمد کو ملنے والی وراثت میں مزید حصہ دار پیدا ہو سکتے تھے۔ ڈاکٹر ادریس احمد بھی ذہین آدمی تھے۔ وہ بھی عمران کی بات کو فوراً سمجھ گئے تھے۔

"سنو عمران بیٹے ___ بالا کائناتی دنیا ایک حقیقت ہے۔ میں نے اسی سبجیکٹ پر خاصی سٹڈی کی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ آج کل روسیاہ اور ایکریمیا کی یونیورسٹیوں میں اس پر خاصی ریسرچ بھی ہو رہی ہے اور اس سلسلے میں نصاب بھی ترتیب پا چکے ہیں۔ جہاں تک پروفیسر نورس کا تعلق ہے پروفیسر نورس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ روسیاہ کی ایک ایسی یونیورسٹی کے پروفیسر لونوکوف کے پاس بطور ملازم رہا ہے۔ پروفیسر لونوکوف اس بالا کائناتی دنیا کے بارے میں پوری دنیا میں اتھارٹی سمجھے جاتے تھے۔ انہوں نے اپنی پوری عمر اس کی سائنٹفک انداز میں ریسرچ پر گزاری ہے۔ میں بھی پروفیسر لونوکوف کا دو سال تک اس موضوع پر شاگرد رہا ہوں۔ میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ پروفیسر لونوکوف پہلے ملحد تھے لیکن بعد میں جب ان پر حقیقت آشکارا ہوئی تو وہ مسلمان ہو گئے لیکن چونکہ روسیاہ میں مذہب کا اختیار کرنا جرم تھا اور اس جرم کی سزا موت تھی اس لئے

انہوں نے اپنے مذہب کو سب پر ظاہر نہ کیا تھا۔ صرف چند لوگ ہی ان کے اس راز سے واقف تھے جن میں ایک میں اور ایک نورس تھا۔ نورس کو انہوں نے اپنے پاس بطور باورچی رکھا ہوا تھا۔ وہ ایک ماہر باورچی تھا پروفیسر لونوکوف کئی سالوں سے اس کوشش میں لگے ہوئے تھے کہ کسی طرح بالا کائناتی دنیا میں جانے کا کوئی ایسا طریقہ دریافت کر سکیں جو بے حد آسان بھی ہو اور جس سے دنیا کا ہر فرد معمولی سی مشق سے کامیاب ہو جائے اور پھر گذشتہ سال جب میں ان سے ملنے گیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ ایسا طریقہ دریافت کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ وہ اب اسے فائنل کرنا چاہتے ہیں تاکہ اسے یونیورسٹی کے نصاب میں شامل کیا جا سکے اور اسے پوری دنیا میں اوپن کر کے اس علم کو سائنٹیفک انداز میں دنیا پر ظاہر کیا جائے تاکہ اس دنیا کا رابطہ بالا کائناتی دنیا سے وسیع پیمانے پر ہو سکے۔ انہیں یقین تھا کہ بالا کائناتی دنیا سے رابطے کے نتیجے میں یہاں برائیوں اور جرائم پر آسانی سے قابو پایا جا سکتا ہے اور نورس کو انہوں نے اس کے لئے اپنا معمول بنایا تھا وہ اسی پر تجربات کرتے تھے کیونکہ نورس عام ذہنی اور روحانی سطح کا آدمی تھا۔ ایک مکمل دنیا دار آدمی اس کے کامیاب ہونے کا مطلب تھا کہ دنیا کا ہر شخص اس طریقے سے بالا کائناتی دنیا سے رابطے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ پھر اچانک اطلاع ملی کہ پروفیسر لونوکوف اپنے گھر کی سیڑھیاں اترتے ہوئے پھسل کر گرے اور وفات پا گئے۔ میں بھی ان کی موت کی اطلاع پر روسیاہ گیا تھا۔ روسیاہ کے اعلیٰ حکام میں خاصی سلام دعا ہے۔ اس لئے میں نے پروفیسر لونوکوف کو روسیاہ کی ایسی ریاست میں لے جا کر دفن کیا جہاں خفیہ طور پر مسلمانوں کی ایک جماعت موجود تھی۔ اس طرح

ہم نے ان کی باقاعدہ نماز جنازہ پڑھی اور انہیں اسلامی طریقے سے دفن کیا۔
میں نے بعد میں ان کے بیٹے سے مل کر ان کے ذاتی کاغذات کی بھی پڑتال
کی کیونکہ مجھے یقین تھا کہ انہوں نے لازماً اس طریقے پر اپنی ریسرچ کو کہیں نہ
کہیں محفوظ کیا ہوگا لیکن باوجود بے حد تلاش کے ایسا کوئی کاغذ نہ مل سکا۔
تو میں ناکام ہو کر واپس آ گیا۔ پروفیسر لیونوکوف کی وفات کے بعد نورس بھی ظاہر
ہے ملازمت چھوڑ کر چلا گیا تھا اور اس نے ایکریمیا میں کسی اور شخص کے پاس
ملازمت کر لی تھی۔ میں نے روحانی طور پر کوشش کی تھی کہ اس نورس کا ذہن
ٹٹولا جائے لیکن وہ چونکہ انتہائی عامیانہ سطح کے ذہن کا مالک تھا اس لئے
میں اس سے کچھ حاصل نہ کر سکا اور پھر اسے خدا کی رضا سمجھ کر خاموش ہو گیا
چونکہ بیماری کی وجہ سے میں اب گوشہ نشین ہو گیا ہوں اس لئے مجھے معلوم ہی
نہ ہو سکا کہ نورس نے باقاعدہ پروفیسر بن کر یہاں اس راز سے دولت کمانی
شروع کر دی ہے۔ ظاہر ہے اس سطح کا آدمی یہی کچھ کر سکتا تھا اور اب مجھے
یقین ہے کہ اس نورس کے ہاتھ یقیناً وہ طریقہ لگ گیا ہے جو پروفیسر
لیونوکوف کی ریسرچ تھی اور وہ کامیاب بھی ہے۔ اس لئے نورس اسے
استعمال کر کے بالا کائناتی دنیا میں جاتا رہتا ہے۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اس
مارگریٹ نے نورس سے لازماً وہ طریقہ حاصل کر لیا ہوگا۔ چونکہ وہ ایک جرائم
پیشہ عورت ہے اس لئے لازماً اس نے بھی یہی کام کرنا ہے جو نورس کر رہا
تھا۔ اس لئے اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔" ——— ڈاکٹر
ادلیس احمد نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"اوہ آپ نے واقعی انتہائی اہم بات بتائی ہے۔ یقیناً ایسا ہی ہوا ہوگا
لیکن کیا آپ اپنے روحانی علم سے اس طریقے کو تلاش نہیں کر سکتے؟" ———

عمران نے کہا۔
"نہیں ——— میں ایک گناہ گار آدمی ہوں جو کچھ میں نے حاصل کیا ہے
اس سے صرف میں کسی سامنے بیٹھے ہوئے آدمی کے بارے میں تو جان سکتا
ہوں اس سے زیادہ نہیں، اس لئے اس سلسلے میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا
البتہ میں تمہیں درخواست ضرور کروں گا کہ تم اس مارگریٹ سے وہ طریقہ ضرور
حاصل کرو جو پروفیسر لیونوکوف مرحوم کی دریافت ہے تاکہ اس سے پوری دنیا
کو فیض یاب کیا جا سکے اور بالا کائناتی دنیا سے زیادہ سے زیادہ رابطے کر کے
ہم دنیا کے علم و دانش کے خزانوں میں اضافہ کر سکیں۔ یہ پوری دنیا پر تمہارا
بہت بڑا احسان ہوگا۔" ——— ڈاکٹر ادلیس احمد نے کہا۔
"لیکن اگر اس سادہ طریقے کو پوری دنیا پر ظاہر کر دیا گیا تو پھر عام
آدمی بھی وہاں پہنچ جائیں گے اور ظاہر ہے عام آدمی تو اپنی ذہنی سطح
کے مطابق دنیا ہی طلب کریں گے۔ عقل و دانش کی انہیں ضرورت ہی نہیں
ہوتی۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر ادلیس احمد بھی
اس کی بات سن کر ہنس پڑے۔
"تمہارا خدشہ بجا ہے لیکن یہ بتا دوں کہ طریقہ چاہے بظاہر کتنا ہی
آسان کیوں نہ ہو بہرحال اتنا بھی آسان نہ ہوگا کہ ہر آدمی اس طریقے پر
عمل کر کے بالا کائناتی دنیا تک پہنچ جائے۔ نورس پر چونکہ پروفیسر لیونوکوف
تجربات کرتے رہتے تھے اس لئے وہ اس قابل یقیناً ہو گیا ہوگا کہ عام
آدمی ہونے کے باوجود وہاں تک پہنچ سکے اور ایک اور بات بتا دوں کہ بالا کائناتی
دنیا کوئی محدود دنیا نہیں ہے۔ لامحدود حد تک وسیع و عریض بلکہ تہہ در
تہہ عجائب قدرت سے مالا مال بے شمار جہانوں پر مشتمل دنیا ہے اور اس

عالم جبروت کا ہر جہان مختلف مخلوقات سے آباد ہے۔ یہ جہان ایک مخصوص طریقہ کار، روایات اور قانون پر عمل پیرا ہے۔ اس جہان میں مختلف حصے ہیں۔ ہر حصے میں مختلف شعبے اور ہر شعبے کی مختلف شاخیں ہیں اور وہ سب کے سب اپنے جہان کے بنیادی قانون کا پاس کرتے ہوئے ایک مختلف طریقہ کار پر تعمیل کارروائی میں مصروف عمل ہیں۔ اس میں مزید مشکل یہ کہ شاخیں، شاخ بہ شاخ، تقسیم در تقسیم ہوتی چلی جاتی ہیں اور انتہا یہ کہ ایک چھوٹی سی شاخ کو پوری طرح سمجھنے اور دیکھنے کے لئے ایک عمر درکار ہوتی ہے۔ اس لئے کسی عام ذہنی سطح کے آدمی کا وہاں جا کر کچھ حاصل کرنا ہی ناممکن ہے۔ لوزیں یقیناً اس تہہ در تہہ جہان کے کسی محدود سے حصے تک ہی پہنچ سکا ہوگا اور وہاں بھی تم نے دیکھا کہ اس کے سطحی سوالات کی وجہ سے وہاں کی مخلوق پریشان ہو گئی اور اسے روکنے کے لئے تم تک اپنا نمائندہ بھیجنے پر مجبور ہو گئی حالانکہ آج سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ بالاکائناتی دنیا کا کوئی پیکر ہماری دنیا میں آیا ہو۔ ایسا پہلی بار ہوا ہے اور اس کام کے لئے تمہارا انتخاب بھی بتا رہا ہے کہ بالاکائناتی دنیا کی وہ مخلوق تمہارے بارے میں کس قدر تفصیل سے جانتی ہے۔ اس لئے تمہیں اس بارے میں فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ طریقہ جس قدر آسان ہوگا بہرحال اس سے کوئی عالم ہی فائدہ اٹھا سکے گا عام آدمی نہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ بالاکائناتی دنیا کو مثالی دنیا اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ دنیا اس طرح کی دنیا نہیں ہے جس طرح ہماری دنیا ہے۔ یہ عالم جبروت کہلاتا ہے اور جبروت کے معنی تو تم جانتے ہی ہو گے کہ قدرت، عظمت اور جاہ و جلال کو جبروت کہا جاتا ہے تو یہ دنیا اللہ تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کے جاہ و جلال کی دنیا ہے۔

روح کو پیکر مثالی بھی کہا جاتا ہے اور روح اللہ تعالیٰ کا امر ہے۔ اس لئے اس دنیا کو مثالی دنیا بھی کہا جاتا ہے۔ یعنی امر ربی کی دنیا' زمان و مکان کی قید و بند سے آزاد ہمارے فہم و گمان سے بعید تر دنیا ہے۔ اس عالم جبروت یا عالم مثالی یا اس بالاکائناتی دنیا کی مخلوق اپنی کائنات کی طرح خود بھی نام زمان و مکان کی قید سے نہ صرف آزاد ہے بلکہ وہ ظاہری شکل و صورت کو تبدیل کرنے، ماحول اور کئی ممکنہ مکانات میں مدغم ہونے کی صفات سے بھی مزین ہے۔ یہ ایک ایسا عالم مثال ہے جہاں کے تمام طور طریقے، روایات اور قوانین ہماری کائنات سے یکسر مختلف ہیں۔ ہم اس دنیا کے لوگ اس عالم جبروت کے دستور اور قوانین کے بارے میں بہت کم جانتے ہیں اور ہمارے وہاں تک پہنچنے کا مطلب بھی صرف پیکر مثالی کا انتقال جہت ہوتا ہے۔ ہم اس جسم کے ساتھ وہاں نہیں جاتے بلکہ یہ روحانی جہت کا سفر ہوتا ہے۔ اس لئے وہ لوگ جن کی روح پاک صاف نہ ہو جن کے خیالات اعلیٰ و ارفع نہ ہوں وہ تو وہاں تک پہنچنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے اور وہ شخص جو جرائم میں ملوث ہو یا کسی معمولی سے معمولی نشے کا عادی ہو وہ کسی بھی صورت وہاں تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔ اس لئے تم بے فکر رہو۔ پروفیسر یانوکوف کے اس آسان طریقے کی دریافت کا یہ مطلب نہیں کہ ہر ایرا غیرا شخص وہاں پہنچ جائے گا۔ اس طریقے سے بھی صرف وہی لوگ وہاں پہنچ سکیں گے جو اس قابل ہوں گے کہ وہاں تک پہنچ سکیں اور ظاہر ہے کہ ایسے لوگ وہاں سے علم و دانش کے خزانوں کے حصول اور روحانی سربلندی کے مدارج کی تکمیل کی خواہش رکھتے ہوں گے“۔

ڈاکٹر ادریس احمد نے جواب میں پوری تقریر کر دی اور عمران خاموش بیٹھا ان کی یہ تقریر سنتا رہا۔

”آپ کا بے حد شکریہ ڈاکٹر صاحب' آپ نے میری ذہنی خلش کو دور کر دیا

ہے۔ اگر واقعی پروفیسر لیونو کوف نے ایسا کوئی طریقہ دریافت کر لیا تھا تو اس طریقے پر اصل حق واقعی صاحبان علم و دانش کا ہے اور اب میں ضرور اس حق کو حق داروں تک پہنچانے کے لئے جدوجہد کروں گا۔ اب مجھے اجازت دیجئے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ وعدہ بھی کیجئے کہ آئندہ بھی آپ مجھ جیسے گناہ گار کی اصلاح کے لئے ضرور کچھ وقت نکالا کریں گے۔" ——— عمران نے انتہائی عقیدت مندانہ لہجے میں کہا۔

"تم جیسے ذہین اور صاحب کردار سے ملاقات تو میرے لئے بھی باعث فخر ہے۔ عمران بیٹے جب تک میں زندہ ہوں یہ دروازہ تمہارے لئے ہر وقت کھلا رہے گا۔" ——— ڈاکٹر اویس احمد نے کہا اور عمران نے ان کا شکریہ ادا کیا اور وہاں سے واپس آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار واپس دانش منزل کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں واقعی دھماکے سے ہو رہے تھے۔ ڈاکٹر اویس احمد سے ملاقات کے بعد حقیقتاً اسے اس ماورائے کائنات دنیا کے بارے بنیادی معلومات حاصل ہوئی تھیں ورنہ اس سے پہلے جو کچھ اس نے اس بارے میں کتابوں میں پڑھا تو وہ بے حد مبہم اور الجھا ہوا تھا اور اب اسے صحیح معنوں میں احساس ہو رہا تھا کہ اگر واقعی کوئی ایسا طریقہ ہاتھ آ جائے جس سے اس بالا کائناتی دنیا تک رسائی ہو سکے تو یہ طریقہ واقعی اس دنیا کے علم و دانش میں انقلاب برپا کر سکتا ہے۔ چنانچہ دانش منزل تک پہنچتے پہنچتے وہ اس نتیجے تک پہنچ چکا تھا کہ وہ اس طریقے کو ہر حالت میں حاصل کرے گا۔

دانش منزل کے گیٹ پر کار روک کر وہ نیچے اترا اور آگے بڑھ کر آٹومیٹک نظام کے خفیہ آپریشن سیٹ کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ آپریشنل سیٹ غائب ہو چکا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ آٹومیٹک نظام ختم

کر دیا گیا ہے اور یہ اس صورت میں ہو سکتا تھا کہ بلیک زیرو خفیہ راستے سے اندر پہنچ گیا ہو۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا اور چند لمحوں بعد جب پھاٹک خود بخود کھلنے لگا تو اسے یقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ بلیک زیرو واپس آ گیا۔ عمران کار میں بیٹھا اور کار اندر لے گیا۔ آپریشن روم میں واقعی بلیک زیرو موجود تھا۔ سلام دعا کے بعد عمران نے سب سے پہلے اس سے اس کے والد کے بارے میں معلوم کیا۔

"وہ اللہ کے فضل سے بالکل تندرست ہیں اور انہیں آپ سے شکایت یہی ہے کہ آپ ان سے ملنے نہیں آتے۔" ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیٹے سے فرصت ملے تو باپ سے بھی ملوں۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"دانش منزل میں آٹومیٹک نظام کا مطلب یہ ہے کہ ابھی تک سیکرٹ سروس فارغ ہے۔" ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہ صرف فارغ بلکہ فارغ البال کہو، صرف ایک میری حقیر سی جان ہے جو کسی نہ کسی چکر میں پھنسی رہتی ہے اور اب تو اس چکر کا سرا اس دنیا تو کیا اس کائنات سے بھی دور تک جاتا ہوا نظر آ رہا ہے۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"کائنات سے بھی دور ——— کیا مطلب۔" ——— بلیک زیرو کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"شاید اللہ میاں کو میری کوئی نیکی پسند آ گئی تھی کہ اس نے اس دنیا میں ایک حور بھیج دی تھی لیکن اس صاحبہ کو شاید ہماری دنیا ہی پسند نہیں

آئی اس لئے وہ فوراً ہی واپس چلی گئی۔" ——— عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بلیک زیرو جو شاید کچھ پوچھنے کے لئے منہ کھول ہی رہا تھا کہ اس نے دوبارہ ہونٹ بھینچ لئے۔

"ایکسٹو"! ——— عمران نے ریسیور اٹھا کر مخصوص لہجے میں کہا۔

"رابرٹ ایڈلیسن بول رہا ہوں جناب ایکریمیا سے"! ——— دوسری طرف سے فارن ایجنٹ رابرٹ ایڈلیسن کی آواز سنائی دی۔

اور لاؤڈر پر فارن ایجنٹ کی کال کا سن کر بلیک زیرو چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"یس، کیا رپورٹ ہے"! ——— عمران نے پوچھا تو بلیک زیرو حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔ ظاہر ہے اتنی بات تو وہ سمجھتا تھا کہ عمران کے رپورٹ مانگنے کا مطلب ہے کہ اس نے رابرٹ ایڈلیسن جیسے اہم فارن ایجنٹ کے ذمے کوئی خاص کام لگایا ہوا ہے اور بغیر کسی کیس کے ایسا ممکن نہ تھا جبکہ عمران کہہ رہا تھا کہ کوئی کیس ہی نہیں ہے۔

"مارگریٹ کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ وہ اس کا ساتھی انتھونی لاڈین کلب میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک فائرنگ کر کے انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے اور بتایا جاتا ہے کہ قاتل کوئی پیشہ ور تھا۔" ——— رابرٹ ایڈلیسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تفصیلی رپورٹ دو"! ——— عمران کا لہجہ یکلخت سخت ہو گیا۔

"سر، جب میں نے مارگریٹ کو تلاش کرنا شروع کیا تو وہ کہیں بھی نہ ملی کسی کو بھی اس کے بارے میں معلوم نہ تھا۔ بہت بھاگ دوڑ کے بعد صرف

اتنا معلوم ہو سکا کہ مارگریٹ کسی غیر ملک سے آنے کے بعد اچانک غائب ہو گئی ہے۔ پھر آخری اطلاع اس کی ہلاکت کی ملی۔ اس پر میں نے زیر زمین دنیا سے معلومات حاصل کیں تو صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ مارگریٹ کا ایک مشہور پیشہ ور قاتلوں کے گروپ کنگ جو سے تعلق رکھتا ہے۔ عام طور پر زیر زمین دنیا میں یہی سمجھا جا رہا ہے کہ مارگریٹ کا قتل پیشہ وارانہ رقابت کی وجہ سے ہوا۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اس کی موت کی اطلاع دے دوں۔ اس کے بعد مزید تفصیلات حاصل کروں"! ——— رابرٹ ایڈلیسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم انکوائری کرو کہ مارگریٹ پاکیشیا سے واپس جانے کے بعد کہاں کہاں رہی ہے اور کس کس سے ملی ہے۔ اس کے پاس ایک ایسا راز ہے جو میں ہر صورت میں حاصل کرنا چاہتا ہوں اس لئے میں عمران کو وہاں تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ باقی تحقیقات وہ خود کرے گا۔" ——— عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"آپ تو کہہ رہے تھے کہ کوئی کیس ہی نہیں ہے۔" ——— بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے درست کہا تھا کہ سیکرٹ سروس کا واقعی کوئی کیس نہیں ہے۔ سے تم میرا پرائیویٹ کیس سمجھ لو"! ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پرائیویٹ کیس ——— یعنی مارگریٹ جو راز لے کر گئی ہے وہ آپ کا پرائیویٹ راز تھا، یا پھر آپ مجھے بتانا نہیں چاہتے"! ——— بلیک زیرو نے قدرے ناراض ہوتے والے انداز میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں سمجھا تھا کہ تم اپنا سارا لاڈ ڈاکٹر صدیقی کے پاس رہ کر صرف کر آؤ

سگے لیکن لگتا ہے ڈاکٹر صدیقی اس لئے جلد صحت یاب ہو گئے ہیں تاکہ تمہا
لاڈ کا ذخیرہ نہ ختم ہو جائے۔ بہرحال میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں کہ ج
میں پرائیویٹ کیس کہہ رہا ہوں وہ کیا واقعی میرا پرائیویٹ کیس ہے یا نہیں۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے نوفرتیت کے فون آنے سے۔
کر ڈاکٹر اویس احمد کے ساتھ ہونے والی بات چیت کی تفصیلات اسے بتا د
بلیک زیرو گو اس دوران خاموش رہا تھا لیکن اس کے چہرے پر ابھرنے وا
تاثرات بتا رہے تھے کہ اسے عمران کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔
"مجھے تسلیم ہے عمران صاحب کہ آپ واقعی انتہائی سنجیدگی سے بھی مذاق
کر سکتے ہیں۔ بالا کائناتی دنیا ۔۔۔ نوفرتیت کی پراسرار آمد ۔۔۔ یہ سب کچھ وا
ایک خوبصورت مذاق ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے
میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"اسی لئے تو تمہیں اپنے پرائیویٹ کیس کے بارے میں نہ بتا رہا تھا۔ مجھے
معلوم تھا کہ تم اسے مذاق ہی سمجھو گے"۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے
اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے
"رانا ہاؤس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی
"جوزف، تم اور جوانا تیاری کر لو، ہم نے کل ایکریمیا روانہ ہونا ہے"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"یس باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جوزف نے سادہ سے لہجے
میں کہا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔
"دیکھا، اسے کہتے ہیں فرمانبرداری ۔۔۔ جوزف نے پوچھا ہی نہیں کہ کہ
جا رہے ہیں، کیا کریں گے۔ تم سے کہتا تو تم نے وکیلوں کی طرح باقاعدہ جرح

وع کر دینی تھی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیا واقعی آپ جا رہے ہیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔
"تو تمہارا خیال ہے کہ میں تمہارے علاوہ جوزف سے بھی مذاق کر رہا تھا"۔
ن نے اس بار قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔
"مگر عمران صاحب جو کچھ آپ نے بتایا ہے یہ سب تو واقعی قصے کہانیوں
رح پراسرار اور ناقابل یقین ہے۔ میں مانتا ہوں کہ اس کائنات سے
رے بھی کوئی کائنات ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت وسیع ہے مگر اس دنیا کے
فرد کا وہاں جانا یا وہاں سے کسی کا آنا کم از کم یہ بات میرے لئے تو واقعی
بل یقین ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو ابھی تک اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔
"نوفرتیت سے ملاقات تک میرے لئے بھی یہ سب کچھ ناقابل یقین تھا
مگر اب نہیں ۔۔۔ بہرحال میرا وعدہ کہ اگر کوئی ایسا طریقہ ہاتھ آ گیا جس سے میں
ر تم اس بالا کائناتی دنیا تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تو حکومت کرو وہاں
ھی سب سے پہلے سیکرٹ سروس قائم ہو گی اور تم اس کے سربراہ ہو گے اور
ی کی ضرورت بھی وہاں ہے تاکہ نورس جیسے حریص اور دنیا دار لوگوں کو وہاں
نے سے روکا جا سکے۔ اگر وہاں سیکرٹ سروس ہوتی تو بیچاری نوفرتیت کو یہاں
نے کی تکلیف نہ اٹھانی پڑتی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
"عمران صاحب، کیا واقعی آپ سنجیدہ ہیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کرسی
سے اٹھتے ہوئے کہا۔
"فی الحال تم آرام کرو، سفر کرکے تھکے ہوئے ہو۔ ایکریمیا سے واپسی پر

ملاقات ہوگی۔" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا
آپریشن روم سے باہر آ گیا۔

ڈاکٹر رونالڈ ایک کمرے کے فرش پر بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا
تھا۔ اس کے چہرے سے اضطراب اور بے چینی نمایاں تھی۔ چند لمحوں بعد میز پر
موجود ٹیلیفون کی گھنٹی زور سے بج اٹھی اور ڈاکٹر رونالڈ نے جھک کر رسیور
اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ ڈاکٹر رونالڈ نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ویلس بول رہا ہوں ڈاکٹر ـــ کام مکمل ہو گیا ہے" ـــــ دوسری
طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ، میرے پاس آؤ اور مجھے پوری تفصیل بتاؤ ـــ جلدی آؤ" ـــــ
ڈاکٹر رونالڈ نے چیختے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ
کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا لیکن
چہرے پر خباثت جیسے مجسم ہو کر رہ گئی تھی۔

"آؤ بیٹھو ویلس اور مجھے بتاؤ پوری تفصیل، یہ بے حد اہم ہے" ـــــ
ڈاکٹر رونالڈ نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر، آپ کا فون ملتے ہی میں نے کنگ جو کو فون کر کے شکار کی کار کی
تفصیلات اور ان کے حلیے وغیرہ بتائے تو کنگ جو نے حلیہ سنتے ہی مجھے بتایا
کہ اس عورت کا حلیہ فاسٹ کلرز کی سربراہ مارگریٹ سے ملتا جلتا ہے اور اس
عورت نے بھی اپنا نام مارگریٹ ہی بتایا تھا۔ جب میں نے اس کے ساتھی کا نام
سے انتھونی بتایا تو کنگ جو نے کہا کہ یہ واقعی مارگریٹ ہی ہے۔ یہ خود ایک
پیشہ ور قاتلہ ہے جبکہ اس کا ساتھی انتھونی ایک کاروباری آدمی ہے۔ اس کا
جرائم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس مارگریٹ نے اسے دولت حاصل کرنے
کے لئے اپنے حسن کے جال میں پھنسایا ہوا ہے۔ بہرحال میں نے کنگ جو کو بتایا
کہ یہی ہمارے شکار ہیں اور کام بھی ایک گھنٹے کے اندر اندر انتہائی بے داغ
طریقے سے ہونا چاہیے تو کنگ جو نے حامی بھر لی اور تھوڑی دیر پہلے کنگ جو
کا فون آیا ہے کہ اس کے ایک خاص آدمی نے لارین کلب میں انہیں گولیوں
سے چھلنی کر دیا ہے۔ اس نے بتایا تھا کہ مارگریٹ کا خاص اڈہ لارین کلب ہی
ہے۔ اس لئے اس نے سب سے پہلے وہاں فون کر کے معلوم کیا اور جب
سے بتایا گیا کہ مارگریٹ اور اس کا دوست انتھونی وہاں موجود ہیں تو اس
نے اپنے خاص آدمی کو وہاں بھیج دیا اور اس نے کام بے عیب طور پر مکمل
کر دیا ہے۔ اس اطلاع پر میں نے کلینک کا ایک آدمی جس نے ان دونوں
کو یہاں دیکھا تھا تصدیق کے لئے بھیجا۔ اس نے ابھی آ کر اطلاع دی
ہے کہ شکار ہونے والا واقعی وہی جوڑا تھا جو یہاں آیا تھا اور اس نے
یہ رپورٹ بھی دی ہے کہ قاتل کا پتہ کسی کو نہیں چل سکا" ـــــ ویلس
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جس رجسٹر میں مارگریٹ اور انتھونی کی آمد اور رقم درج ہے اسے

فوراً تبدیل کر دو. ہم نے ان کی یہاں آمد سے سرے سے ہی انکار کر دینا ہے، سمجھے ___ باقی کوئی بات ہوئی تو میں خود سنبھال لوں گا. اب تم جا سکتے ہو۔" ___ ڈاکٹر رونالڈ نے مطمئن لہجے میں کہا اور ویلس جو ڈاکٹر رونالڈ کا دست راست تھا اور کلینک کا انتظامی انچارج بھی تھا کرسی سے اٹھا اور سلام کرنے کے بعد کمرے سے باہر نکل گیا اور پھر جیسے ہی دروازہ بند ہوا ڈاکٹر رونالڈ کے حلق سے نکلنے والے پُرمسرت قہقہے سے کمرہ گونج اٹھا.

" دنیا کے سب سے قیمتی راز کا اب میں مالک ہوں. اب بالا کائناتی دنیا میں جانے سے مجھے کوئی نہیں روک سکتا اور بالا کائناتی دنیا میں ایک بار میرے پہنچنے کی دیر ہے پھر یہ پوری دنیا میری غلام ہو گی ___ یہ پوری دنیا۔" ___ ڈاکٹر رونالڈ نے زور سے قہقہہ مارتے ہوئے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور میز کی دراز میں موجود ڈائری نکال کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیزی سے عقبی دروازہ کھول کر دوسرے کمرے میں آ گیا. پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس کی کار کلینک کے عقبی راستے سے نکل کر تیزی سے شہر کے جنوبی حصے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی. اب ڈاکٹر رونالڈ کے جسم پر قیمتی لباس تھا اور سر پر ہیٹ رکھا ہوا تھا. آنکھوں پر انتہائی قیمتی فریم کی سیاہ گاگل تھی. اب اسے دیکھ کر کوئی یقین بھی نہ کر سکتا تھا کہ یہ وہی سپر چریل ڈاکٹر ہے بلکہ وہ ایکریمیا کا کوئی بہت بڑا رئیس لگتا تھا.

کافی دیر تک مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی. اس کالونی میں وسیع و عریض رقبے پر پھیلی ہوئی کوٹھیاں تھیں. ان کوٹھیوں کے رقبے اور ان کی تعمیر سے ہی اندازہ ہوتا تھا کہ یہ

تہائی متمول افراد کی کالونی ہے. ایک شاندار کوٹھی کے بند گیٹ پر ڈاکٹر رونالڈ نے کار روکی اور پھر تین بار مخصوص انداز میں اس نے ہارن بجایا تو پھاٹک خود بخود کھلتا چلا گیا. ڈاکٹر کار اندر لے گیا اور اسے پورچ میں جا کر روکا. برآمدے میں چار مشین گنوں سے مسلح ایکریمی نوجوان کھڑے تھے.

"کوئی خاص بات تو نہیں مارٹن"___ ڈاکٹر رونالڈ نے کار سے نیچے اترتے ہی ایک نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا.

" نو پرابلم باس" ___ اس نوجوان نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیا اور ڈاکٹر رونالڈ سر ہلاتا ہوا اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا. چند لمحوں بعد وہ ایک کمرے میں داخل ہوا تو وہاں موجود ایک لمبے قد اور چوڑے جسم کا نوجوان چونک کر اٹھ کھڑا ہوا. نوجوان کی آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی لیکن چہرے پر زخموں کے اس قدر نشانات تھے کہ پورا چہرہ ان نشانات سے بھرا پڑا ہوا نظر آتا تھا اور ان زخموں کی وجہ سے وہ خاصا خوفناک دکھائی دیتا تھا.

" تمہارے چہرے پر موجود مسرت بتا رہی ہے ڈاکٹر کہ آج تم کسی بات پر بے حد خوش ہو ___ کیا بات ہے. کیا کوئی موٹی آسامی پھنس گئی ہے" نوجوان نے کرسی سے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا.

"ہاں آرتھر ایک ایسی آسامی پھنسی ہے کہ بس یوں سمجھو کہ پوری دنیا کی دولت اب ہمارے قدموں تلے ہے۔" ___ ڈاکٹر رونالڈ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور آرتھر کے سامنے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا.

" اچھا! اتنے خوش تو تم کبھی نظر نہیں آئے ___ ہوا کیا ہے"___

آرتھر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ایک ایسا راز ہاتھ لگا ہے کہ جس کی اہمیت کا تم اندازہ ہی نہیں کرسکتے "۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مارگریٹ اور انتھونی کی کلینک میں آمد اور پھر ان سے ہونے والی گفتگو کے ساتھ ساتھ ڈائری کے متعلق بھی بتا دیا۔

" بالا کائناتی دنیا ۔۔۔ مگر وہاں جانے سے کیا ہوگا۔ کیا وہاں خزانے موجود ہیں "۔۔۔۔ آرتھر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" خزانے ہی خزانے پارٹنر ۔۔۔ اقتدار اور مکمل اقتدار۔ تمہیں معلوم نہیں پارٹنر لیکن میں جانتا ہوں کہ بالا کائناتی دنیا میں رہنے والی مخلوق اس دنیا کے بارے میں ہر سوال کا جواب دے سکتی ہے۔ وہ اس دنیا کے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں جو اس دنیا کے لوگ نہیں جانتے۔ زمین اور سمندروں کی تہوں میں چھپے ہوئے بیش قیمت خزانے اور لوگوں کے ذہنوں اور دلوں کو مسخر کرنے کے راز وہ سب کچھ جانتے ہیں اور اس ڈائری میں وہاں جانے کا ایک ایسا آسان اور سادہ طریقہ لکھا ہوا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ میں معمولی سی مشق سے وہاں آسانی سے پہنچ سکتا ہوں اور بس ایک بار میرے وہاں پہنچنے کی دیر ہے۔ پھر یہ پوری دنیا میرے قدموں تلے ہوگی۔ میں اس دنیا کا آقا اور حاکم اعلیٰ ہوں گا اور پوری دنیا میری غلام ہوگی۔ میں جس ملک کو چاہوں تباہ کر دوں جس ملک کو چاہوں صفحہ ہستی سے مٹا دوں "۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تباہ کر دوں، مٹا دوں ۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا وہاں اسلحہ بھی ہوتا ہے "۔ آرتھر نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہماری دنیا کی طرح کا اسلحہ نہیں ہوتا لیکن عناصر قدرت کی تسخیر کا راز وہ لوگ جانتے ہیں۔ وہاں سے ایسے راز مل سکتے ہیں کہ جن کی مدد سے سمندروں کو صحراؤں اور صحراؤں کو سمندروں میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ پہاڑوں کو اٹھایا جاسکتا ہے، صحراؤں کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ بارشیں برسائی جاسکتی ہیں اور بارشوں کو روکا جاسکتا ہے۔ وبائیں پھیلائی جاسکتی ہیں اور وبائیں روکی جاسکتی ہیں اور وہ کام جو یہاں ناممکن سمجھا جاتا ہے ان کے لئے ممکن ہوتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی بھی ملک میری غلامی تسلیم نہ کرے گا تو میں سمندروں کو اس پر چڑھا دوں گا، خوفناک طوفانوں کا رخ ان کی طرف پھیر دوں گا۔ اس قدر بارشیں برساؤں گا کہ وہ سب تباہ ہو جائیں گے یا انہیں پانی کے ایک ایک قطرے اور خوراک کے ایک ایک دانے کے لئے ترساؤں گا۔ اس قدر ترساؤں گا کہ وہ خوفناک قحط کے ہاتھوں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائیں گے۔ میں اس دنیا کا مطلق العنان حاکم ہوں گا۔ ایسا حاکم جس کے ہاتھوں میں اس پوری دنیا کی باگیں ہوں گی۔ بس ایک بار ۔۔۔ مجھے وہاں پہنچنے دو، پھر دیکھو کیا ہوتا ہے "۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے انتہائی جوشیلے لہجے میں کہا۔ اور آرتھر کے چہرے پر جیسے حیرت کے تاثرات مجسم ہو کر رہ گئے۔

" یہ ۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے ڈاکٹر رونالڈ ۔۔۔ دنیا کا پورا نظام سائنسی کلیوں پر قائم ہے۔ یہ عمل در عمل کا نظام ہے۔ یہاں جب تک ایک خاص تناسب سے دو گیسیں نہ ملیں پانی نہیں بن سکتا اور تم کہہ رہے ہو کہ پوری دنیا کا نظام تم تلپٹ کرسکتے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے "۔۔۔۔ آرتھر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ آرتھر

کی گفتگو سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ صرف ایک عملی آدمی ہے۔

"تم یہودی ہونے کی وجہ سے معجزات کے تو قائل ہو گے۔" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں، سنا تو ہے کہ پیغمبروں کے پاس معجزے ہوتے ہیں، دیکھے تو کبھی نہیں۔" ——— آرتھر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ معجزے کیا ہوتے ہیں۔ کیا یہ بھی کسی سائنس کیلئے پر مبنی ہوتے ہیں یا اس نظام سے ہٹ کر کوئی بات ہوتی ہو گی۔" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے ہٹ کر ہی ہوتے ہوں گے۔ اس لئے معجزے کہلائے جاتے ہیں۔" ——— آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اس کا مطلب ہوا کہ ایسا ممکن ہو سکتا ہے بشرطیکہ وہ راز وہ طاقت ہم تسخیر کر سکیں جس کی مدد سے معجزے وجود میں آتے ہیں اور بالا کائنات دنیا کے لوگ ایسے راز جانتے ہیں۔" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے جواب دیا۔

"اوہ، اب تمہاری بات میری سمجھ میں آ رہی ہے لیکن اگر یہ سب کچھ کسی خاص مذہب اور کسی خاص عقیدے پر مبنی ہے تو صرف اس عقیدے یا مذہب کے لوگ ہی انہیں حاصل کر سکتے ہوں گے۔" ——— آرتھر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ——— بالا کائناتی دنیا ہر ایک کے لئے کھلی ہوتی ہے بشرطیکہ کوئی وہاں تک پہنچنے کا طریقہ جانتا ہو۔ روسیاہ کے مشہور پروفیسر لونوکوف جو اس مضمون میں اتھارٹی سمجھے جاتے تھے۔ انہوں نے پوری زندگی کی ریسرچ کے بعد ایک ایسا سادہ اور آسان طریقہ تلاش کر لیا ہے کہ ہر شخص چاہے وہ

کسی بھی عقیدے کا ہو، کسی بھی گروہ یا نسل سے تعلق رکھتا ہو اس طریقے کے مطابق بالا کائنات دنیا میں جا سکتا ہے اور وہاں سے راز حاصل کر سکتا ہے۔ اور اس ڈائری میں وہی طریقہ تفصیل سے درج ہے اور ہاں میں نے اس پوری ڈائری کو پڑھا ہے۔ اس میں ایک اور حیرت انگیز راز موجود ہے۔ وہ یہ کہ بالا کائناتی دنیا کی مخلوق کو مجسم کر کے یہاں دنیا میں بھی لایا جا سکتا ہے اور یہ مخلوق یہاں رہ کر وہ تمام راز بتا سکتی ہے جو وہ اپنی دنیا میں بتا سکتی ہے۔ اس طرح بار بار بالا کائناتی دنیا میں جانے کی ضرورت ہی نہ رہے گی اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں ایک بار بالا کائناتی دنیا کی سیر کر کے وہاں سے کوئی ایسی لڑکی مجسم کر کے یہاں لے آؤں گا جو اس دنیا کی خوبصورت ترین لڑکیوں سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گی۔ اس سے میں شادی کر لوں گا اور اس کی مدد سے پوری دنیا پر حکومت کروں گا۔" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے پُر ہوس لہجے میں کہا۔

"یہ ڈائری کس کی ہے اور تمہارے پاس کیسے پہنچی ہے۔" ——— آرتھر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ایک آدمی انتھونی اور ایک عورت مارگریٹ جنہوں نے کلینک میں مجھ سے ملاقات کے لئے بکنگ کرائی اور بکنگ فیس ادا کر دی، پھر وہ دونوں کلینک پہنچے وہ بالا کائناتی دنیا کے بارے میں جاننا چاہتے تھے۔ میں ان کی باتیں سن کر بے حد حیران ہوا کیونکہ وہ دونوں اس ٹائپ کے افراد ہی نہ لگتے تھے جو بالا کائناتی دنیا کے رازوں میں دلچسپی لیں۔ وہ عام سے ایکریمی تھے۔ ان کا کوئی تعلق اس لائن سے نہ تھا۔ بہرحال انہوں نے باتوں ہی باتوں میں یہ ڈائری مجھے دکھائی۔ میں نے ڈائری کو ذرا سا پڑھا تو مجھ پر انکشاف ہو گیا کہ یہ بالا کائناتی دنیا میں پہنچنے کا سب سے آسان طریقہ ہے۔ میرے روحانی علوم کے استاد نے بالا کائناتی

دنیا میں پہنچنے کے لئے اپنی پوری عمر گزار دی بے پناہ محنت کی لیکن انہیں
ناکامی ہوئی۔ وہ سب ایک خاص حد تک جا کے اس سے آگے تک نہ پہنچ سکے۔ میں
نے دس سال تک ان کی خدمت کی ہے اور اکثر بالا کائناتی دنیا اور وہاں تک
پہنچنے کے بارے میں ان سے باتیں ہوتی رہتی تھیں اس لئے میں ان سب
طریقوں اور وہاں کے رازوں سے واقف تھا لیکن یہ طریقے اس قدر مشکل
اور پیچیدہ ہے کہ کم از کم میں ان پر عمل کرنے کی ہمت ہی نہ کر سکتا تھا، چنانچہ
باوجود خواہش کے میں نے اس پر پوری توجہ نہ دی۔ تمہیں یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ
قبل میں روس گیا تھا تاکہ وہاں روحانیت پر ہونے والی ریسرچ کے متعلق آگاہی
حاصل کر سکوں۔ وہاں میری ملاقات یونیورسٹی کے ایک پروفیسر سے ہوگئی جن
کا نام یونوکوف تھا اور مجھے جب معلوم ہوا کہ وہ بالا کائناتی دنیا کے موضوع پر
اتھارٹی سمجھے جاتے ہیں تو میں نے ان سے اس موضوع پر کھل کر گفتگو کی چونکہ
اپنے استاد کی وجہ سے میں اس مضمون کے بارے میں کافی کچھ جانتا تھا۔ اس
لئے پروفیسر یونوکوف بھی مجھ سے مل کر بے حد خوش ہوئے اور پروفیسر یونوکوف
نے مجھے بتایا کہ وہ ایک ایسا طریقہ دریافت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو
بالا کائناتی دنیا تک پہنچنے کا سب سے آسان طریقہ ہو اور ہر ذہنی سطح کا آدمی
اس طریقے کی مدد سے وہاں تک پہنچ سکے' تو میں نے ان سے درخواست کی
تھی کہ وہ مجھے اس بارے میں ضرور آگاہ کریں گے اور انہوں نے وعدہ بھی کر لیا
تھا لیکن پھر اطلاع ملی کہ وہ سیڑھیوں سے گر کر ہلاک ہو گئے ہیں تو میں خاموش
ہو گیا لیکن اس ڈائری کو پڑھتے ہی مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ وہی طریقہ ہے جس کا
ذکر پروفیسر یونوکوف نے کیا تھا۔ اس میں پروفیسر یونوکوف کا حوالہ بھی درج
ہے چنانچہ میں نے فوری طور پر اس ڈائری پر قبضہ کرنے کا پلان تیار کیا اور

ن دونوں آنے والوں سے ایک گھنٹے کی مہلت مانگی تاکہ میں اس پر غور کر سکوں
ہو ایک گھنٹے بعد آنے کا کہہ کر چلے گئے تو میں نے ویلس کو حکم دیا کہ ان دونوں
کو اس طرح ہلاک کر دیا جائے کہ ہم پر شبہ نہ ہو سکے۔ ویلس کے بارے میں تم
جانتے ہو کہ وہ ان معاملات میں کس قدر تیز ہے۔ اس نے کنگ جو سے رابطہ
کیا اور ان دونوں کو ایک کلب میں گولی مار کر ہلاک کرا دیا۔ کلینک میں ان کے
نے کا ریکارڈ میں نے ضائع کرا دیا۔ اس طرح اب یہ ڈائری مکمل طور پر میری
ملکیت میں آ چکی ہے۔ اب مجھے نہیں معلوم کہ اس عورت نے یہ ڈائری کہاں سے
حاصل کی ہے۔ بہرحال یہ ڈائری موجود ہے اور میرے پاس ہے"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر
رونالڈ نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ۔۔۔ تمہاری یہی عادت مجھے پسند ہے کہ تم اہم معاملات میں
نہ صرف فوری فیصلہ کرتے ہو بلکہ اس پر فوری عمل درآمد بھی کر ڈالتے ہو' اور
مجھے تمہاری صلاحیتوں کا بھی بخوبی علم ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ بالا
کائناتی دنیا میں پہنچنے اور وہاں سے کسی کو مجسم کر کے یہاں لے آنے میں کامیاب
بھی جاؤ گے اور پھر پوری دنیا کے حاکم اعلیٰ بھی بن جاؤ گے لیکن تمہیں مجھ سے
ایک وعدہ کرنا ہوگا"۔۔۔۔۔ ارتھر نے کہا۔

"کیسا وعدہ پارٹنر"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے چونک کر پوچھا۔

"یہی کہ جب تم دنیا پر مکمل اقتدار حاصل کر لو تو تم نے سب سے پہلے پوری
دنیا سے مسلمانوں کا مکمل خاتمہ کرنا ہے اور پوری دنیا پر یہودیوں کو غلبہ دلوانا
ہے"۔۔۔۔۔ ارتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس میں وعدہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ میں بھی تو یہودی ہوں۔
اس لئے سب سے پہلا کام بھی میرا یہی ہوگا۔ لیکن اس کام کے لئے مجھے

کم از کم ایک ہفتہ تنہائی میں اس کی مسلسل مشق کے لئے چاہیے اور اس
ایک ہفتے میں مجھے مکمل طور پر تنہا رہنا ہوگا۔ کلینک تو ویلس سنبھال لے گا۔
لیکن ہمارے اصل بزنس کا کیا ہوگا۔ کیا تم اکیلے اسے سنبھال لو گے؟" ——
ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"اوہ واقعی یہ بات تو میں بھول ہی گیا تھا کہ آئندہ چند روز تو تم نے
انتہائی اہم کاروباری ملاقاتیں کرنی ہیں۔ کیا تم اپنا یہ مشن ایک دو ہفتوں
تک ملتوی نہیں کر سکتے۔ ڈائری تو تمہارے پاس ہی ہے۔ جب فارغ ہو
جانا تو پھر اطمینان سے مشقیں کر لینا۔ ان ملاقاتوں میں تمہاری بے حد ضرورت
ہے اور اگر تم شامل نہ ہوئے تو بہت بڑا بزنس لاس بھی ہو سکتا ہے" ——
آرتھر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں — اب مجھے کسی نقصان کی پرواہ نہیں ہے پارٹنر —— اسلحے
کی بین الاقوامی سمگلنگ اب میرے لئے ایک حقیر سی بات ہوگئی ہے بلکہ
میں تو کہوں گا کہ اب ریڈ فاکس کو تم اکیلے ہی سنبھال لو۔ میں خوشی سے تمہیں
اس کی اجازت دیتا ہوں" —— ڈاکٹر رونالڈ نے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"نہیں ڈاکٹر —— ریڈ فاکس تمہاری قائم کردہ تنظیم ہے اور تم نے اپنی
بے پناہ صلاحیتوں کی وجہ سے اس وقت اسے بین الاقوامی تنظیم بنا دیا ہے
میرا کیا ہے میں تو فیلڈ کا آدمی ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس دھندے میں
تمہارا میں پارٹنر ہوں لیکن جس طرح تم اسے چلا رہے ہو اس طرح میں نہیں
چلا سکتا۔ اس لئے اگر تم اس سے علیحدہ ہوگئے تو سب کچھ ختم ہو جائے گا"
آرتھر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو آرتھر کہ ساری ملاقاتیں منسوخ کر دو۔ ہونے دو جتنا نقصان

ہوتا ہے۔ مجھے اب اس کی پرواہ نہیں ہے۔ اگر میں اپنے مقصد میں کامیاب
ہوگیا تو پھر تم جانتے ہو کہ ریڈ فاکس میرے سامنے کیا حیثیت رکھے گی"۔
ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے مگر دوسرا رخ بھی دیکھ لو اگر تم کامیاب
نہ ہو سکے تو کیا نقصان برداشت کر سکو گے" —— آرتھر نے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو ڈاکٹر رونالڈ میں اتنی صلاحیتیں موجود ہیں کہ اگر وہ
معمولی سی تنظیم کو بین الاقوامی پیمانے پر لے جا سکتا ہے تو اس نقصان کو
بھی برداشت کر سکتا ہے۔ ویسے تم خود یہ ملاقاتیں کرو اور خود ہی فیصلے کرو
پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا" —— ڈاکٹر رونالڈ نے پُرجوش لہجے میں
کہا۔

"ٹھیک ہے کینسل کرنے سے بہتر ہے کہ میں خود انہیں اٹینڈ کر لوں"
آرتھر نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے پاس آیا بھی اسی لئے تھا کہ اب جب تک میں کامیاب
نہ ہو جاؤں میں کسی کے سامنے نہ آؤں گا۔ تم سے بھی میرا کوئی رابطہ نہ ہوگا۔
اس لئے تم پریشان نہ ہونا اور اپنا کام جس طرح بھی کر سکتے ہو کرتے رہنا
میری طرف سے کھلی اجازت ہے" —— ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"لیکن تم کہاں یہ مشق کرنا چاہتے ہو" —— آرتھر نے حیران ہو
کر پوچھا۔

"اسی دنیا سے مکمل کٹ کر مکمل تنہائی میں اور ایسی جگہ میرے پاس
موجود ہے۔ تم اس کی فکر مت کرو۔ ہاں ایک بات کا خیال رکھنا کلینک میں
ویلس سے رابطہ رکھنا۔ میں ویلس کو مکمل ہدایات دے دوں گا۔ وہ سب کو

میرے متعلق یہی بتائے گا کہ میں ملک سے باہر گیا ہوا ہوں اور میری واپسی کا کوئی علم نہیں ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ مارگریٹ اور انتھونی کی ہلاکت کے سلسلے میں پولیس وغیرہ کو ان کی کلینک میں آمد کا علم ہو جائے اور وہ پولیس کو تنگ کریں تو تم انہیں سنبھال لینا"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"اس کی تم فکر نہ کرو، سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اب تمہارا پارٹنر اور ریڈ فاکس کا سیکنڈ چیف آرتھر اتنا گیا گزرا بھی نہیں ہے کہ پولیس کو نہ سنبھال سکے"۔۔۔۔۔ آرتھر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر رونالڈ بھی مسکراتا ہوا مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کنگ جو کلب ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن کا سب سے بدنام کلب تھا
س کلب کے متعلق مشہور تھا کہ اس کلب میں داخل ہونے والا جسم اور جان
ے رشتے میں منسلک داخل ہوتا ہے لیکن باہر نکلتے وقت ضروری نہیں کہ جسم اور جان
ہو رشتہ برقرار بھی رہے۔ ایکریمیا کے تمام پیشہ ور قاتل سستھ چھٹ ٹائپ کے
بدمعاش، سمگلر اور زیر زمین دنیا سے تعلق رکھنے والے بڑے بڑے بدمعاش کنگ جو
ب کے مستقل ممبر تھے۔

کنگ جو کا وسیع و عریض ہال جرائم پیشہ افراد اور طوائف ٹائپ کی عورتوں سے
کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ہر طرف منشیات کا زہریلا دھواں اور سستی شراب کی تیز بو
پھیلی ہوئی تھی۔ طوائف ٹائپ عورتیں تقریباً ہر میز پر نظر آ رہی تھیں اور وہاں کھلے
م اس قسم کی شرمناک حرکات کی جا رہی تھیں جن کا مشرق کے رہنے والے شاید
خواب میں بھی تصور نہیں کر سکتے کلب کے ویٹر بھی چھٹے ہوئے غنڈے تھے۔ ایک
طرف بڑا سا کاونٹر تھا جس پر ایک بھاری تن و توش کا غنڈہ سروس میں مصروف

تھا. اس کلب میں صرف ایک فائدہ تھا کہ یہاں آنے کے بعد بڑے سے بڑا بدمعاش بھی جھگڑا کرنے سے گریز کرتا تھا کیونکہ کنگ جو نے یہاں کا اصول بنا رکھا تھا کہ جو جھگڑا کرے اسے فوراً گولی مار دی جائے اور اس کی لاش اٹھا کر باہر پھینک دی جاتی تھی. جھگڑا کرنے والا چاہے کتنا ہی بڑا بدمعاش یا بااثر آدمی کیوں نہ ہو اسے گولی مارنے میں ایک لمحے کے لئے بھی تذبذب سے کام نہیں لیا جاتا تھا اور اس مقصد کے لئے کلب کی دیواروں کے ساتھ چار غنڈے ہاتھوں میں مشین گن اٹھائے گھومتے پھرتے رہتے تھے. یہ غنڈے سرخ رنگ کی جیکٹیں پہنتے تھے اور اس لئے انہیں سرخ قاتل کہا جاتا تھا. کنگ جو اس کلب کا مالک تھا اور وہ پیشہ ور قاتلوں کی ایک بڑی تنظیم کا سربراہ تھا اس کا نام بھی پورے ولنگٹن میں دہشت بن چکا تھا. عمران، ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ساتھ ایکریمیا پہنچ چکا تھا فارن ایجنٹ رابرٹ ایڈلیسن نے اسے جو رپورٹ دی تھی اس کے مطابق یہ بات حتمی طور پر ثابت ہو گئی تھی کہ مارگریٹ اور اس کے ساتھی انتھونی کو لارین کلب میں کنگ جو کے آدمی نے ہی گولی ماری تھی لیکن اس کا نام رابرٹ ایڈلیسن باوجود کوشش کے معلوم نہ کر سکا تھا. کنگ جو کلب کے بارے میں بھی تمام تفصیلات رابرٹ ایڈلیسن نے دی تھیں. رابرٹ ایڈلیسن نے پولیس کے پاس مارگریٹ کے سامان کی چیکنگ بھی کی تھی مگر اس سامان میں کوئی ڈائری نہ ملی تھی اور نہ ہی مارگریٹ کی رہائش گاہ کی تلاشی کے دوران ایسی کوئی ڈائری دستیاب ہوئی تھی جبکہ عمران کو یقین تھا کہ مارگریٹ نے یقیناً پروفیسر نورس کی ڈائری حاصل کی ہو گی جس میں اس نے پروفیسر لیونوکوف کا بالا کائناتی دنیا میں جانے کا اصل طریقہ درج کیا ہوا ہو گا. ڈائری کا خیال اسے اس لئے آیا تھا کہ پروفیسر نورس ایک عام سطح کا آدمی تھا وہ باقاعدہ فائل وغیرہ نہیں بنا سکتا تھا. اس کی تفصیلات

مطابق اس نے یہ سب کچھ یقیناً کسی چھوٹی سی ڈائری میں لکھ کر ہی محفوظ کیا ہو گا. ویسے بھی پروفیسر نورس کی لاش جس کمرے میں پڑی تھی اس کی الماری کے اندر ایک چھوٹا سا خفیہ خانہ کھلا ہوا تھا اور اس خانے میں فائل کی بجائے کوئی ڈائری ہی آسکتی تھی چنانچہ عمران نے بذات خود کنگ جو سے مل کر اس سے مارگریٹ کے اس قتل کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنے کا فیصلہ کر لیا چنانچہ رابرٹ ایڈلیسن سے ملنے کے بعد عمران ہوٹل واپس آیا جہاں ٹائیگر، جوزف اور جوانا اس کا انتظار کر رہے تھے.

”کنگ جو اور اس کے کلب کے متعلق کتنا جانتے ہو تم جوانا“ ——— عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر پوچھا.

”کنگ جو ایک عام سا بدمعاش تھا اور کلب بھی معمولی سا تھا ——— کیوں“ ——— جوانا نے چونک کر پوچھا مگر جب عمران نے کلب اور کنگ جو کے متعلق وہ ساری تفصیلات جوانا کو بتائیں تو وہ بے حد حیران ہوا.

”ظاہر ہے باس جب شیر جنگل سے چلا جائے تو گیدڑوں کو بھی شیر بننے کا موقع مل جاتا ہے“ ——— جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا.

”ارے ارے بس ایک ہی شیر کافی ہے. میرا مطلب ہے ٹائیگر ——— بہرحال اب کنگ جو سے میں نے معلومات حاصل کرنی ہیں. کیا تم میرے ساتھ چلو گے یا میں ٹائیگر کو ساتھ لے جاؤں“ ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا.

”میں آپ کے ساتھ چلوں گا باس، مجھے یقین ہے کہ ابھی یہاں کے جرائم پیشہ لوگ جوانا کو بھولے نہ ہوں گے“ ——— جوانا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ چاروں ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر کنگ جو کلب کی طرف روانہ ہو گئے اور جب وہ کلب میں داخل ہوئے تو واقعی وہاں کا وہی نقشہ تھا جو

رابرٹ ایڈیسن نے بتایا تھا۔

"واہ، کیا خوبصورت اور دلکش ماحول ہے۔" ——— عمران نے ہال میں داخل ہوتے ہی مسکرا کر کہا اور جوانا اور ٹائیگر دونوں بے اختیار مسکرا دیئے

"کنگ جو کہاں ہے۔" ——— جوانا نے کاؤنٹر پر پہنچ کر سخت لہجے میں کاؤنٹر مین سے پوچھا اور کاؤنٹر مین چونک کر اس طرح جوانا کو دیکھنے لگا جیسے اسے حیرت ہو رہی ہو کہ کیا کوئی آدمی کنگ جو کلب میں بھی اس انداز میں بات کر سکتا ہے۔

"سنو تم جو کوئی بھی ہو خاموشی سے کان دبا کر یہاں سے واپس چلے جاؤ۔ گرینڈ ماسٹر کا نام اس طرح توہین آمیز لہجے میں لینے والے دوسرا سانس نہیں لیا کرتے۔" ——— کاؤنٹر مین نے غراتے ہوئے کہا مگر دوسرے لمحے ہال تھپڑ کی زوردار آواز اور کاؤنٹر مین کی خوفناک چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا کا تھپڑ اس قدر زوردار اور بھرپور تھا کہ بھاری تن و توش کا کاؤنٹر مین تھپڑ کھا کر تقریباً اڑتا ہوا کافی دور شرابوں کے ریک پر جا گرا تھا۔

"حرام زادے، ماسٹر کلرز کے جوانا کے سامنے بکواس کرتے ہو۔" ——— جوانا نے انتہائی بپھرے ہوئے لہجے میں چیخ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھٹکے سے آگے بڑھ کر اچھلتے ہوئے کاؤنٹر مین کو گردن سے پکڑا اور دوسرے لمحے بھاری تن و توش کا کاؤنٹر مین کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل کر ہوا میں اڑتا ہوا ہال کی ایک ٹیبل پر زوردار دھماکے سے گرا اور پھر پلٹ کر نیچے جا گرا۔ ہال پر ایک لمحے کے لئے موت کا سا سکوت چھا گیا مگر دوسرے لمحے ہال مشین گن اور مشین پسٹلز کی مسلسل فائرنگ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور وہ چاروں کے چاروں غنڈے چیختے ہوئے فرش پر گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔ کچھ

گولیاں جوانا اور عمران کے درمیان سے گزر کر عقبی دیوار سے جا ٹکرائی تھیں۔ پہلے فائرنگ ان چاروں میں سے ایک غنڈے نے کی تھی۔ وہ شاید جوانا کو کلب کے اصول کے مطابق جھگڑا کرنے پر گولی مارنا چاہتا تھا لیکن عمران نے اچانک زور سے جوانا کو دھکا دے کر ایک طرف کیا اور گولیاں ان دونوں کے درمیان سے گزرتی ہوئیں عقبی دیوار سے جا ٹکرائیں مگر دوسرے لمحے جوزف اور ٹائیگر کی طرف سے آٹومیٹک پسٹلز کی فائرنگ کے نتیجے میں وہ چاروں مسلح غنڈے چیختے ہوئے نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ ان کے جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکے تھے۔ ہال میں موجود ہر آدمی کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا تھا۔ وہ اس طرح جوانا، جوزف، ٹائیگر اور عمران کو دیکھ رہے تھے جیسے یہ لوگ دوسری دنیا کے افراد ہوں۔ کاؤنٹر مین بھی اب اٹھ کر حیرت بھرے انداز میں کبھی جوانا کو دیکھتا اور کبھی ان چاروں لاشوں کی طرف، اسے بھی شاید سمجھ نہ آ رہی تھی کہ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔

"بتاؤ کہاں ہے وہ چوہا کنگ جو۔" ——— جوانا نے پہلے سے زیادہ بپھرے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کاؤنٹر مین یا کوئی اور اس کے سوال کا جواب دیتا ہال کی مشرقی سمت لکڑی کی گیلری میں ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی نمودار ہوا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے تقریباً مسخ سا ہو رہا تھا۔ اس کے جسم پر براؤن رنگ کی جیکٹ اور جینز تھی۔

"کون ہو تم اور میرے محافظوں کو مارنے کی جرأت کس نے کی ہے۔" ——— اس آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر اپنے آدمیوں کی لاشیں دیکھ رہا تھا۔

"اوہ تم کنگ جو ——— نیچے آؤ اور میرا استقبال کرو، میں جوانا ہوں ماسٹر کلرز

کا جوانا"۔۔۔۔۔ جوانا نے انتہائی فخریہ لہجے میں کہا۔

"جوانا۔۔ ماسٹر کلرز۔۔ اوہ، اوہ۔ تم تو واقعی جوانا ہو۔۔ اوہ تم۔۔ تم کہاں سے آگئے ہو۔"۔۔۔۔ کنگ جو کے لہجے میں اس بار بے پناہ حیرت تھی۔

"میں کہہ رہا ہوں نیچے آؤ۔"۔۔۔۔ جوانا نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹونی، جوانا اور اس کے ساتھیوں کو انتہائی عزت و احترام سے میرے دفتر لے آؤ اور سنو لی شیں غائب کر دو۔۔۔ ماسٹر کلرز کے جوانا کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ یہاں قتل و غارت کر سکتا ہے۔"۔۔۔۔ کنگ جو نے ہر چیخ کر اس کاؤنٹر مین سے کہا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑا اور گیلری سے غائب ہو گیا۔

"آئیے جناب۔"۔۔۔۔ تھپڑ کھانے والے کاؤنٹر مین نے اس بار آگے بڑھ کر انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا اور ہال میں موجود افراد بھی حیرت سے جوانا کو دیکھ رہے تھے۔ اب ان سب کے چہروں پر شدید خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ شاید وہ سب ماسٹر کلرز کے بارے میں جانتے تھے لیکن شاید انہوں نے جوانا کو پہلی بار دیکھا تھا۔

"اسے بلاؤ یہاں، سمجھے۔۔۔ میں کہہ رہا ہوں اسے بلاؤ ورنہ میں اس کلب کے پرخچے اڑا دوں گا۔"۔۔۔۔ جوانا نے اور زیادہ غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ارے ارے آؤ وہ کنگ ہے۔ یہ اس کی سلطنت ہے۔ کچھ تو اس کی بادشاہت کی عزت بھی قائم رہنے دو۔ آؤ اسی کے پاس چلے چلتے ہیں۔"۔۔۔۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ان دونوں کے درمیان بیچ بچاؤ کرا رہا ہو۔

"جیسے کہو باس، ورنہ میں اسے یہاں آنے پر مجبور کر دیتا۔"۔۔۔۔ جوانا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ٹونی کے ساتھ چلتے ہوئے وہ ایک راہداری میں سے گزر کر ایک دروازے میں داخل ہوئے تو وہ کنگ جو کے دفتر میں پہنچ چکے تھے۔ کنگ جو میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا شراب کی بوتل منہ سے لگائے شراب پینے میں مصروف تھا۔

"آؤ جوانا آؤ۔۔۔ میں تمہارا انتظار ہی کر رہا تھا۔"۔۔۔۔ کنگ جو نے ان کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"باس نے کہہ دیا تھا کہ ہم تمہارے پاس چلتے ہیں ورنہ تم جانتے ہو کہ جوانا جو کہہ دیتا ہے وہ پتھر کی لکیر ہوتا ہے۔"۔۔۔۔ جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ایک صوفے پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے یہ کنگ جو کی بجائے اس کا ذاتی دفتر ہو۔

"باس۔۔۔ کون باس۔"۔۔۔۔ کنگ جو نے حیران ہو کر عمران جوزف اور ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس پرنس آف ڈھمپ۔"۔۔۔۔ جوانا نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ تو تم نے ایشیا میں ملازمت کر لی ہے۔ تم نے حیرت ہے۔" کنگ جو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور مڑ کر اس نے دیوار میں موجود الماری سے شراب کی بوتلیں نکالنا شروع کر دیں۔

"رہنے دو، ہم میں سے کوئی بھی شراب نہیں پیتا۔"۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ تم شراب نہیں پیتے۔ تم تو سارا دن شراب

کو پانی کی طرح پیتے رہتے تھے۔" ——— کنگ جو نے مڑ کر مر جانے کی حد تک حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"کنگ جو ہمارے پاس اتنا وقت نہیں کہ ہم تمہاری حیرت سے لطف اندوز ہوتے رہیں۔ فاسٹ کلرز کی مارگریٹ اور اس کے دوست انتھونی کو تمہارے کسی آدمی نے لارین کلب میں گولی مار کر ہلاک کیا ہے۔ ہم تم سے صرف اتنا پوچھنے آئے ہیں کہ تمہیں اس قتل کی ٹپ کس نے دی تھی۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم — تم کون ہو۔ کیا کہہ رہے ہو۔" ——— کنگ جو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"سیکرٹری کنگ جو کو ہمارا مکمل تعارف کراؤ۔" ——— عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"او۔ کے پرنس۔" ——— جوزف نے اُٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اطمینان سے قدم بڑھاتا وہ اس بڑی دفتری میز کی طرف بڑھ گیا جس کے پیچھے کنگ جو کھڑا تھا۔ وہ اب حیرت سے جوزف کو اس طرح اپنی طرف قدم بڑھاتے آتا دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ آخر جوزف اس کے پاس کیا کرنے آ رہا ہے مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا کرسی پر جا گرا۔ جوزف کا طاقتور پنچ اس کے چہرے پر پڑا تھا اور یہ پنچ اس قدر زوردار تھا کہ کنگ جو کی ناک سے خون کے قطرے باہر نکل آئے تھے۔

"باس پرنس آف ڈھمپ ہے اور جو کچھ باس پوچھے اس کا فوری

جواب تمہیں دینا پڑے گا۔" ——— جوزف نے پنچ مار کر اس طرح مطمئن لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا جیسے اس نے پنچ مارنے کی بجائے کنگ جو کے ناک پر گلاب کا پھول مارا ہو۔

"تم — تمہاری یہ جرأت۔" ——— کنگ جو نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے میز کی کھلی دراز میں رکھا ہوا آٹومیٹک پسٹل اٹھانا چاہا مگر اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ پسٹل تک پہنچتا جوزف کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی کنگ جو چیختا ہوا میز کے اوپر سے اڑتا ہوا عین جوانا اور عمران کے سامنے قدموں میں ایک زوردار دھماکے سے جا گرا۔ جوزف نے اسے گردن سے پکڑ کر پوری قوت سے اچھال دیا تھا۔

کنگ جو نے نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھنا چاہا مگر اسی لمحے عمران نے صوفے پر بیٹھے بیٹھے اپنا پیر مخصوص انداز میں اس کی گردن پر رکھ کر اسے دبا کر گھما دیا اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا کنگ جو واپس دھماکے سے قالین پر گر گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ تیزی سے عمران کی لات پر ضرب لگانے کے لئے اٹھائے مگر عمران نے لات کو ذرا سا اور گھما دیا اور کنگ جو کے اس کی لات تک پہنچتے ہوئے دونوں ہاتھ بے جان ہو کر دھماکوں سے نیچے جا گرے۔ کنگ جو کا چہرہ اس بری طرح مسخ ہو گیا تھا کہ جیسے اس کے جسم کے اندر موجود روح کو کسی نے گندھک کے تیزاب میں ڈال دیا ہو۔ اس کے نہ صرف چہرے بلکہ پورے جسم سے پسینہ کی دھاریں سی بہہ نکلی تھیں۔ آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں اور حلق سے آخری لمحات والی خرخراہٹ نکلنے لگی۔ عمران نے لات کو ذرا سا واپس کیا تو کنگ جو کی تیزی سے خراب

ہوتی ہوئی حالت دوبارہ بحال ہونے لگ گئی اور اس نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"بتاؤ کس نے ٹپ دی تھی مارگریٹ کے قتل کی ورنہ زندگی کا سب سے ہولناک عذاب تمہیں بھگتنا پڑے گا۔ اگر سچ بتاؤ گے تو زندہ چھوڑ دوں گا"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

"و۔ و۔ و۔ ویلس نے کہا تھا"۔۔۔۔ کنگ جو کے حلق سے خرخراتی ہوئی آواز نکلی۔

"کون ویلس ۔۔۔ پوری تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے چھوڑ دو۔ میرا وعدہ ہے کہ میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا۔ جوانا جانتا ہے کہ میں جو وعدہ کرتا ہوں اسے ہر قیمت پر پورا کرتا ہوں"۔۔۔۔ کنگ جو نے اس بار انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔۔۔ اس کے متعلق ان دنوں بھی مشہور تھا کہ یہ وعدے کا پابند ہے۔ ویسے بھی اگر اس نے وعدہ پورا نہ کیا تو اس کا حشر اور زیادہ عبرتناک ہو گا"۔۔۔۔ جوانا نے کہا اور عمران نے لات ہٹالی۔

چند لمحوں تک تو کنگ جو لمبے لمبے سانس لیتا رہا پھر اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنی گردن ملی اور اس کے بعد وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہیں بیٹھ جاؤ صوفے پر"۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"شش شراب ۔۔۔ مجھے شراب پینے دو۔ میرے اوسان خراب ہو رہے ہیں"۔۔۔۔ کنگ جو نے دونوں ہاتھوں سے مسلسل گردن کو

مسلتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ ہماری موجودگی میں شراب پینا منع ہے۔ یہ جوزف آٹھ بوتلیں روز پیتا تھا۔ اس نے شراب چھوڑ دی ہے اور جوانا کے بارے میں تو تم بہتر سمجھتے تھے اور سنو ابھی میں نے تم سے صرف اس لئے رعایت کی ہے کہ تم نے جوانا سے الجھنے کی بجائے اس کی قدر کی تھی ورنہ اب تک تو تمہاری روح میرے سوالوں کے جواب دے کر فارغ ہو چکی ہوتی"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ جوانا جیسے آدمی نے تمہارے پاس ملازمت کیوں کی ہے۔ تم ۔ تم ۔۔۔ نجانے کیا کرتے ہو۔ آج تک میں نے چند لمحوں میں اس قدر عذاب اپنے جسم پر کبھی بھی نہیں جھیلا۔ بہرحال میں نے وعدہ کیا ہے اس لئے میں تمہیں بتا دیتا ہوں ورنہ جوانا جانتا ہے کہ ہم پیشہ ور کلرز کبھی کسی کو ٹپ کے بارے میں نہیں بتاتے"۔۔۔۔ کنگ جو نے کہا۔

"زیادہ تقریر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کنگ جو ۔۔۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم تمہاری تقریریں سنیں ۔۔۔ مطلب کی بات کرو"۔۔۔۔ عمران نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"یہاں ولنگٹن میں ایک سپر جویل ڈاکٹر کا کلینک ہے۔ اس کا نام ڈاکٹر رونالڈ ہے۔ وہ بھاری فیس لے کر لوگوں کو سکون دلانے کا دھندہ کرتا ہے لیکن اس کا یہ دھندہ ظاہری ہے۔ اصل میں وہ آرتھر کے ساتھ مل کر اسلحے کی بین الاقوامی سمگلنگ کرتا ہے۔ سپر جویل ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے اس کے تعلقات اعلیٰ حکام سے ہیں۔ اس لئے اس کا دھندہ عروج پر ہے۔

اس کی تنظیم کا نام ریڈ فاکس ہے۔ ویلیس اس کے کلینک کا انچارج ہے اور ڈاکٹر رونالڈ کے لئے ایسے کام وہی کرتا ہے۔ اسی نے مجھے کہا تھا اور میری پیمنٹ بھی اسی نے کی تھی" ——— کنگ جو نے جلدی سے پوری بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس کلینک کا پتہ اور اس ڈاکٹر کی رہائش گاہ کا پتہ، سب کچھ تفصیل سے بتا دو" ——— عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کلینک کا پتہ تو بتا سکتا ہوں لیکن ڈاکٹر رونالڈ کی رہائش گاہ کا مجھے علم نہیں ہے۔ وہ ویلیس جانتا ہوگا" ——— کنگ جو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کلینک کا نام اور پتہ بتا دیا۔

"اس ویلیس کو فون کرو اور معلوم کرو کہ کیا ڈاکٹر رونالڈ کلینک میں موجود ہے یا نہیں اور اگر موجود نہیں ہے تو اس کا ہوم ایڈریس معلوم کرو" عمران نے کہا اور کنگ جو خاموشی سے اٹھا اور میز پر رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"ڈاکٹر رونالڈ کے کلینک میں ویلیس سے بات کراؤ" ——— کنگ جو نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم لوگ مارگریٹ کے لئے کیوں انکوائری کر رہے ہو" ——— کنگ جو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مارگریٹ نے پاکیشیا میں ایک آدمی کو قتل کر کے اس سے ایک خفیہ دستاویز اڑائی تھی جس کا تعلق روحانیت سے تھا اور ہماری پارٹی وہ دستاویز واپس حاصل کرنا چاہتی ہے اس لئے ہم یہاں آئے تھے لیکن یہاں آکر

معلوم ہوا کہ مارگریٹ کو تمہارے آدمی نے ہلاک کر دیا ہے۔ اس لئے ہم تمہارے پاس آئے ہیں" ——— عمران نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ اب میں سمجھ گیا تو آپ کا تعلق بھی پیشہ ور قاتلوں کی کسی تنظیم سے ہے۔ اس لئے جوانا آپ کی ملازمت میں ہے" ——— کنگ جو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور کنگ جو نے مڑ کر رسیور اٹھا لیا۔

"ویلیس سے بات کریں باس" ——— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی اور عمران بھی اٹھ کر کنگ جو کے قریب پہنچ گیا اور کنگ جو نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ویلیس بول رہا ہوں کنگ جو" ——— ایک آواز سنائی دی اور اب اس کی آواز پورے کمرے میں سنائی دے رہی تھی۔

"ویلیس، ڈاکٹر رونالڈ موجود ہے کلینک میں" ——— کنگ جو نے سخت لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر صاحب تو کئی روز سے ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ کیوں خیریت ہے" ——— ویلیس نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ڈاکٹر رونالڈ کی رہائش گاہ کہاں ہے" ——— کنگ جو نے عمران کے اشارے پر پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کیونکہ انہوں نے آج تک بتایا ہی نہیں اور پوچھنے کی مجھے جرات نہیں ہوئی۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ جب تک کوئی بات ڈاکٹر خود نہ

بتائے۔ اس سے پوچھا جائے تو وہ سخت سزا دیتا ہے۔" ——— ویلس نے جواب دیا۔

"لیکن مجھے اس کی رہائش گاہ کا پتہ چاہیے اور ابھی۔" ——— کنگ جو نے سخت لہجے میں کہا۔

"آرتھر کو یقیناً معلوم ہوگا۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ آرتھر ڈاکٹر کا پارٹنر ہے۔ اس کے ہیڈ کوارٹر کا فون نمبر میں بتا دیتا ہوں تم خود اس سے بات کر لو۔" ——— ویلس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بھی بتا دیا۔

"او۔ کے۔" ——— کنگ جو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا اب اس آرتھر سے بات کرنی ہے۔" ——— کنگ جو نے پوچھا۔

"نہیں ——— ہم نے صرف ڈاکٹر رونالڈ سے ہی بات کرنی ہے۔ اگر وہ باہر گیا ہوا ہے تو ہم اس کا انتظار کر لیں گے اور سنو تم نے چونکہ وعدہ پورا کیا ہے اور مجھے ذاتی طور پر ایسے لوگ پسند ہیں اس لئے میں تمہیں زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں لیکن اگر تم نے ہمارے جانے کے بعد ہمارے متعلق اس ویلس یا آرتھر سے کوئی بات کی تو پھر یاد رکھنا کہ تم چاہے پاتال میں کیوں نہ گھس جاؤ ہم سے نہ بچ سکو گے۔" ——— عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو میں کسی کو کچھ نہ بتاؤں گا ——— میرا وعدہ۔" ——— کنگ جو نے کہا اور عمران تیزی سے آگے بڑھا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"اپنے وعدے کا پاس رکھنا کنگ جو ——— اس میں تمہاری بہتری ہے۔" جوانا نے مڑتے ہوئے کنگ جو سے کہا اور کنگ جو نے اثبات میں سر ہلا دیا تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر ٹیکسی میں بیٹھے ڈاکٹر رونالڈ کے کلینک کی

طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"باس، کیا آپ کا خیال ہے کہ ڈاکٹر رونالڈ کلینک میں چھپا ہوا ہے اور ویلس نے جھوٹ بولا ہے۔" ——— ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں ——— بلکہ میں اس ویلس سے کنفرم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اس ڈاکٹر نے مارگریٹ کا قتل اس ڈائری کی وجہ سے کرایا ہے یا اس کے پس منظر میں کوئی اور بات ہے۔" ——— عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چونکہ وہ دونوں پاکیشیائی زبان میں بات کر رہے تھے اس لئے ٹیکسی ڈرائیور ظاہر ہے ان کی بات کا مطلب نہ سمجھ سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی کلینک کے سامنے پہنچ کر رک گئی اور عمران نیچے اتر آیا۔ ٹائیگر نے میٹر دیکھ کر ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر وہ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کلینک میں داخل ہو گئے۔ مین گیٹ کے قریب ہی استقبالیہ تھا جس پر ایک نوجوان ایکریمین لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔

"ڈاکٹر رونالڈ سے ملنا ہے۔" ——— عمران نے اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوری جناب ——— ڈاکٹر رونالڈ صاحب تو ملک سے باہر ہیں۔ اگر آپ ڈاکٹر ویلس سے ملنا چاہیں تو میں آپ کو وقت دے سکتی ہوں۔" ——— لڑکی نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کسی لفافے میں پیک کر دیجئے گا ورنہ وہ بڑی تیزی سے غائب ہو جاتا ہے۔" ——— عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لفافے میں پیک ——— کیا مطلب۔" ——— لڑکی نے بری طرح

چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں وقت کی بات کر رہا ہوں جو آپ دیں گی"۔ ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ نے واقعی دلچسپ بات کی ہے۔ میرا مطلب تھا کہ میں آپ کی ڈاکٹر ویلیس سے ملاقات کرا سکتی ہوں"۔ ——— لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پھر انہیں لفافوں میں پیک کر کے بھجوائیے گا کیونکہ ہمیں روحانی معالجوں سے ڈر لگتا ہے۔ اس لئے ہم بھی غائب ہو سکتے ہیں"۔ ——— عمران نے کہا اور اس بار لڑکی پہلے سے زیادہ زوردار انداز میں کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ایک ہزار ڈالر"۔ ——— لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران نے مڑ کر جوزف کی طرف دیکھا اور جوزف نے جیب سے ہزار ہزار ڈالروں کی ایک موٹی گڈی نکال کر اس میں سے ایک نوٹ نکالا اور بڑی لاپرواہی سے لڑکی کے سامنے پھینک دیا۔ لڑکی کی آنکھوں میں ہزار ہزار ڈالر کے نوٹوں کی اتنی موٹی گڈی دیکھ کر بے پناہ چمک ابھر آئی۔

"اگر آپ چاہیں تو میں ذاتی طور پر بھی آپ کو وقت دے سکتی ہوں۔ آپ دلچسپ آدمی ہیں۔ اس لئے آپ سے صرف دس ہزار ڈالر لوں گی"۔ لڑکی نے نوٹ اٹھا کر اسے کیش بکس میں ڈالتے ہوئے انتہائی لاڈ بھرے مگر بے باک لہجے میں کہا۔

"واپسی پر بات ہو گی"۔ ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر تیزی سے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"ڈاکٹر، دو ایشیائی اور دو ایکریمین آپ سے ملنے آ رہے ہیں۔ فیس انہوں نے ادا کر دی ہے"۔ ——— لڑکی نے کہا اور پھر دوسری طرف سے کچھ سن کر اس نے او۔کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"دائیں طرف راہداری کے آخر میں ڈاکٹر صاحب کا دفتر ہے"۔ ——— لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ ٹائیگر، جوزف اور جوانا اس کے پیچھے تھے۔ چند لمحوں بعد وہ سب ڈاکٹر ویلیس کے خاصے خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے میں داخل ہو گئے۔ ویلیس نوجوان آدمی تھا۔ اس کے چہرے پر ایسی کوئی بات نہیں تھی کہ عمران سمجھتا کہ وہ کوئی روحانی معالج بھی ہو سکتا ہے۔ شکل وصورت سے وہ غنڈہ اور بدمعاش نظرانداز آ رہا تھا۔ البتہ اس کے جسم پر قیمتی لباس اور ڈاکٹروں جیسا سفید اوور آل موجود تھا۔

"تشریف لائیے، میں ڈاکٹر ویلیس ہوں"۔ ——— ویلیس نے آگے بڑھ کر باقاعدہ ان کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"۔ ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا اور ڈاکٹر ویلیس سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور میز کے پیچھے بیٹھ گیا۔

"فرمائیے ——— آپ کس مسئلے پر بات کرنا چاہتے ہیں"۔ ——— ڈاکٹر ویلیس نے کرسی پر بیٹھ کر بڑے نرم سے لہجے میں کہا۔

"مارگریٹ کے مسئلے پر"۔ ——— عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"مارگریٹ ——— کون مارگریٹ، میں سمجھا نہیں"۔ ——— ویلیس نے چونک کر کہا۔

"وہی مارگریٹ جسے تمہاری ٹپ پر کنگ جر کے آدمی نے لارین کلب میں

گولی ماری تھی :" ——— عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہو
کہا۔
"کیا ——— کیا کہہ رہے ہو۔ میں کسی مارگریٹ کو نہیں جانتا :" ——— ڈ
ویلس نے یکلخت اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
"مجھے معلوم ہے کہ تم نے ڈاکٹر رونالڈ کے حکم پر ایسا کیا ہوگا لیکن اب
ڈاکٹر رونالڈ ملک سے باہر گیا ہوا ہے اور ہم نے ایک ہزار ڈالر فیس بھی
کردی ہے اس لئے اب تم ہمیں بتاؤ گے کہ ڈاکٹر رونالڈ نے کس چیز کو معلوم
کی غرض سے مارگریٹ کو ہلاک کرایا تھا :" ——— عمران نے اسی طرح سپا
لہجے میں کہا۔
"تم جا سکتے ہو ——— میں کچھ نہیں جانتا اور نہ میں نے کسی مارگریٹ کو ہلاک کرا
ہے :" ——— ڈاکٹر ویلس نے جلدی سے میز کی دراز سے ریوالور نکال
ہوئے چیخ کر کہا مگر دوسرے لمحے ایک دھماکے کے ساتھ ہی اس کے حل
سے چیخ نکلی اور وہ وہیں اپنا ہاتھ پکڑ کر چیخنے لگا جس کی کئی انگلیاں اڑ گئی
اور اس میں سے خون نکل رہا تھا۔ یہ فائر جوزف کی طرف سے ہوا تھا اور
سے ویلس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور اڑ کر دور جا گرا تھا۔ اسی لمحے ج
نے آگے بڑھ کر ویلس کی گردن پکڑی اور اسے اس طرح اٹھا کر فرش پ
بیٹخ دیا جیسے دھوبی کپڑے کو پتھر پر مارتے ہیں اور کمرہ ویلس کی چیخوں س
گونج اٹھا۔
"بتاؤ ورنہ :" ——— جوانا نے جھک کر ایک بار پھر اسے گرد
سے پکڑا اور ہاتھ اونچا کر دیا۔ ویلس ہوا میں لٹکا ہوا بری طرح ہاتھ پیر ما
تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور کاؤنٹر پر بیٹھی ہوئی لڑکی تیزی سے اندر آ

مگر اس سے پہلے کہ اسے کمرے کی صورت حال سمجھ میں آتی جوزف
ہاتھ گھوما اور لڑکی بری طرح چیختی ہوئی قالین پر گری اور ساکت ہوگئی۔
"بولو :" ——— جوانا نے ویلس کو اس کے قدموں پر کھڑے کرتے
ہوئے کہا لیکن اس کی گردن ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھی۔
"ب ب بتاتا ہوں۔ میری گردن چھوڑو، میں بتاتا ہوں :" ———
ویلس نے رک رک کر انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا اور جوانا نے اسے ایک
صوفے پر دھکیل دیا جبکہ عمران سامنے والے صوفے پر اطمینان سے
بیٹھا ہوا تھا۔
"بتاؤ ورنہ اس کے بعد تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے
گی :" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا۔
"ب ب بتاتا ہوں ——— بتاتا ہوں :" ——— ویلس نے دونوں
ہاتھوں سے اپنی گردن کو ملتے ہوئے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔ وہ واقعی
بے حد خوفزدہ نظر آرہا تھا۔
"زیادہ وقت نہیں ہے ہمارے پاس :" ——— عمران نے غراتے
ہوئے کہا۔
"مارگریٹ اور انتھونی نے ڈاکٹر رونالڈ سے وقت لیا، فیس ادا کی
پھر ڈاکٹر رونالڈ سے وہ دونوں ملے۔ وہ ڈاکٹر رونالڈ سے بالا کانا تی
کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ پھر اس مارگریٹ نے
پرس سے سرخ رنگ کی ایک ڈائری نکال کر ڈاکٹر رونالڈ کو دی اور اس
بتایا کہ یہ ڈائری اس نے پاکیشیا کے ایک پروفیسر نورس سے حاصل کی
ڈاکٹر رونالڈ نے ڈائری پڑھی اور پھر اس پر مزید غور کرنے کے لئے

ان سے ایک گھنٹے کی مہلت مانگی تو وہ دونوں ایک گھنٹے بعد واپس
کا کہہ کر چلے گئے تو ڈاکٹر رونالڈ نے مجھے بلایا اور کہا کہ اس ڈائری میں
راز بند ہے کہ اس کی مدد سے ہم سب دنیا کے امیر ترین آدمی بن سکے
اس لئے میں مارگریٹ اور اس کے ساتھی کو فوراً ہلاک کرا دوں تاکہ وہ
واپس پہنچنے نہ پائیں۔ میں پہلے بھی ڈاکٹر رونالڈ کے کہنے پر ایسے کام کر
تھا اس لئے میں نے کنگ جو سے بات کی اور کنگ جو نے مارگریٹ اور
کے ساتھی کو ٹریس کر لیا۔ وہ لارین کلب میں موجود تھے۔ کنگ جو نے اپنا
آدمی وہاں بھیجا اور اس نے انہیں کلب میں ہی گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ میں
اسے اس کی مطلوبہ فیس ادا کر دی اور ڈاکٹر رونالڈ کے کہنے پر کلینک کا
ریکارڈ ضائع کرا دیا جس پر ان کی کلینک میں آنے کی انٹری موجود تھی۔
ڈاکٹر رونالڈ یہاں سے چلا گیا۔ اس کے بعد اس کا فون آیا کہ وہ فوری
پر ملک سے باہر جا رہا ہے اور اس کی عدم موجودگی میں کلینک میں
اور اگر پولیس یا کوئی اور ایجنسی مارگریٹ کے سلسلے میں انکوائری کے
آئے تو میں انہیں ٹال دوں اور اگر وہ زیادہ تنگ کریں تو میں ڈاکٹر رونالڈ
کے پارٹنر آرتھر کو اطلاع کر دوں۔ وہ خود ہی انہیں سنبھال لے گا۔"
ویلس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کونسے ملک گیا ہے ڈاکٹر — ظاہر ہے اس کا کوئی پروگرام تو
سے ہوگا؟" —— عمران نے پوچھا۔

"نہیں، کوئی پروگرام نہیں تھا بس اچانک اس نے فون کر کے
وہ غیر ملک جا رہا ہے۔ اور ڈاکٹر سے میں پوچھ نہ سکتا تھا کیونکہ اس کی
ہے کہ وہ جو کچھ چاہے خود بتا دیتا ہے۔ سوال پسند نہیں کرتا۔" ——

نے جواب دیا۔

"اس آرتھر سے کہاں ملاقات ہو سکتی ہے؟" —— عمران نے
پوچھا۔

"وہ — وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ لارڈز کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ
میں رہتا ہے۔" —— ویلس نے جواب دیا۔

"وہاں فون کرو اور اس سے کہو کہ پولیس کلینک میں آئی تھی اور تنگ
کر رہی ہے۔" —— عمران نے کہا اور ویلس سر ہلاتے ہوئے صوفے
سے اٹھا اور میز کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور
اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ عمران اس کے قریب
جا کر کھڑا ہو گیا کیونکہ اس فون میں لاؤڈر لگا ہوا نظر نہ آ رہا تھا۔

"یس!" —— دوسری طرف سے ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"میں کلینک سے ویلس بول رہا ہوں۔ باس آرتھر سے بات کرائیں۔"
ویلس نے کہا۔

"ہولڈ کریں!" —— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو، آرتھر بول رہا ہوں!" —— چند لمحوں بعد رسیور سے ایک
سخت سی آواز ابھری۔

"باس تھوڑی دیر پہلے چند افراد آئے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ان
کا تعلق ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ہے اور انہیں ایسے شواہد ملے ہیں کہ مارگریٹ
کے قتل میں ڈاکٹر رونالڈ کا ہاتھ ہے۔ وہ ڈاکٹر رونالڈ کے متعلق پوچھ رہے
تھے۔ میں نے انہیں بہت قائل کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہم تو کسی مارگریٹ
کو جانتے تک نہیں مگر وہ ڈاکٹر رونالڈ سے ملنے پر اصرار کر رہے تھے۔

میں سنے انہیں جب بتایا کہ ڈاکٹر رونالڈ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں اور کچھ پتہ نہیں کہ کب واپس آئیں گے تو وہ چلے گئے لیکن اب میں سنے محسوس کیا ہے کہ کلینک کی خفیہ نگرانی کی جارہی ہے۔ میں نے سوچا آپ کو اطلاع کر دوں کیونکہ ڈاکٹر صاحب نے کہا تھا کہ اگر کوئی ایسی ویسی بات ہو تو میں آپ کو مطلع کر دوں "۔ ——— ویلس نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو، میں سنبھال لوں گا۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ میں میرے آدمی موجود ہیں "۔ ——— دوسری طرف سے آرتھر نے جواب دیا۔

"شکریہ جناب ——— ویسے ڈاکٹر صاحب کب واپس آرہے ہیں "۔ ——— ویلس سنے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جیسے وہ اسے یقین دلانا چاہتا ہو کہ اس نے عمران سے غلط بات نہیں کی۔

" ابھی کوئی اطلاع نہیں ہے "۔ ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

اور ویلس سنے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتا عمران پیچھے ہٹا اور اس کا بازو یکلخت بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور انگلی کا مڑا ہوا ہک پوری قوت سے ویلس کی کنپٹی پر پڑا اور ویلس بری طرح چیختا ہوا اچھل کر دو قدم دور ایک دھماکے سے گرا۔ نیچے گر کر اس نے اٹھنے کی لاشعوری کوشش کی ہی تھی کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور ویلس کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

" ٹائیگر اور جوانا تم باہر جاؤ اور جا کر اس لڑکی کے علاوہ اگر کوئی اور بھی کلینک میں موجود ہو تو انہیں بیہوش کر کے یہیں اٹھا لاؤ اور جوزف تم یہاں سے رسی کا کوئی بنڈل تلاش کرو تا کہ ان سب کو باندھا جا سکے "۔ ———

عمران نے ویلس کے بیہوش ہوتے ہی کہا۔

" باس، سب کا خاتمہ نہ کر دیں۔ آخر انہوں نے مارگریٹ کا قتل کیا ہے "؟ ——— جوانا نے کہا۔

" نہیں ——— مارگریٹ یہاں کی شہری تھی اس لئے یہاں کی پولیس جانے اور یہ لوگ، میرا مقصد صرف اس وقت تک انہیں بیہوش رکھنا ہے جب تک میں اس آرتھر تک نہ پہنچ جاؤں۔ مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر رونالڈ ملک سے باہر نہیں گیا بلکہ وہ اس ڈائری کی مدد سے کہیں بیٹھا پالا کا ننانی دنیا تک پہنچنے کی کوشش میں مصروف ہو گا "۔ ——— عمران نے جواب دیا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ٹائیگر کے پیچھے کمرے سے باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد ٹائیگر ایک اور آدمی کو بیہوش کر کے اس کمرے میں لے آیا جوزف رسی کا ایک بڑا گچھا کہیں سے ڈھونڈھ لایا تھا، چنانچہ ان تینوں کو رسیوں سے باندھ کر ان کے منہ میں کپڑے ٹھونس دیئے گئے اور پھر وہ سب کلینک سے باہر آگئے۔ ٹائیگر نے کلینک کا دروازہ بند کر کے اس پر "کلوزڈ" کی تختی لٹکا دی تا کہ فوری طور پر کوئی اندر نہ جا سکے اور پھر کچھ دور چلنے کے بعد انہیں خالی ٹیکسی مل گئی۔ عمران نے اسے مین مارکیٹ لے جانے کے لئے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ مین مارکیٹ جانے کا سن کر ہی ٹائیگر سمجھ گیا تھا کہ عمران آرتھر کے پاس میک اپ میں جانا چاہتا ہے۔ مین مارکیٹ میں پہنچ کر عمران نے ٹیکسی چھوڑ دی اور پھر مختلف دکانوں سے ریڈی میڈ میک اپ کے لئے بنیادی چیزوں کی خریداری کے بعد وہ ایک ریستوران کے قریب پہنچ

گئے۔

"تم دونوں یہیں ٹھہرو۔ تمہیں میک اپ کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف میں اور ٹائیگر میک اپ کریں گے کیونکہ ارتھر وہاں اکیلا نہیں ہوگا"۔۔۔ عمران نے کہا اور جوزف اور جوانا دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے ریڈی میڈ میک اپ کا ایک باکس ٹائیگر کے حوالے کیا اور پھر وہ دونوں علیحدہ علیحدہ چلتے ہوئے ریستوران میں داخل ہوئے اور ہال سے گزر کر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئے۔ ریستوران کا ہال چونکہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اس لئے ان کا کسی نے نوٹس نہ لیا۔ دس منٹ بعد عمران جب باتھ روم سے نکلا تو اس کا چہرہ بدلا ہوا تھا۔ وہ اب ایکریمی لگ رہا تھا۔ باتھ روم سے نکل کر وہ اطمینان سے چلتا ہوا ریستوران کے گیٹ سے باہر آگیا اور چند لمحوں بعد ٹائیگر بھی بدلے ہوئے حلیے میں باہر آگیا اور چند لمحوں بعد ایک بار پھر ٹیکسی انہیں اٹھائے ہوئے لارڈز کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ لارڈز کالونی کے پہلے چوک پر عمران نے ٹیکسی چھوڑ دی اور پیدل ہی کوٹھی نمبر بارہ کی طرف چل پڑے۔

"ہمارا تعلق ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ہے"۔۔۔ عمران نے کوٹھی کے پھاٹک پر پہنچ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔ اس کے جسم پر چست لباس تھا۔

"ارتھر سے کہو ہوم ڈیپارٹمنٹ سے انسپکٹر فریڈ آیا ہے"۔۔۔ عمران نے خالصتاً ایکریمین لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر"۔۔۔ نوجوان نے ہوم ڈیپارٹمنٹ کا نام سنتے ہی کہا اور تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا۔ البتہ جاتے ہوئے وہ سائیڈ پھاٹک کو

اندر سے بند کر گیا تھا۔ دس منٹ بعد پھاٹک ایک بار پھر کھلا اور وہی نوجوان باہر آیا۔

"تشریف لایئے جناب"۔۔۔ نوجوان نے کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر، جوزف اور جوانا اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک بے حد وسیع اور شاندار کوٹھی تھی۔ وسیع و عریض پورچ میں دو قیمتی کاریں موجود تھیں جبکہ برآمدے میں چار آدمی کھڑے ہوئے تھے۔ ملازم نے پھاٹک بند کیا اور پھر انہیں ساتھ لے کر وہ لان کو کراس کر کے برآمدے میں آیا اور برآمدے کی سائیڈ میں ایک کھلا ہوا دروازہ موجود تھا۔

"تشریف رکھیئے ۔۔۔ باس آ رہے ہیں"۔۔۔ ملازم نے دروازے کی سائیڈ پر رکتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے انتہائی قیمتی اور دیدہ زیب فرنیچر سے سجایا گیا تھا۔ ابھی انہیں کھڑے چند ہی لمحے گزرے تھے کہ اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ عمران اس کا چہرہ دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کا چہرہ زخموں کے مندمل نشانات سے بھرا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ خاصا بھیانک اور مکروہ سا لگ رہا تھا۔

لیکن اندر داخل ہوتے ہی جیسے ہی اس نوجوان کی نظریں جوانا پر پڑیں وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ جوانا بھی چونک پڑا۔

"تم ۔۔۔ تم جوانا ۔۔۔ اور یہاں۔ مگر مجھے تو بتایا گیا تھا کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے آدمی آئے ہیں"۔۔۔ آنے والے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں درست بتایا گیا ہے۔ میرا نام انسپکٹر فریڈ ہے اور میں ہوم ڈیپارٹمنٹ

کے ایک خصوصی شعبے سے متعلق ہوں اور تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ حکومت ایکریمیا نے جوانا کی خدمات اس خصوصی شعبے کے لئے حاصل کر لی ہیں یہ اب سرکاری آدمی ہے۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر — خیر ٹھیک ہے' فرمائیے — جوانا جانتا ہے کہ میرا نام آرتھر ہے۔" ——— نوجوان نے کوئی بات کرتے کرتے موضوع بدلتے ہوئے قدرے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر رونالڈ کہاں ہے۔" ——— عمران نے بھی سپاٹ لہجے میں سیدھی بات کرتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر رونالڈ ملک سے باہر گیا ہوا ہے۔" ——— آرتھر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمیں اطلاع ملی ہے کہ وہ اس کوٹھی میں چھپا ہوا ہے۔" ——— عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"جب میں کہہ رہا ہوں کہ وہ ملک سے باہر گیا ہوا ہے تو پھر تمہیں سمجھ لینا چاہیے کہ وہ واقعی ملک سے باہر ہے اور یہ بھی سن لو کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کا چیف سیکرٹری انتھونی آرنلڈ میرا گہرا دوست ہے۔" ——— آرتھر نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہوگا ہمارے شعبے کا — اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے اس کی دھونس دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ تم ڈاکٹر رونالڈ کو باہر لے آؤ۔ اس نے ایک عورت اور مرد کو قتل کرایا ہے۔" ——— عمران نے پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ — آرتھر کی رہائش گاہ پر کھڑے ہو کر تم جیسے حقیر انسپکٹر کی

جرأت کیسے ہوئی کہ تم میرے ساتھ ایسے لہجے میں بات کرو۔ دفعہ ہو جاؤ یہاں سے اور جو جی چاہے کرتے پھرو' اگر دوبارہ تم یہاں نظر آئے تو تمہاری لاشیں بھی کسی کو نہ ملیں گی اور اگر تمہیں مجھ پر یقین نہ آ رہا ہو تو جوانا سے پوچھ لو یہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔" ——— آرتھر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیوں جوانا مسٹر آرتھر درست کہہ رہے ہیں۔" ——— عمران نے مڑ کر جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بالکل ماسٹر — لیکن مسٹر آرتھر سے میں علیحدگی میں بات کرتا ہوں مجھے یقین ہے کہ بات طے ہو جائے گی۔" ——— جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور آرتھر کی طرف بڑھا۔

"میرے ساتھ آؤ آرتھر۔" ——— جوانا نے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا۔

"بات طے ہونے کا مطلب یہی ہے کہ میں تمہیں رشوت دوں گا۔ منہ دھو رکھو۔" ——— آرتھر اور زیادہ اکڑ گیا۔

"ارے میری بات تو سنو' خواہ مخواہ غصے میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔" جوانا نے بڑے دوستانہ انداز میں اس کا بازو پکڑا اور اسے ساتھ لے کر ایک سائیڈ کی طرف بڑھنے لگا مگر دوسرے لمحے آرتھر کے حلق سے اچانک گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر ایک دھماکے سے قریبی صوفے پر جا گرا اور فوراً ہی بے حس ہو گیا۔ جوانا نے اچانک اس کا بازو چھوڑ کر دونوں بازو لہرائے۔ بجلی کی سی تیزی سے اس نے ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا سر پکڑ کر ایک جھٹکے سے گردن کو گھما دیا۔ یہ اسی عمل کا نتیجہ تھا کہ آرتھر کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم بے جان ہو گیا اور جوانا نے اسے صوفے پر اچھال دیا تھا۔

"یہ بلیک تیز آدمی ہے۔ اس نے یقیناً باہر اپنے مسلح ساتھیوں کو چھپا رکھا ہوگا" ——— جولیانا نے مڑتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"مجھے خوشی ہے کہ تم نے عقل سے کام لینا سیکھ لیا ہے۔ بہر حال اب میں نے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے اور میں اس کام میں کوئی مداخلت نہیں چاہتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی بات سنتے ہی جوزف، جوانا اور ٹائیگر تینوں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ جب کہ عمران نے آگے بڑھ کر اس اندرونی دروازے کو بند کر دیا جس سے آرتھر ڈرائنگ روم میں داخل ہوا تھا۔ اسی لمحے باہر سے فائرنگ اور چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور عمران نے اس طرح سر ہلایا جیسے یہ آوازیں اس کی مرضی کے مطابق سنائی دے رہی ہوں۔ دروازہ بند کر کے وہ مڑا اور پھر اس نے آرتھر کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ دوسرے لمحے آرتھر کی جیب سے اس نے آٹو میٹک پسٹل نکال لیا جس کا میگزین فل تھا۔ اس نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ آرتھر کے منہ پر اور دوسرا ناک پر رکھ کر آہستہ سے دبا دیا۔ چند لمحوں بعد ہی آرتھر کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔ آرتھر کے جسم میں حرکت کے آثار تیزی سے واضح ہونے لگے اور پھر اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے بے اختیار کراہ نکل گئی اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات بھی تھے۔ اس کے ساتھ ہی وہ لاشعوری طور پر دونوں ہاتھوں سے گردن کو بھی مسلے چلا جا رہا تھا۔ عمران اب اطمینان سے اس کے سامنے کھڑا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ آرتھر کے پوری طرح ہوش میں آنے کا منتظر ہو۔

"وہ ... وہ جوانا کہاں ہے۔ اس نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے"۔ یکلخت آرتھر نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اب ذہنی اور جسمانی طور پر پوری طرح سنبھلا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"ابھی آ جاتا ہے اور پھر تمہیں جواب دے گا کہ دھوکہ اس نے دیا ہے یا تم نے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا مگر دوسرے لمحے آرتھر یکلخت بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس نے واقعی انتہائی پھرتی سے عمران پر حملہ کیا تھا مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا فضا میں اس طرح اٹھتا چلا گیا جیسے کوئی بچہ گیند کو چھت کی طرف اچھالتا ہے۔ اس نے دراصل عمران کے سینے پر فلائنگ کک مارنے کی کوشش کی تھی لیکن عمران صرف ایک قدم سائیڈ پر ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ مخصوص انداز میں حرکت میں آیا اور کولہوں پر زوردار تھپکی کھا کر آرتھر کا تیزی سے آگے بڑھتا ہوا جسم قلابازی کھاتا ہوا فضا میں اٹھتا چلا گیا۔ آرتھر نے فضا میں ہی اپنے آپ کو سنبھال کر دوبارہ عمران پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس بار جیسے ہی اس کا جسم عمران کے قریب آیا عمران کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے کمرہ ایک زوردار دھماکے اور آرتھر کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے اس بار اس انداز میں تھپکی دی تھی کہ آرتھر کا جسم اس کے سر کے اوپر سے گھومتا ہوا عقبی دیوار سے پوری قوت سے جا ٹکرایا تھا، دوسرے لمحے وہ کسی بے جان مجسمے کی طرح دیوار کی جڑ میں گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس کے سر سے خون بہتا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اسی لمحے ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

"آٹھ تھے، سب ختم ہو گئے۔ یہاں تو اسلحے کے ڈھیر موجود ہیں" ——— ٹائیگر نے اندر داخل ہوتے ہی کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں دیوار

کی جڑ کے پاس پڑے آرتھر کے ساکت جسم اور اس کے سر سے نکلنے والے خون پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر بے اختیار حیرت کے تاثرات اُبھر آئے تھے۔

"اسے کیا ہوا ہے" ——— ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ذرا پھرتی دکھا رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ جوانا اس کی تعریف کر رہا تھا اس لئے اس کی پھرتی کا اندازہ کر لوں۔ بہرحال خاصا پھرتیلا آدمی ہے اسے اٹھا کر صوفے پر ڈالو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر تیزی سے آرتھر کی طرف بڑھا۔

"جوزف اور جوانا باہر ہیں" ——— عمران نے پوچھا۔

"یس باس، وہ کوٹھی کی تلاشی لے رہے ہیں" ——— ٹائیگر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آرتھر کا بازو پکڑا اور اسے گھسیٹ کر اس نے ایک صوفے پر ڈال دیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ" ——— عمران نے کہا اور ٹائیگر کا ہاتھ گھوما اور کمرہ تھپڑ کی زوردار آواز سے گونج اٹھا اور پھر چوتھے تھپڑ پر آرتھر ایک بار پھر کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بُری طرح مسخ ہو رہا تھا۔ آنکھوں میں سرخی اتر آئی تھی۔ ہوش میں آ کر وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ سر پر موجود زخم کی طرف بڑھ گئے۔ شاید خون کی چپچپاہٹ محسوس ہوتے ہی اس نے ہاتھ نیچے کئے اور پھر ہاتھوں پر موجود خون دیکھ کر وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے کوٹ کی جیب کی طرف گیا۔ وہ آٹومیٹک پسٹل نکالنا چاہتا تھا۔

"تمہارا پسٹل میرے پاس ہے آرتھر اور اگر یہ چلتا ہے تو کوٹھی میں موجود تمہارے آٹھ ساتھیوں کی طرح اس کی گولیاں تمہارے جسم میں بھی سوراخ بنا سکتی ہیں۔ ایسے سوراخ جن سے تمہاری روح نہایت آسانی اور سہولت کے ساتھ نکل جائے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہی آٹومیٹک پسٹل جیب سے نکال کر ہاتھ میں لے لیا جو اس نے آرتھر کی جیب سے نکالا تھا اور آرتھر کے چہرے پر یکلخت گہری مایوسی طاری ہو گئی۔

"تم ——— تم کون ہو۔ تم ہوم ڈیپارٹمنٹ کے انسپکٹر نہیں ہو سکتے" ——— آرتھر نے بُری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ابھی تو میرا ہوم ہی نہیں بنا۔ ایک دوست کے فلیٹ میں رہ رہا ہوں ڈیپارٹمنٹ کی نوبت تو بعد میں آئے گی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا تو آرتھر بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم ——— تم کون ہو" ——— آرتھر نے آنکھوں کو پوری چوڑائی میں پھیلا کر عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"سنو آرتھر، ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ مارگریٹ نے پاکیشیا میں ایک آدمی کو قتل کر کے اس سے ایک ڈائری حاصل کی تھی اور وہ یہاں آ گئی۔ ہم نے وہ ڈائری حاصل کرنی ہے۔ یہاں آ کر ہمیں معلوم ہوا کہ مارگریٹ کو ڈاکٹر رونالڈ نے اس ڈائری کی غرض سے پیشہ ور قاتل کنگ جو کی معرفت قتل کرا دیا ہے اور خود غائب ہے اور کنگ جو نے بتایا ہے کہ اسے مارگریٹ کے قتل کی ٹپ ویلس نے دی تھی جو کہ ڈاکٹر رونالڈ کا اسسٹنٹ ہے اور ویلس نے اقرار کیا ہے کہ ڈاکٹر رونالڈ نے ڈائری کی غرض سے مارگریٹ

کو قتل کرایا ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ ڈاکٹر رونالڈ کہاں چھپا ہوا ہے
اور تم ڈاکٹر رونالڈ کی ریڈ فاکس تنظیم میں پارٹنر ہو۔ اس لئے تم لازماً جانتے
ہو کہ ڈاکٹر رونالڈ کہاں موجود ہے اور یہ بھی سن لو کہ ہم نے بہرحال یہ ڈائری
حاصل کر کے ہی واپس جانا ہے۔ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم اپنے متعلق کیا
فیصلہ کرتے ہو۔ اس فیصلے کی دو صورتیں ہیں یا تو تم ہمیں وہ جگہ بتا دو جہاں
ڈاکٹر رونالڈ چھپا ہوا ہے یا ہمیں ڈاکٹر رونالڈ سے وہ ڈائری لا دو۔ ان میں
سے جو صورت بھی تم پسند کرو ہمیں منظور ہے"۔ ——— عمران نے انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈائری واقعی ڈاکٹر رونالڈ کے پاس ہے اور وہ ڈائری حاصل کر کے
کلینک سے سیدھا یہاں میرے پاس آیا تھا۔ اور اس نے مجھے بتایا تھا
کہ اس ڈائری میں بالا کائناتی دنیا میں جانے کا کسی روسی پروفیسر لونوکوف
کا کوئی انتہائی آسان اور یقینی طریقہ موجود ہے اور وہ اس پر عمل کر کے
بالا کائناتی دنیا پہنچے گا اور پھر وہاں سے پوری دنیا میں موجود خزانوں کے
راز حاصل کرے گا۔ میں نے اسے سمجھایا بھی کہ اس سائنسی دور میں ایسا
سوچنا ہی حماقت ہے۔ مگر وہ اپنی بات پر بضد رہا۔ پھر میں نے اس
سے پوچھا کہ وہ کہاں بیٹھ کر یہ مشق کرے گا لیکن اس نے مجھے بھی وہ
جگہ بتانے سے انکار کر دیا اور تم یقین کرو یا نہ کرو میں بہرحال سچ کہہ رہا
ہوں"۔ ——— آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ عمران اس کا لہجہ سن
کر ہی سمجھ گیا تھا کہ آرتھر سچ کہہ رہا ہے۔

"ٹھیک ہے اس نے تمہیں نہ بتایا ہو گا لیکن بہرحال تم اس کے
ممکنہ ٹھکانوں سے تو واقف ہی ہو گے۔ ہمیں ان کی تفصیل بتا دو ہم خود

ـے ڈھونڈھ نکالیں گے"۔ ——— عمران نے کہا۔
"میں سچ کہہ رہا ہوں کہ مجھے کوئی علم نہیں کہ وہ کہاں ہو گا۔ اس
ـے شمار ٹھکانے ہیں۔ میں اب کون کون سے بتاؤں"۔ ———
ـنے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
"کوئی ایسی جگہ جہاں مکمل تنہائی ہو"۔ ——— عمران نے چند لمحے
ـوش رہنے کے بعد پوچھا۔
"مکمل تنہائی ——— اوہ ہاں ایک جگہ ایسی ہے۔ یہ ولنگٹن کے شمال
ـرق میں ہائی وے پر تقریباً ڈیڑھ سو کلو میٹر دور واقع ایک قصبے کروتھا
ـہے۔ یہ قصبہ مکمل طور پر یہودیوں کا قصبہ ہے۔ وہاں ڈاکٹر رونالڈ کا
ـ خفیہ ٹھکانہ ہے جسے گولڈن ہاؤس کہا جاتا ہے۔ اس کے نیچے ایک
ـ تہہ خانہ ہے جو صرف ڈاکٹر رونالڈ کے استعمال میں رہتا ہے۔ یہ گولڈن
ـوس ڈاکٹر رونالڈ نے ہی تعمیر کرایا ہے اور اس تہہ خانے میں وہ اپنی روحانی
ـقیں کیا کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ وہیں ہو"۔ ——— آرتھر نے جواب
ـیا۔
"وہاں فون ہے"۔ ——— عمران نے پوچھا۔
"فون نہیں ——— وہاں کوئی فون نہیں ہے۔ البتہ اوپر گولڈن ہاؤس
ـمیں فون ہے لیکن گولڈن ہاؤس میں موجود افراد ڈاکٹر رونالڈ کے حکم کی
ـتعمیل اس طرح کرتے ہیں جیسے ڈاکٹر رونالڈ ہی ان کا خدا ہو"۔ ———
ـآرتھر نے جواب دیا۔
"وہاں کا انچارج کون ہے"۔ ——— عمران نے پوچھا۔
"مجھے نہیں معلوم ——— میں کبھی وہاں نہیں گیا۔ مجھے صرف ڈاکٹر رونالڈ

نے بتایا تھا کہ وہ بھی اس کا خفیہ ٹھکانہ ہے"۔ ——— آرتھر نے جوا

"فون نمبر تو تمہیں معلوم ہی ہوگا"۔ ——— عمران نے کہا۔

"نہیں — مجھے فون نمبر بھی معلوم نہیں ہے"۔ ——— آرتھ

جواب دیا۔

"ٹائیگر، آرتھر صاحب کے سر کا زخم شاید تکلیف دینا بند کر گیا ہے

دوبارہ اپنی پہلے والی جون میں آ رہے ہیں"۔ ——— عمران نے آرتھر

عقب میں کھڑے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی آرتھر

سے ایک کربناک چیخ نکلی اور وہ اچھل کر اوندھے منہ نیچے جا گرا۔ ٹائیگر

کے سر پر موجود زخم پر پنچ مار دیا تھا۔ فرش پر کچھ دیر تڑپنے کے بعد آرتھر ایک

سے اٹھا اور دوسرے لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے۔ اس طرح اس نے سامنے

ہوئے عمران پر حملہ کر دیا۔ یہ حملہ اس قدر اچانک اور زوردار تھا کہ عمران بر

سنبھل ہی نہ سکا اور آرتھر قلابازی کھاتا ہوا عمران کے ہاتھ سے اپنا مشین

پسٹل جھپٹ کر صوفے کے عقب میں سیدھا ہوا اور اس نے عمران کی آڑ لے لی

اسی لمحے مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کی آواز گونجی اور عمران کو محسوس ہوا کہ گو

اس کے بالوں سے رگڑ کھاتی ہوئیں گزر گئی ہیں۔ دوسرے لمحے عمران کے

عقب میں دھماکہ ہوا۔ یہ فائرنگ سامنے والے صوفے کے عقب میں کھڑے

نے کی تھی۔ آرتھر کا حملہ، قلابازی اور ٹائیگر کی فائرنگ سب کچھ صرف پلک

جھپکنے میں ہو گیا۔ عمران اچھل کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ا

کے حلق سے بے اختیار طویل سانس نکل گیا۔ صوفے کے عقب میں پڑے ہو

آرتھر کی کھوپڑی سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکی تھی اور یہ کارنامہ سامنے کھ

ٹائیگر نے سرانجام دیا تھا۔ اس نے واقعی بے پناہ رسک لیا تھا کیونکہ اگر اگر

گولیاں ایک انچ نیچے ہو کر گزرتیں تو آرتھر کی بجائے عمران کی کھوپڑی

سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکی ہوتی۔

"مجبوری تھی باس ——— آپ کے بال خراب ہو گئے ہوں گے۔ اگر میں

نہ کرتا تو آرتھر آپ پر عقب سے فائر کر دیتا۔ اور اس نے چالاکی یہ کی تھی

آپ کے عقب میں پہنچتے ہی جھک کر آپ کے جسم کی آڑ لے لی تھی۔ صرف اس

سر اور پیشانی کا تھوڑا سا حصہ آپ کے سر کے اوپر سے نظر آ رہا تھا۔ اس

مجبوراً مجھے اسی حصے پر فائر کرنا پڑا"۔ ——— ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں

اور عمران مسکرا دیا۔

"ویل ڈن ——— ٹائیگر مجھے خوشی ہے کہ تم نے اس قدر کٹھن فیصلہ بروقت

اور اس فیصلے پر عمل کرتے ہوئے تمہارا ہاتھ بھی نہیں لرزا۔ آج تم نے شاگردی

حق ادا کر دیا ہے"۔ ——— عمران نے مسکراتے ہوئے توصیفی لہجے میں کہا

ٹائیگر کا چہرہ عمران کی اس تعریف پر مسرت کی شدت سے گلاب کے پھول

طرح کھل اٹھا۔ اس کی آنکھیں اس طرح چمکنے لگیں جیسے اسے اچانک ہفت

اقلیم کی دولت مل گئی ہو۔

"یہ ——— یہ سب کچھ آپ کے طفیل ہے باس"۔ ——— ٹائیگر نے مسرت

شدت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

اسے ابھی تک اپنے بالوں میں گولیوں کے گزرنے کی حدت محسوس ہو رہی

تھی۔ واقعی ٹائیگر نے ایک ایسا کارنامہ سرانجام دیا تھا کہ عمران کے اپنے دل

میں اس کے لئے مسرت کی لہریں سی اٹھ رہی تھیں۔

اسی لمحے جوانا تیزی سے اندر داخل ہوا لیکن پھر ٹائیگر اور عمران کو بخیریت

دیکھ کر وہ رک گیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے لیکن

دوسرے لمحے وہ عمران کے بالوں کو دیکھ کر بری طرح چونک پڑا۔

"ماسٹر، یہ آپ کے بالوں کو کیا ہوا، یہ تو جل گئے ہیں۔ جلی ہوئی لکیر صاف نظر آرہی ہیں۔" ——— جوانا نے انتہائی حیرت سے بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے سمجھ نہ آرہی ہو کہ یہ کیسے ہوگیا ہے۔

"ٹائیگر نے نشانہ بازی کا مظاہرہ کیا ہے۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نشانہ بازی اور آپ کے بالوں پر۔" ——— جوانا اور زیادہ حیران ہوا مگر جب عمران نے اسے تفصیل بتائی تو وہ اس طرح حیرت سے ٹائیگر کی طرف دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ ٹائیگر اتنا بڑا رسک بھی لے سکتا ہے۔

"کمال ہے ——— اس قدر رسک لیا ہے تم نے ——— کم از کم میں تو یہ کبھی نہ لیتا۔ ویسے تمہارے اعتماد اور حوصلے اور اس قدر درست نشانے کی میں داد دیتا ہوں۔" ——— جوانا نے آگے بڑھ کر بے اختیار ٹائیگر کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر کا چہرہ اور زیادہ کھل اٹھا۔

"میں تم سب میں ایسی ہی قوت فیصلہ اعتماد اور نشانہ بازی کی مہارت دیکھنا چاہتا ہوں۔ مجھے خوشی ہے کہ آج ٹائیگر نے اپنے آپ کو ان خصوصیات کا اہل ثابت کر دکھایا ہے۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جوانا اس طرح ٹائیگر کی طرف دیکھنے لگا جیسے اسے اس پر رشک آرہا ہو۔

وہ اب ڈرائینگ روم سے باہر آچکے تھے۔ جب جوانا نے باہر موجود جوزف کو یہ بات بتائی تو اس کے چہرے پر بھی تعجب کے آثار ابھر آئے

عمران اس دوران ایک اور کمرے میں چلا گیا تھا جبکہ وہ تینوں وہیں برآمدے میں ہی رک گئے تھے۔

"کمال ہے ——— میرا خیال ہے کہ ماسٹر خود بھی شاید یہ رسک نہ لیتا۔" جوانا نے کہا اور جوزف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"یہ کمال صرف ٹائیگر اور ہماری حد تک کمال ہے اور شاید باس نے بھی ٹائیگر کا دل رکھنے کے لئے اس کی تعریف کردی ہے ورنہ جہاں تک باس کا تعلق ہے۔ اگر یہ فائرنگ باس کرتا تو میرا دعویٰ ہے کہ بالوں کی نوکیں تک نہ جلتیں۔" ——— جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کمرے کا فون پیس تو ڈیڈ ہے اور بھی کہیں فون دیکھا ہے تم نے۔" عمران نے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر ——— سب سے آخری کمرے میں فون موجود ہے۔" ——— جوانا نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا راہداری کی طرف مڑ گیا۔ جوانا اس کے پیچھے چل پڑا تاکہ عمران کو اس کمرے کی نشاندہی کر سکے جبکہ ٹائیگر اور جوزف وہیں برآمدے میں ہی رک گئے۔

"ماسٹر جوزف کہہ رہا ہے کہ ٹائیگر نے نشانہ بازی کا کوئی کمال نہیں دکھایا۔ اگر آپ اس کی جگہ فائرنگ کرتے تو بالوں کی نوکیں تک نہ جلتیں۔ کیا واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔" ——— جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"جوزف کی بات چھوڑو، وہ تو یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ میں اگر حجام ہوتا تو بجائے استرا قینچی سے کسی کی حجامت کرنے کے مشین گن کی فائرنگ سے بال سیٹ کر سکتا ہوں۔ البتہ اس حد تک اس کی بات درست ہے کہ

اگر ٹائیگر ذرا سا پسٹل کا دستہ اوپر کو اٹھا دیتا تو میرے بال بچ سکتے تھے لیکن وہ کہتے ہیں کہ جائے استاد خالی است بس وہی بات ہے۔ البتہ تم نے یہ بات ٹائیگر سے نہیں کرنی ورنہ اس کا اعتماد ختم ہو جائے گا اس کی حد تک یہ واقعی کمال ہے۔" ——— عمران نے نمبر ڈائل کرتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"گولڈن ہاؤس۔" ——— دوسری طرف سے ہیلو کی آواز سنتے ہی عمران نے آرتھر کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس — کون صاحب بات کر رہے ہیں۔" ——— دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"میں آرتھر ہوں — ریڈ فاکس کا آرتھر اور ڈاکٹر رونالڈ کا پارٹنر، ڈاکٹر رونالڈ یہاں موجود ہیں ان سے ضروری بات کرنی تھی۔" ——— عمران نے آرتھر کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سوری جناب — ڈاکٹر صاحب نیچے تہہ خانے میں ہیں اور ان کا حکم ہے کہ جب تک وہ خود باہر نہ آئیں انہیں کسی قیمت پر ڈسٹرب نہ کیا جائے۔" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔کے ٹھیک ہے۔" ——— عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ پھر وہ چونکا اور اس نے ایک بار پھر ریسیور اٹھایا اور اس نے ایکریمیا میں مخصوص پولیس ایمرجنسی کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ پورے ایکریمیا میں پولیس ایمرجنسی کے لئے ایک خاص نمبر مخصوص تھا۔ اس لئے کسی کو آپریٹر سے نمبر پوچھنے کی ضرورت نہ رہتی تھی۔

"یس — پولیس ایمرجنسی ہیڈ کوارٹر۔" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی

ایک آواز سنائی دی۔

"ولنگٹن سٹریٹ پر سپرچویل کلینک میں ڈاکٹر ویلس اپنی ساتھی لڑکی اور ملازم کے ساتھ رسیوں سے بندھا پڑا ہوا ہے اور باہر کسی نے "بند ہے" کی تختی لٹکا دی ہے۔ اب یہ آپ کی مرضی ہے کہ آپ انہیں جا کر کھولتے ہیں یا ایسے ہی مرنے دیتے ہیں۔ میں نے بہرحال اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔" ——— عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فوراً کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

"آؤ اب یہاں سے چلیں ورنہ پولیس والے نمبر ٹریس کرنے میں دیر نہ لگائیں گے۔" ——— عمران نے مڑتے ہوئے کہا۔

"باہر کاریں موجود ہیں، ایک کار نہ لے لیں۔" ——— جوانا نے کہا

"نہیں — ریڈ فاکس خاصی بڑی تنظیم ہو گی اور اس کی کار کو اس کے کارندے جانتے ہوں گے اس لئے ہمیں ٹیکسی لینی ہو گی۔" ——— عمران نے جواب دیا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وسیع و عریض تہہ خانے میں نیم تاریکی تھی اور کمرہ نامانوس خوشبوؤں سے مہک رہا تھا۔ کمرے میں فرنیچر نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ البتہ فرش پر قالین بچھا ہوا تھا اور اس کے درمیان میں ایک سفید چادر تھی جس پر ڈاکٹر رونالڈ آلتی پالتی مارے جوگیوں کے سے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر انتہائی ڈھیلا سا لباس تھا اور آنکھیں بند تھیں۔ اس کے چہرے پر اس طرح سرخی چھائی ہوئی تھی جیسے اس کے جسم میں موجود سارا خون اس کے چہرے پر اکٹھا ہو گیا ہو۔ اچانک کمرے میں یکلخت تیز روشنی سی پھیل گئی۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی نے کمرے کے اندر ایک انتہائی طاقتور بلب روشن کر دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی دور سے ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے انتہائی رومانٹک قسم کی موسیقی بج رہی ہو۔ پھر اچانک سامنے والی دیوار پر عجیب سا روپہلا دھواں سا پھیلنے لگا۔ ایسا دھواں جیسے وہ آگ کی بجائے چاندنی سے بنا ہوا ہو اور اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر رونالڈ

نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں اور پھر سامنے والی دیوار پر روپہلا دھواں دیکھ کر اس کے چہرے کے عضلات مسرت کی شدت سے بری طرح پھڑکنے لگے۔ وہ اب پلکیں جھپکائے بغیر اس دھوئیں کو دیکھ رہا تھا جو کبھی آہستہ آہستہ پھیلتا اور کبھی سمٹ جاتا۔ کبھی اس میں لہریں سی دوڑتی نظر آتیں اور کبھی بجلیاں چمکتی ہوئی محسوس ہوتیں۔ چند لمحوں تک یہی کیفیت رہی پھر یہ دھواں دیوار پر اس طرح پھیلنے لگا کہ اس سے ایک انتہائی خوبصورت دوشیزہ کی تصویر سی بنتی دکھائی دی اور چند لمحوں بعد یہ تصویر حقیقت کا روپ دھار گئی اور ڈاکٹر رونالڈ کے چہرے پر مسرت کی لہروں میں اور زیادہ تموج پیدا ہو گیا۔ اب اس کے سامنے دیوار سے ذرا آگے ایک انتہائی خوبصورت دوشیزہ کھڑی تھی جس کے جسم پر چاندنی کے رنگ اور ریشم جیسا نفیس لباس تھا لیکن اس کی آنکھیں بند تھیں لیکن پھر اس کی بند پلکیں آہستہ آہستہ تھرتھرائیں اور پھر گلاب کی پنکھڑیوں کی طرح کھلتی چلی گئیں لیکن آنکھوں میں سیاہ پتلی نہ تھی بلکہ پوری آنکھیں انڈے کے چھلکے کی طرح سفید تھیں۔

"میں نے حکم دیا تھا کہ میں تمہیں اس دینا جیسی عورت دیکھنا چاہتا ہوں۔ بالکل اس دینا جیسی۔ تمہارا قد و قامت، بالوں اور آنکھوں اور جسم کا رنگ سب کچھ اس دنیا کی عورتوں جیسا ہو اور تم ایکریمین زبان بولتی ہو، پھر میرے حکم کی تعمیل کیوں نہیں کی گئی"۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ کے منہ سے غراہٹ بھری تیز آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں اور اس کے چہرے پر ایک بار پھر انتہائی تیزی سے سرخی پھیلتی چلی گئی۔ اسی لمحے اس عورت کے جسم کے گرد دوبارہ وہی چاندنی

جیسا دھواں پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ اس دھویں میں غائب ہو گئی ۔
پھر دھواں جس طرح نمودار ہوا تھا اسی طرح غائب ہو گیا اور اب وہاں
پہلے والی سفید آنکھوں اور عجیب سے رنگ کے بالوں والی عورت کی بجائے
ایک نوجوان ایکریمین لڑکی موجود تھی اور اس کے جسم پر بھی ایکریمین عورتوں
جیسا لباس تھا۔ جینز اور شرٹ پر مشتمل لباس اور اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر
رونالڈ نے ایک بار پھر ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس
لڑکی کو دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ تیر گئی۔

" اب ٹھیک ہے، کیا نام ہے تمہارا "۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے
تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" شاکو شم تموشا "۔۔۔۔۔۔ لڑکی کے لب ہلے اور اس کے ساتھ ہی
کمرہ ایک انتہائی رسیلی اور مدھر نسوانی آواز سے گونج اٹھا۔

" یہ مشکل نام ہے۔ سنو آج سے تمہارا نام ڈورتھی ہو گا۔ کیا نام ہے
تمہارا "۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے پہلے کی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" ڈورتھی "۔۔۔۔۔۔ لڑکی نے جواب دیا۔

" گڈ ۔ اور سنو، آج کے بعد تم نے کسی سے یہ نہیں کہنا کہ تم بالا کائناتی
دنیا کی رہنے والی ہو۔ تم نے سب کو یہی بتانا ہے کہ تم ایکریمین ہو "۔۔۔۔۔۔
ڈاکٹر رونالڈ نے کہا اور لڑکی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" یہاں میرے پاس بیٹھ جاؤ اور میری باتیں غور سے سنو۔ آج کے بعد
تمہیں میری ان باتوں پر مکمل عمل کرنا ہو گا "۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے
کہا اور لڑکی قدم بڑھاتی ہوئی آگے بڑھی اور ڈاکٹر رونالڈ کے سامنے
اس طرح بیٹھ گئی جیسے کوئی شاگرد استاد کے سامنے انتہائی مؤدبانہ انداز

میں بیٹھتا ہے۔

" سنو، میں نے تمہیں پانچ ارضی سالوں کے لئے حاصل کیا ہے اور مجھ میں
یہ طاقت ہے کہ میں اس مدت کو پانچ ہزار ارضی سالوں تک بھی بڑھا سکتا ہوں "۔
ڈاکٹر رونالڈ نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" نہیں نہیں، ایسا مت کرنا ڈاکٹر ۔۔۔۔ ایسا مت کرنا۔ میں اپنی دنیا میں
واپس جانا چاہتی ہوں "۔۔۔۔۔۔ لڑکی نے انتہائی روہانسے لہجے میں کہا۔

" صرف اس صورت میں تم واپس جا سکو گی کہ اگر تم نے ان پانچ ارضی سالوں
میں میرے حکم کی حرف بحرف تعمیل کی "۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے تیز لہجے میں
کہا۔

" میں وعدہ کرتی ہوں کہ تمہارے ہر حکم کی حرف بحرف تعمیل کروں گی "۔۔۔۔۔۔
لڑکی نے فوراً ہی جواب دیا اور ڈاکٹر رونالڈ کے چہرے پر مسرت کے آثار تیزی
سے پھیل گئے۔

" مجھے بتایا گیا ہے کہ تمہیں یہاں کے ماحول کا عادی ہونے اور یہاں کی
عورتوں کی طرح اپنے آپ کو مکمل کرنے کے لئے کچھ وقت لگے گا۔ کتنا وقت لگے گا،
ارضی وقت کے حساب سے جواب دو "۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے اسی طرح
تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" ارضی وقت کے حساب سے دو گھنٹے "۔۔۔۔۔۔ لڑکی نے ایک لمحہ
رک کر جواب دیا۔

" ٹھیک ہے اس کے بعد تم یہاں کے انسانوں کی طرح کھاؤ گی، پیو گی
لباس پہنو گی، چلو گی، پھرو گی، تمہارے تمام احساسات، نفسیات اور افعال
ارضی عورتوں جیسے ہوں گے لیکن تمہارے ذہن کے اندر بالا کائناتی دنیا کے

تمام راز محفوظ رہیں گے اور تم یہ راز میرے حکم پر مجھے بتاؤ گی بھی سہی ، اور میرے حکم پر ان پر عمل درآمد بھی کرو گی ۔ بولو ۔ کیا تم ایسا کرو گی ؟" ۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ میں ایسا ہی کروں گی ؟" ۔۔۔۔۔۔ لڑکی نے جواب دیا۔

" تم میری اجازت کے بغیر کسی کو یہ نہ بتاؤ گی کہ تمہارا تعلق بالا کائناتی دنیا سے ہے ؟" ۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

" ہاں ۔ میں ایسا ہی کروں گی ؟" ۔۔۔۔۔۔ لڑکی نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ اب تم دو گھنٹے یہیں گزارو گی۔ میں دو گھنٹے بعد واپس آؤں گا ؟" ۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے قدم بڑھاتا اس تہہ خانے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ وہ لڑکی ویسے ہی قالین پر بیٹھی رہی۔ ڈاکٹر رونالڈ دروازہ کھول کر باہر آیا اور دروازے کو لاک کر کے وہ ایک راہداری میں چلتا ہوا تیزی سے ایک سائیڈ کمرے میں آیا۔ اس کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا ذہن پکے ہوئے پھوڑے کی طرح دکھ رہا ہو۔ مسلسل مخصوص قسم کی ذہنی ورزش کے بعد گو وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا مگر اس کی ذہنی حالت درست نہ تھی اس لئے اس نے یہی سوچا تھا کہ وہ ان دو گھنٹوں میں آرام کرے گا۔ اس کمرے میں داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کر دیا۔ یہ کمرہ بیڈ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ تپائی پر فون بھی موجود تھا۔ ڈاکٹر رونالڈ ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا اور پھر آدھے گھنٹے بعد جب وہ غسل کر کے اور لباس بدل کر باہر آیا تو اس کی آدھی سے زیادہ تھکن کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ اس کے باوجود اس کے ذہن پر خاصا دباؤ تھا۔ اس نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے سائیڈ تپائی پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

" یس ؟" ۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر رونالڈ بول رہا ہوں بیڈ روم سے ؟" ۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" اوہ باس آپ بیڈ روم میں آگئے ہیں ؟" ۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" ہاں ۔ لیکن تہہ خانے میں میری اجازت کے بغیر کوئی نہ جائے گا۔ میں نے اسے لاک کر دیا ہے اور سنو میں اب دو گھنٹوں کے لئے سونا چاہتا ہوں۔ تم وقت چیک کر لو اور اب سے ٹھیک دو گھنٹوں بعد مجھے جگا دینا اور اس دوران مجھے قطعی ڈسٹرب نہ کیا جائے ؟" ۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس ۔ ویسے آپ کے پارٹنر آرتھر کا فون آیا تھا مگر اس وقت آپ تہہ خانے میں تھے اس لئے میں نے ان سے معذرت کر لی تھی ؟" ۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو فرانڈو۔ آرتھر کا فون آیا تھا یہاں ، کب کی بات ہے ؟" ۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

" یس باس ۔ آدھا گھنٹہ پہلے فون آیا تھا ؟" ۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے گولڈن ہاؤس کے انچارج فرانڈو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

" مگر آرتھر کو تو یہ علم ہی نہ تھا کہ میں یہاں ہوں۔ پھر اس نے فون کیسے کیا۔ بہرحال ملاؤ اس سے فون ۔ میں پوچھتا ہوں کہ اسے کیسے میری موجودگی کا علم ہوا ؟" ۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" یس باس ؟" ۔۔۔۔۔۔ فرانڈو نے جواب دیا اور ڈاکٹر رونالڈ نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ کے شدید انتظار کے بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی

اور ڈاکٹر رونالڈ نے ریسیور اٹھالیا۔

"کیا بات ہے، اتنی دیر کیوں لگائی ہے فون ملانے میں، تمہیں معلوم ہے مجھے اس وقت شدید نیند آرہی تھی۔" ـــــــ ڈاکٹر رونالڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس، وہاں سے فون ریسیو نہیں کیا جا رہا۔ میں مسلسل ٹرائی کرتا رہا ہوں لیکن کوئی ریسیور ہی نہیں اٹھاتا۔" ـــــــ دوسری طرف سے فرانڈو کی آواز سنائی دی اور ڈاکٹر رونالڈ ایک بار پھر چونک پڑا۔

"ریسیور نہیں اٹھایا جا رہا، یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ ریڈ فاکس کا ہیڈ کوارٹر ہے وہاں آٹھ دس افراد مستقل رہتے ہیں۔" ـــــــ ڈاکٹر رونالڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس ـــ میں نے چیک کرایا ہے۔ فون بھی درست کام کر رہا ہے۔ بیل بھی جا رہی ہے مگر وہاں سے کوئی اٹنڈ ہی نہیں کرتا۔" فرانڈو نے جواب دیا۔

"راجر کا نمبر جانتے ہو ـــ راجر انتھونی کا۔" ـــــــ ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"نہیں باس۔" ـــــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈاکٹر رونالڈ نے ایک نمبر بتایا اور اس پر راجر سے بات کرانے کا حکم دے کر اس نے ریسیور رکھ دیا۔ اس کی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ چند لمحوں بعد ٹیلیفون کی گھنٹی پھر بج اٹھی اور ڈاکٹر رونالڈ نے ریسیور اٹھالیا۔

"راجر انتھونی لائن پر ہے باس۔" ـــــــ فرانڈو کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو، راجر میں ڈاکٹر رونالڈ بول رہا ہوں۔" ـــــــ ڈاکٹر رونالڈ

تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔" ـــــــ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی
دی۔

"تمہارا دفتر ہیڈ کوارٹر کے قریب ہے۔ وہاں سے فون ریسیو نہیں کیا جا رہا تم خود وہاں جاؤ اور حالات معلوم کر کے مجھے گولڈن ہاؤس کے نمبر پر کال کرو ـــ فوراً جلدی۔" ـــــــ ڈاکٹر رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔" ـــــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈاکٹر رونالڈ نے ریسیور رکھ دیا۔

"یہ آخر کیا چکر چل گیا ہے، ایک دو روز میں۔" ـــــــ ڈاکٹر رونالڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈاکٹر رونالڈ نے جھپٹ کر ریسیور اٹھالیا۔

"یس۔" ـــــــ ڈاکٹر رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"راجر سے بات کریں باس۔" ـــــــ فرانڈو کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو باس، میں راجر بول رہا ہوں۔ یہاں ہیڈ کوارٹر میں تو ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری ہوئی ہیں۔ میں ہیڈ کوارٹر سے ہی بول رہا ہوں۔ ڈرائننگ روم میں باس آرتھر کی لاش دیوار کے ساتھ پڑی ہوئی ہے۔ ان کے سر کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے۔ باقی آٹھ افراد کی لاشیں ایک کمرے میں موجود ہیں جن میں سے دو کو گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے اور باقی افراد کو گولی ماری گئی ہے۔ ویسے ہیڈ کوارٹر خالی پڑا ہوا ہے۔ بڑا گیٹ اندر سے بند ہے جبکہ سائیڈ گیٹ باہر سے بند پڑا تھا۔" ـــــــ دوسری طرف سے راجر کی دہشت بھری آواز سنائی دی اور ڈاکٹر رونالڈ

کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا ہو۔

" اوہ اوہ یہ کیسے ہو گیا۔ کس نے ایسا کیا ہے:" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" میں کیا کہہ سکتا ہوں باس:" ——— دوسری طرف سے راجر کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

" ٹھیک ہے میں خود دیکھ لوں گا اور جس نے بھی ایسا کیا ہے اس کا حشر انتہائی عبرتناک ہو گا۔ سنو اب آرتھر کے بعد تم ریڈ فاکس کے سیکنڈ چیف ہو۔ اپنے گروپ سمیت ہیڈ کوارٹر کو سنبھال لو۔ آرتھر اور دوسرے افراد کی لاشیں غائب کر دو' میں بعد میں تم سے ملوں گا اور تمہیں پوری تفصیل بتاؤں گا:" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ کر اس نے بے اختیار دونوں ہاتھوں میں اپنا سر تھام لیا۔ آرتھر کی اس ہولناک موت نے اسے واقعی شدید ذہنی دھچکا پہنچایا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ذہن میں انگارے سے بھر گئے ہوں۔ تھوڑی دیر تک وہ اسی طرح سر پکڑے بیٹھا رہا۔ پھر اس نے سر اٹھایا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس کے فون کے نیچے لگے ہوئے مخصوص بٹن کو دبا کر اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس:" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک اجنبی سی آواز سنائی دی اور ڈاکٹر رونالڈ بے اختیار چونک پڑا۔

" سپر جویل کلینک کا نمبر ہے یہ یا۔۔۔۔؟" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ذہن میں فوری طور پر یہی خیال آیا تھا کہ شاید نمبر غلط مل گیا ہے۔

" ہاں ——— آپ کون صاحب ہیں:" ——— دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" پہلے آپ بتائیں کہ آپ کون ہیں:" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" میں پولیس چیف انسپکٹر فریڈ ہوں:" ——— دوسری طرف سے منت لہجے میں کہا گیا۔

" پولیس چیف اور کلینک میں ——— کیوں آپ وہاں کیوں ہیں۔ میرا م ڈاکٹر رونالڈ ہے اور میں کلینک کا انچارج ہوں:" ——— ڈاکٹر نالڈ کے ذہن کو پولیس چیف کے الفاظ سن کر ایک اور شدید ذہنی دھچکا لگا تھا۔

" اوہ آپ ڈاکٹر رونالڈ ——— آپ کہاں سے بات کر رہے ہیں:" ——— دوسری طرف سے پولیس چیف نے چونک کر پوچھا۔

" کائز لینڈ سے:" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے جان بوجھ کر ایک دوسرے ملک کا نام لے دیا۔

" اوہ ڈاکٹر ویلس نے بھی ہمیں یہی بتایا ہے کہ آپ غیر ملک گئے ہوئے ہیں۔ بہر حال آپ مطمئن رہیں یہاں کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔ ہمیں ایک گمنام فون کال پر بتایا گیا کہ سپر جویل کلینک کے اندر ڈاکٹر ویلس' ایک عورت اور ایک ملازم بندھے ہوئے موجود ہیں اور دروازے پر بند ہے" کی تختی لگی ہوئی ہے۔ ہم نے یہ فون کال ٹریس کرنے کی کوشش کی تو فون ٹریس نہ ہو سکا۔ بہر حال ہم یہاں کلینک پہنچے تو یہاں واقعی ڈاکٹر ویلس ایک عورت اور ایک مرد کو رسیوں سے باندھ کر ان کے منہ میں

کپڑے ٹھنسے ہوئے تھے اور وہ تینوں بیہوش تھے۔ ہم نے انہیں کھولا
اور ہوش میں لائے تو ڈاکٹر ویلس نے اپنے بیان میں بتایا کہ آپ غیر ملک
گئے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر ویلس اپنے دفتر میں بیٹھے تھے کہ اچانک دو قوی
ہیکل ایکریمی اور دو ایشیائی باشندے ان کے دفتر میں داخل ہوئے لیکن انہوں
نے پلک جھپکنے میں ان کے سر پر ضرب لگا کر انہیں بیہوش کر دیا۔ اس کے بعد ان کی آنکھ کھلی
تو پولیس ان کے سامنے موجود تھی۔ اس عورت نے بیان دیا ہے کہ دو ایکریمی
اور دو ایشیائی باشندے آئے۔ انہوں نے ڈاکٹر ویلس سے ملنے کی خواہش
ظاہر کی اور فیس ادا کی جس پر اس نے انہیں ڈاکٹر ویلس کے پاس بھیج دیا
اس کے بعد اچانک اس کے سر پر ضرب لگائی اور وہ بیہوش ہو گئی۔ تیسرے
آدمی کا بیان بھی اس سے ملتا جلتا ہے۔ ڈاکٹر ویلس نے ہمارے کہنے پر
کلینک کی مکمل چیکنگ کی ہے مگر یہاں سے کوئی چیز نہیں چرائی گئی"۔ ——
پولیس چیف نے کہا۔

"ڈاکٹر ویلس اب کہاں ہے"؟ —— ڈاکٹر رونالڈ نے ہونٹ
چباتے ہوئے پوچھا۔

"سنٹرل ہسپتال میں —— بیڈ نمبر ایک سو ایک جنرل وارڈ ——
ویسے وہ بخیریت ہیں —— صرف کچھ روز آرام کے لئے ڈاکٹروں
نے انہیں ہسپتال میں رکھ لیا ہے"۔ —— پولیس چیف
نے کہا۔

"اوہ آپ کا شکریہ مسٹر فریڈ —— آپ خدارا اس کی تحقیق کریں کہ یہ کون
لوگ تھے اور اس واردات سے ان کا کیا مقصد تھا"۔ —— ڈاکٹر

رونالڈ نے کہا۔

"ہم انکوائری کر رہے ہیں، جلد ہی اصل حقائق سامنے آجائیں گے"
دوسری طرف سے پولیس چیف نے کہا۔ اور ڈاکٹر رونالڈ نے ایک بار پھر
شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے۔ یہ اچانک کیا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ بہرحال اب دو
گھنٹے گزرنے والے ہی ہیں۔ پھر میں ڈورتھی سے ان ساری باتوں کی تفصیل پوچھ لوں گا"۔
ڈاکٹر رونالڈ نے کہا اور بیڈ پر لیٹ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ڈورتھی کے پاس
ایسی طاقت موجود ہے کہ وہ ایک لمحے میں اسے تمام تفصیل بتا سکتی ہے
ان حیرت انگیز حالات کی بنا پر اس کی نیند اڑ گئی تھی۔ اس کی نظریں بار
بار گھڑی پر جا رہی تھیں لیکن ابھی تو صرف ایک گھنٹہ ہی گزرا تھا اور پھر
اچانک جس طرح آندھی آتی ہے اور پورے ماحول پر چھا جاتی ہے، اس
طرح اس کے ذہن پر نیند چھا گئی اور وہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو گیا۔
پھر دروازے پر زور زور سے دستک کی آواز سن کر وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔
اس طرح اچانک گہری نیند سے اٹھنے کی وجہ سے ایک لمحے کے لئے تو
اسے سمجھ ہی نہ آئی کہ وہ کہاں ہے اور یہ شور کس قسم کا ہے مگر دوسرے
لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"کون ہے"؟ —— اس نے اونچی آواز میں کہا۔

"فرانڈو ہوں —— باس آپ نے کہا تھا کہ دو گھنٹوں بعد آپ کو اٹھا
دیا جائے۔ میں نے پہلے فون کیا مگر آپ نہ اٹھے تو مجھے دستک دینا پڑی"۔
بند دروازے کے باہر سے فرانڈو کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے، تم اب جاؤ"۔ —— ڈاکٹر رونالڈ نے تیز لہجے میں

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے دیوار پر لگے ہوئے کلاک کو
دیکھا تو اسے معلوم ہو گیا کہ واقعی دو گھنٹے گزر چکے ہیں۔ وہ بیڈ سے اٹھا
اور ایک بار پھر باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ دس منٹ بعد جب وہ باہر آیا
تو اس کے جسم پر گہرے رنگ کا تھری پیس سوٹ تھا۔ چہرہ دھلنے کی وجہ
سے تروتازہ لگ رہا تھا۔ ویسے بھی ایک گھنٹے کی گہری نیند نے اسے ذہنی
طور پر خاصا فریش کر دیا تھا۔ اب وہ دباؤ اس کے ذہن پر موجود نہ تھا۔ کمرے
کا دروازہ کھول کر وہ راہداری میں سے گزر کر تہہ خانے کی طرف بڑھ گیا۔ اس
نے تہہ خانے کے دروازے کا لاک کھولا اور پھر دروازے کو دھکیل کر وہ
داخل ہوا تو سامنے قالین پر بیٹھی ہوئی ڈورتھی اسے دیکھ کر مسکراتی ہوئی اٹھ
کھڑی ہوئی۔

"ہائے، کیسے ہو ڈاکٹر" ——— ڈورتھی نے ایکریمین لڑکیوں کی
طرح کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ اب وہ ہر لحاظ سے ایک خوبصورت
ایکریمین لڑکی لگ رہی تھی۔

"تم سناؤ — اپنا نام بھی بتا دو" ——— ڈاکٹر نے گرمجوشانہ انداز
میں مصافحہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ڈورتھی — میرا نام ڈورتھی ہے" ——— لڑکی نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"گڈ — آؤ میرے ساتھ" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے انتہائی مطمئن
لہجے میں کہا اور اسے ساتھ لے کر وہ تہہ خانے سے نکلا اور راہداری میں
سے گزرتا ہوا وہ ایک اور کمرے میں آ گیا جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا
تھا۔

کرسی پر بیٹھو" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے میز کی دوسری طرف
رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ میز کے پیچھے
بڑی اونچی پشت کی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب مجھے بتاؤ کہ میں کون ہوں، کیا کرتا ہوں اور میری ذہنی اور روحانی
کیفیت کیا ہے" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈورتھی
نے اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے کوئی ٹیپ ریکارڈر چل پڑتا ہے۔ اس
نے ڈاکٹر رونالڈ کے ماں باپ کے نام، اس کے بچپن اور اب تک کے
سارے حالات اس طرح تفصیل سے بتا دیئے کہ اس قدر تفصیلی حالات
ڈاکٹر رونالڈ کو بھی یاد نہ رہے تھے۔

"گڈ — اب مجھے بتاؤ کہ میرے بزنس پارٹنر آرتھر اور اس کے ساتھیوں
کو کس نے ہلاک کیا ہے اور میرے کلینک میں میرے اسسٹنٹ ڈاکٹر ولیس
اور اس کے ساتھیوں کو کس نے بیہوش کر کے باندھا اور کیوں" ———
ڈاکٹر رونالڈ نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ
اشتیاق تھا۔

"یہ کام چار آدمیوں کا ہے جن کا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ ان کے لیڈر
کا نام علی عمران ہے۔ اس کے ساتھ اس کا شاگرد ٹائیگر ہے اور دو حبشی
ہیں۔ ایک کا نام جوانا اور دوسرے کا جوزف ہے۔ یہ اس ڈائری کے حصول
کے لئے آئے ہیں جو پاکیشیا کے پروفیسر نورس سے ایک ایکریمین عورت
مارگریٹ نے حاصل کی تھی۔ پھر مارگریٹ قتل ہو گئی اور ڈائری تمہارے
پاس آ گئی اور اس کی مدد سے تم بالا کائناتی دنیا کے حصے شکوما پہنچے اور
وہاں سے تم نے مجھے حاصل کیا اور واپس آ گئے۔ بہرحال علی عمران اور اس

کے ساتھی پہلے اپنے یہاں کے ایک ساتھی سے ملے جس نے انہیں بتایا کہ کنگ جو نامی پیشہ ور قاتل نے اپنے ایک آدمی کے ذریعے مارگریٹ کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کنگ جو پر تشدد کر کے ویلس اور تمہارے کلینک کے بارے میں معلومات لیں۔ پھر یہ کلینک پہنچے۔ انہوں نے ویلس پر تشدد کر کے آرتھر کا پتہ پوچھا۔ اس کے بعد ان دونوں ایشیائیوں نے اپنے چہرے بدلے اور ایکریمین بن گئے۔ پھر یہ آرتھر کے پاس پہنچے۔ آرتھر پر تشدد کر کے انہوں نے تمہارے متعلق پوچھا۔ آرتھر نے گولڈن ہاؤس کے بارے میں اندازے سے بتایا۔ آرتھر ان سے لڑائی میں مارا گیا۔ باقی آدمیوں کو عمران کے ساتھیوں نے اچانک حملہ کر کے قتل کیا۔ پھر اس عمران نے فون پر گولڈن ہاؤس بات کی۔ اس نے لہجہ آرتھر والا ہی رکھا۔ یہاں کے انچارج فرانڈو نے اسے بتایا کہ ڈاکٹر رونالڈ یہاں موجود ہے چنانچہ وہ آرتھر کی رہائش گاہ سے نکل کر ٹیکسی میں بیٹھے گولڈن ہاؤس کی طرف آرہے ہیں تاکہ تم سے وہ ڈائری حاصل کریں اور یہاں سے صرف دو میل کے فاصلے پر ہیں۔" ــــــ ڈورتھی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر رونالڈ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"کیا تم انہیں ہلاک کر سکتی ہو؟" ــــــ ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"نہیں ــــ میں کسی کو مار نہیں سکتی۔ اس کی اجازت نہیں ہے۔ اگر میں نے ایسا کیا تو میں خود تحلیل ہو جاؤں گی۔" ــــــ ڈورتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مارنے کے علاوہ کچھ کر سکتی ہو؟" ــــــ ڈاکٹر رونالڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ــــ میں انہیں بے حس کر سکتی ہوں۔ یہاں بیٹھے بیٹھے بے حس کر سکتی ہوں۔" ــــــ ڈورتھی نے جواب دیا۔

"اوہ ویری گڈ ــــ لیکن انہیں یہاں آنے دو، پھر ــــ ورنہ ٹیکسی ڈرائیور پولیس کو رپورٹ کر دے گا۔" ــــــ ڈاکٹر رونالڈ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس فرانڈو بول رہا ہوں۔" ــــــ دوسری طرف سے فرانڈو کی آواز سنائی دی۔

"فرانڈو ــــ سنو ٹیکسی میں چار افراد یہاں آرہے ہیں۔ ان میں دو ایکریمین اور دو حبشی ہیں۔ جب وہ یہاں پہنچیں تو انہیں عزت و احترام سے مین روم میں بٹھا دینا۔ وہ مجھ سے ملنے آرہے ہیں اور پھر مجھے اطلاع دینا لیکن یہ سن لو کہ انہیں یہ نہیں بتانا کہ میں نے تمہیں ان کے آنے کی اطلاع دی ہے یا انہیں بٹھانے کے لئے کہا ہے۔ سب کچھ نارمل انداز میں کرنا۔" ــــــ ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"یس باس۔" ــــــ دوسری طرف سے فرانڈو نے کہا اور ڈاکٹر رونالڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"اب مجھے بتاؤ کہ میں فوری طور پر کس طرح دولت مند بن سکتا ہوں۔" ڈاکٹر رونالڈ نے ڈورتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے کیا معلوم ــــ تم سوال پوچھو میں جواب دوں گی۔" ــــــ ڈورتھی نے کہا اور ڈاکٹر رونالڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ڈورتھی از خود کچھ نہیں بتا سکتی جب تک اس سے پوچھا نہ جائے۔

"کیا تم کسی ایسے آدمی کے بارے میں بتا سکتی ہو جو یہاں قریب ہی رہتا ہو اور اس نے اپنے پاس نقد رقم، سونا، جواہرات یا ایسی ہی چیزیں رکھی ہوئی ہوں" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"آدمی ——— ایک آدمی۔ یہاں تو ہر طرف ایسے آدمی مجھے نظر آ رہے ہیں جو کاغذ کے نوٹ، سونا اور جواہرات کے مالک ہیں، بے شمار ——— لاتعداد" ڈورتھی نے جواب دیا۔

"مالک تو ہوں گے، میرا مطلب ہے جنہوں نے اپنے پاس یہ دولت رکھی ہوئی ہے۔ چاہے چھپا کر ہی کیوں نہ رکھی ہو، ایک آدمی ہی بتا دو" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"ہاں، ایک آدمی ہے بوڑھا سا ہے۔ اس کا نام لارڈ اینڈرسن ہے۔ اس کی رہائش گاہ سرخ رنگ کے پتھروں سے بنی ہوئی ہے۔ وہاں بیس کے قریب مسلح آدمی بھی ہیں۔ اس لارڈ اینڈرسن کی رہائش گاہ کے نیچے ایک خفیہ تہہ خانہ ہے جس میں سونے کے ٹکڑوں اور جواہرات کے بڑے بڑے دو صندوق موجود ہیں" ——— ڈورتھی نے اس طرح جواب دیا جیسے وہ خود اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھ رہی ہو۔

"لارڈ اینڈرسن ——— اوہ ٹھیک ہے۔ میں اس کی رہائش گاہ معلوم کر لوں گا۔ ویری گڈ ——— اس طرح تو میں بغیر ہاتھ پیر ہلائے پوری دنیا کی دولت حاصل کر لوں گا" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا مگر ڈورتھی نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش بیٹھی رہی۔

"اب یہ بتاؤ کہ کیا تم ایسا راز جانتی ہو جس سے سمندر کو کسی ملک پر چڑھایا جا سکے" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"میں نہیں جانتی ——— ایسے راز صرف شاشائی جانتے ہیں" ——— ڈورتھی نے جواب دیا۔

"شاشائی ——— وہ کون ہیں" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جس طرح تمہاری دنیا کے انتہائی باخبر لوگوں کو دانشور کہا جاتا ہے اس طرح ہماری دنیا میں جو لوگ کائناتوں کا علم جانتے ہیں انہیں شاشائی کہا جاتا ہے مگر تمہارے ہاں تو بے شمار دانشور ہوتے ہیں مگر ہمارے ہاں شاشائی دو یا تین سے زیادہ نہیں ہوتے۔ جس دنیا سے میرا تعلق ہے اس کا ایک شاشائی ہے اور اس کا نام شواکشا ہے" ——— ڈورتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے تمہاری دنیا کے نام میں بھی اور تم سب کے ناموں میں بھی 'ش' کی آواز زیادہ استعمال ہوتی ہے" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ آواز ہماری دنیا کے لئے مخصوص ہے۔ بالا کائناتی دنیاؤں میں ایک آواز ہر دنیا کے لئے مخصوص کر دی جاتی ہے اور ہماری دنیا کے لئے 'ش' کی آواز مخصوص ہے" ——— ڈورتھی نے جواب دیا اور ڈاکٹر رونالڈ نے اثبات میں سر ہلایا ہی تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ڈاکٹر رونالڈ نے چونک کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس دو عام ایکریمی اور دو قوی ہیکل حبشی آئے ہیں۔ وہ آپ سے ملنا چاہتے تھے۔ میں نے انہیں مین روم میں بٹھا دیا ہے" ——— فرانڈو کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں ان سے ملاقات کرنے"۔ ——— ڈاکٹر رونالڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم میرے ساتھ چلو گی اور جیسے ہی ہم اس بڑے کمرے میں داخل ہوں جہاں یہ لوگ موجود ہیں تم انہیں فوراً ہی اس طرح بے حس کر دو گی کہ گردن کے نیچے ان کا جسم مکمل طور پر بے حس ہو جائے۔ صرف گردن کے نیچے والا جسم"۔ ——— ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے حکم کی تعمیل ہو گی"۔ ——— ڈورتھی نے کہا اور ڈاکٹر رونالڈ کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ ڈورتھی بھی اٹھی اور وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

عمران، ٹائیگر، جوزف اور جوانا ایک وسیع و عریض کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ گولڈن ہاؤس میں پہنچتے ہی جب انہوں نے ڈاکٹر رونالڈ سے ملنے کی بات کی تو انہیں فوراً ایک دفتر نما کمرے میں پہنچا دیا گیا جہاں موجود شخص نے اپنا تعارف زانڈو کے نام سے کرایا اور ڈاکٹر رونالڈ سے ملاقات کی نہ صرف حامی بھرلی بلکہ انہیں انتہائی عزت و احترام سے اس بڑے کمرے میں پہنچایا اور ڈاکٹر رونالڈ کے آنے کا کہہ کر واپس چلا گیا اور پھر اس کے جانے کے تقریباً پانچ منٹ بعد ہی اس وسیع کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایک ایکریمین جوڑا اندر داخل ہوا مگر عمران اس لڑکی کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس لڑکی کے خدوخال تو ایکریمین تھے لیکن اس کی چہرے کی کھال میں ایک مخصوص قسم کی روشنی تھی۔ ایسی روشنی جیسے کھال کے پیچھے کوئی بلب جل رہا ہو اور اس روشنی کو دیکھتے ہی عمران کے ذہن میں فوراً ہی بالائی کائنات سے آنے والی سیجان کی لڑکی نوذتیت کا چہرہ گھوم گیا۔ اس کے چہرے پر بھی ایسی ہی مخصوص قسم کی روشنی تھی۔ عمران نے آنے والوں

سے استقبال کے لئے اٹھنے کی کوشش کی تو دوسرے لمحے اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا. اس کا جسم معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتا تھا. اس نے تیزی سے گردن گھمائی تو اس کا سر باقاعدہ حرکت کر رہا تھا اور اس نے ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو بھی گردنیں موڑتے دیکھا. ان کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات تھے.

"میرا نام ڈاکٹر رونالڈ ہے اور یہ ڈورتھی ہے. تم میں سے عمران کون ہے." ـــــ ڈاکٹر رونالڈ نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اطمینان سے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا.

"یہ ہے علی عمران ـــ یہ ٹائیگر ـــ یہ جوزف اور یہ جوانا ہے." ـــ اچانک ڈورتھی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر بے اختیار حیرت کے شدید تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ اور ٹائیگر تو ایکریمین میک اپ میں تھے.

"تم سے میں نے نہیں پوچھا تھا ڈورتھی اور سنو آئندہ جو کچھ پوچھا جائے صرف اس کا جواب دو گی تم." ـــــ ڈاکٹر رونالڈ نے انتہائی سخت لہجے میں ڈورتھی سے مخاطب ہو کر کہا.

"حکم کی تعمیل ہو گی." ـــــ ڈورتھی نے کہا اور خاموشی سے ڈاکٹر رونالڈ کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی. عمران کے ذہن میں اب مسلسل دھماکے ہو رہے تھے. ڈورتھی کے چہرے پر مخصوص روشنی ـــ اس کا اس طرح ان سب کو پہچان لینا اور پھر ڈاکٹر رونالڈ کا اسے ڈانٹنے کا انداز اور خاص طور پر ڈورتھی کا یہ فقرہ "حکم کی تعمیل ہو گی." یہ سب کچھ تو اس بات کی طرف اشارہ کر رہا تھا کہ ڈورتھی کا تعلق بالائی کائنات سے ہے مگر

باس، شکل و صورت، آواز، زبان اور لہجے سے وہ عام سی ایکریمین لڑکی لگ رہی تھی.

"ہونہہ تو تم اس ڈائری کی تلاش میں آئے ہو جو مارگریٹ نے تمہارے ملک کے پروفیسر لوئس سے حاصل کی تھی. پھر تم نے کلگ جو سے ویلس کا ـــ اور ویلس سے آرتھر کا اور آرتھر سے یہاں کا پتہ پوچھا اور اب یہاں پہنچ گئے ہو." ـــــ ڈاکٹر رونالڈ نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا.

"یہ باتیں بھی تمہیں یقیناً ان محترمہ ڈورتھی نے بتائی ہوں گی." عمران نے مسکراتے ہوئے کہا.

"میرا نام ڈاکٹر رونالڈ ہے ـــ سمجھے. اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھنا اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہارے جسم اب مکمل طور پر بے حس و حرکت ہو چکے ہیں اور میں جب چاہوں ریوالور نکال کر تم سب کو یہیں ڈھیر کر سکتا ہوں. تم لوگوں نے آرتھر اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے بہت بڑا جرم کیا ہے اور تمہیں اس جرم کی سزا بہر حال ملے گی." ـــ ڈاکٹر رونالڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا.

"مس ڈورتھی کا تعلق بالائی کائنات سے ہے اور یہ جس طرح تمہاری غلامی کر رہی ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم نے اس ڈائری میں درج طریقے کو استعمال کر کے بالائی کائنات میں بطرف پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ہو بلکہ تم وہاں سے مستقل طور پر ڈورتھی کو یا جو بھی ان کا نام ہو ساتھ بھی لے آئے ہو. اگر واقعی ایسا ہی ہے تو یہ اس قدر انقلابی بات ہے کہ پوری دنیا میں تمہاری شہرت ہو سکتی ہے." ـــــ عمران

نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ تو تمہارا بھی روحانیت سے تعلق ہے ورنہ تم اس طرح کی باتیں نہ کرتے ___ کون ہو تم "۔ ___ ڈاکٹر رونالڈ نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" میرے پاس بالائی کائناتی دنیا کی ایک لڑکی نوفرتیت آئی تھی اس نے مجھے یہ سب کچھ بتایا ہے اور درخواست کی ہے کہ میں تمہارا سراغ لگا کر اس مس ڈورتھی کو تمہارے قبضے سے آزاد کراؤں۔ اس نے ہی مجھے ڈائری پروفیسر نورمن اور مارگریٹ کے متعلق بتایا تھا لیکن مجھے یقین نہ آیا تھا۔ وہ لڑکی صرف چند لمحوں کے لئے ظاہر ہوئی تھی اور پھر جیسے ہوا میں تحلیل ہو گئی تھی۔ اس کے اس طرح ظاہر ہونے اور تحلیل ہو جانے پر میں بے حد حیران ہوا اور مجھے کچھ کچھ اس پُراسرار چکر پر یقین آنے لگ گیا۔ چنانچہ میں اس کی کھوج میں یہاں آیا۔ میرا مقصد یہاں کسی کو قتل کرنا نہ تھا صرف اصل بات کا کھوج لگانا تھا۔ تم معلوم کر لو کسی کنگ جو اور ویلس کو میں نے قتل نہیں کیا صرف پوچھ گچھ کی ہے۔ اُدھر اور اس کے ساتھیوں نے اچانک ہم پر قاتلانہ حملہ کر دیا تھا۔ اس لئے اپنی جانیں بچانے کے لئے ہمیں جوابی کارروائی کرنی پڑی لیکن یہاں آکر اور ڈورتھی کو دیکھنے اور اس کی باتیں سننے کے بعد مجھے خیال آیا ہے کہ مس ڈورتھی جیسی پراسرار مخلوق کی یہاں موجودگی تو پوری دنیا کے لئے ایک چونکا دینے والی خبر ہے اور یقیناً اس سے پوری دنیا میں تمہاری بے پناہ شہرت ہو جائے گی "۔ ___ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ڈاکٹر رونالڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم فکر نہ کرو ___ جو کچھ میں کرنا چاہتا ہوں جب یہ مکمل ہو جائے گا تو پوری دنیا میں میری شہرت ہو جائے گی ___ تمہارا نام بتا رہا ہے کہ تم مسلمان ہو۔ اس لئے تمہیں میں اپنا منصوبہ بتا دیتا ہوں میں پوری دنیا سے مسلمانوں کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی پوری دنیا پر یہودیوں کی حکومت قائم ہو گی جس کا سربراہ میں خود ہوں گا لا محدود اختیارات کا مالک "۔ ___ ڈاکٹر رونالڈ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

" کیا تم یہودی ہو "۔ ___ عمران نے پوچھا۔

" ہاں ___ مجھے فخر ہے کہ میں یہودی ہوں "۔ ___ ڈاکٹر رونالڈ نے فخریہ لہجے میں کہا۔

" اور یہ سب کچھ تم مس ڈورتھی کی مدد سے کرو گے "۔ ___ عمران نے پوچھا۔

" پہلے میرا یہی خیال تھا لیکن اب ڈورتھی نے بتایا ہے کہ ایسے راز صرف ان کی دنیا کے شاشائی ہی جانتے ہیں اس لئے اب مجھے دوبارہ بالائی کائنات جا کر اس شاشائی کو قابو کرنا ہو گا اور یہ میں کر لوں گا "۔ ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

" وہ ڈائری اب کہاں ہے "۔ ___ عمران نے پوچھا۔

" اسے میں نے جلا دیا ہے تاکہ یہ طریقہ اور کسی کے ہاتھ نہ آسکے "۔ ڈاکٹر رونالڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے تالی بجائی تو دروازے سے ایک آدمی اندر داخل ہوا اور ڈاکٹر رونالڈ کے سامنے مؤدبانہ انداز میں جھک گیا۔

"ایک مشین گن لاؤ"۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے اس سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ آدمی ایک بار پھر جھکا اور پھر مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"بہت باتیں ہو گئی ہیں اس لئے اب تمہاری موت کا وقت آگیا ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"ہم تو بے حس ہیں تم جس طرح چاہو ہم پر فائر کھول سکتے ہو لیکن کیا تم مجھے موت سے پہلے اس بات کی اجازت دو گے کہ میں مس ڈورتھی سے چند باتیں کر لوں"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں کر لو۔۔۔ کیا حرج ہے۔ لیکن یہ سن لو کہ یہ تمہیں بالائے کائنات کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتی"۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"وہاں تو بقول تمہارے ہم نے پہنچ جانا ہے۔ اس لئے وہاں کے متعلق ہمیں پوچھنے کی کیا ضرورت ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے، پوچھ لو۔۔۔ کیا پوچھنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"مس ڈورتھی۔۔۔ تمہارا اصل نام کیا ہے اور تمہارا تعلق بالائے کائنات کی کس دنیا سے ہے"۔۔۔۔ عمران نے ڈورتھی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میرا نام شاکوشم توشا ہے اور میرا تعلق شکوما سے ہے"۔۔۔۔ ڈورتھی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اب تم مستقل طور پر اس کرہ ارض پر رہو گی"۔۔۔۔ عمران نے

"مجھے پانچ ارضی سالوں کے لئے پابند کیا گیا ہے"۔۔۔۔ ڈورتھی نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر رونالڈ نے بتایا ہے کہ کائناتوں کے اصل راز شاشائی جانتے ہیں تم نے کس طرح ہمیں بے حس کر دیا ہے۔ کیا تم میں ایسی قوت ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہمارے اندر ایسی صلاحیتیں ہیں کہ ہم تمہاری پوری دنیا کو بیک وقت دیکھ سکیں اور جو کچھ تمہارے ذہن میں ہے وہ بھی دیکھ سکیں۔ تمہارا ماضی، تمہارا حال اور تمہارا مستقبل ہمارے سامنے ہوتا ہے اور کسی کو بے حس کر دینا ہماری دنیا میں عام سی بات ہے۔ وہاں شاشائی کی اجازت کے بغیر ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ وہاں شاشائی ہمارا آقا ہے جب کہ یہاں ڈاکٹر رونالڈ میرا آقا ہے اور اس کے حکم کی تعمیل مجھ پر فرض ہے"۔۔۔۔ ڈورتھی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ڈاکٹر رونالڈ تمہیں حکم دیں تو تم ہماری بے حسی کو دور کر سکتی ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں"۔۔۔۔ ڈورتھی نے جواب دیا۔ اسی لمحے وہی آدمی جسے مشین گن لانے کا حکم دیا گیا تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں مشین گن ڈاکٹر رونالڈ کے ہاتھوں میں تھما دی اور ڈاکٹر رونالڈ نے اسے باہر جانے کا اشارہ کر دیا۔

"تم نے باتیں کر لیں یا کچھ اور بھی ڈورتھی سے پوچھنا ہے"۔۔۔۔

ڈاکٹر رونالڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صرف ایک بات پوچھنی ہے۔ اس کے بعد مذاکرات ختم" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی پوچھ لو تاکہ مرنے سے پہلے تمہارے دل میں کوئی حسرت باقی نہ رہے" ـــــ ڈاکٹر رونالڈ نے بڑے فاتحانہ سے لہجے میں کہا۔

"ڈورتھی یہ بتاؤ کہ تمہارا نام تمہاری دنیا کا نام اور تمہاری اس دنیا کا آقا کے نام میں ش اتنی بار کیوں آتا ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"ش کی آواز ہماری دنیا کے لئے مخصوص ہے" ـــــ ڈورتھی نے جواب دیا۔

"یہی سوال میں نے بھی پوچھا تھا۔ مجھے بھی سارے ناموں میں ش کا اس بے دریغ استعمال پر حیرت ہوئی تھی۔ بہرحال اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ، اب میں اس گفتگو سے بور ہو گیا ہوں" ـــــ ڈاکٹر رونالڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ دو قدم پیچھے ہٹا اور اس نے مشین گن کا رخ عمران کی طرف کیا مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چیخ پڑا۔

"یہ ـ یہ میرا جسم حرکت کیوں نہیں کر رہا ـــ ڈورتھی یہ کیا ہو گیا ہے" ڈاکٹر رونالڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں بتاتا ہوں کہ کیا ہوا ہے" ـــــ اچانک عمران نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے آگے بڑھ کر ڈاکٹر رونالڈ کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹ لی جبکہ ٹائیگر، جوزف اور جوانا اسی طرح بے حس و حرکت بیٹھے رہے تھے۔

"یہ ـ یہ شاشائی ہے۔ یہ اس دنیا کا شاشائی ہے" اچانک ڈورتھی چیختے ہوئے کہا اور اٹھ کر اس نے عمران کے پیر پکڑ لئے۔

"کیا ـ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ شاشائی کیسے ہو سکتا ہے" ـــــ ڈاکٹر رونالڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ شاشائی ہے ـــ یہ شاشائی ہے" ـــــ ڈورتھی اسی طرح چیختے ہوئے بولی اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے ڈاکٹر رونالڈ کی کنپٹی پر پڑا اور وہ چیختا ہوا پہلو کے بل اس طرح نیچے گرا جیسے شہتیر گرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ بے حس و حرکت ہو گیا۔

"میں جا رہی ہوں ـــ میں جا رہی ہوں" ـــــ اچانک ڈورتھی نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم تیزی سے فضا میں تحلیل ہوتے ہوتے غائب ہو گیا اور اس کے تحلیل ہوتے ہی ٹائیگر، جوزف اور جوانا اچھل کر صوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بب بب باس ـــ یہ لڑکی شاہ مالی مندر کی چڑیل تھی باس ـــ اگاس دیوتا نے مہربانی کی کہ اس نے اسے یہاں سے بھگا دیا" ـــــ جوزف نے انتہائی خوف زدہ سے لہجے میں کہا۔

"تم بھی شاید شکوما سے آئے ہو کہ ش والے نام لے رہے ہو ـــــ بہرحال فوراً باہر جاؤ، جوانا تم بھی اور یہاں جو موجود ہو سب کو ختم کر دو" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا بھی اس کے پیچھے لپکا چونکہ ان کی جیبوں میں مشین پسٹل موجود تھے اس لئے عمران نے انہیں مشین گن نہ دی تھی۔

"باس ۔۔۔ ویسے یہ سب کچھ کیسے ہوگیا ۔۔۔ اس ڈاکٹر کا
اس موقع پر بے حس ہوجانا جب وہ آپ پر فائر کھولنے والا تھا اور
کی بے حسی کا دور ہوجانا ۔۔۔ یہ سب کیا ہے" ۔۔۔ ٹائیگر
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب شاشائی کی بدولت ہوا ہے۔ جیسے ہی مجھے معلوم ہوا کہ
کا اصل آقا شاشائی ہے، مجھے اپنی بے حسی دور کرنے اور ڈاکٹر رو
کو بے حس کرنے کا طریقہ معلوم ہوگیا ۔۔۔ میں نے ڈورھتی کے
سے اپنا ذہنی رابطہ قائم کیا اور شاشائی کے نام پر اسے حکم دیا کہ وہ می
بے حسی دور کردے اور ڈاکٹر رونالڈ کو بے حس کردے اور اس نے
ہی کیا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا صرف شاشائی کا نام لینے سے وہ حکم کی تعمیل کرنے کی پابند تھی
ٹائیگر نے حیران ہوکر پوچھا۔

"ہماری دنیا میں تو انسان اپنی مرضی کے مالک ہوتے ہیں لیک
بالائے کائنات کا نظام یہاں سے مختلف ہے ۔۔۔ وہاں کی دنیا کے
منتظم ہوتے ہیں ان کا حکم وہاں کی مخلوق کے لئے حرفِ آخر ہوتا ہے
لئے جیسے ہی میں نے شاشائی کے نام پر حکم دیا، اس نے فوری طور پر
حکم کی تعمیل کردی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
لمحے جوانا اور جوزف اندر داخل ہوئے۔

"چھ آدمی تھے ۔۔۔ انہیں ختم کردیا ہے" ۔۔۔ جوانا نے اند
ہوئے کہا۔

"ٹائیگر ۔۔۔ اب تم جاؤ اور اس پورے گولڈن ہاؤس کی مکمل تلاش

نے ڈائری تلاش کرنی ہے ۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ اس ڈاکٹر نے
ن ڈائری کو یہیں کہیں چھپایا ہوا ہوگا" ۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے
خاطب ہوکر کہا۔

"میں اس سے پوچھ لیتا ہوں ماسٹر" ۔۔۔ جوانا نے ڈاکٹر رونالڈ کی
رف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ یہ آدمی بالا کائناتی دنیا میں ہو آیا ہے اور نہ صرف
ہو آیا ہے بلکہ اس میں اتنی صلاحیتیں بھی ہیں کہ یہ وہاں کی مخلوق کو
بھی مجسم کرکے یہاں لے آیا ہے ۔۔۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ
اس پر کوئی تشدد ہو اور اس کے ذہن کو نقصان پہنچے ۔۔۔ میں اس سے
اس بارے میں تفصیلی بات چیت کرنا چاہتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا
اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا جب کہ ٹائیگر تیزی سے اس کمرے سے
باہر نکل گیا۔

"جوانا ۔۔۔ تم جوزف کے ساتھ باہر پہرہ دو ۔۔۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی
اچانک آجائے" ۔۔۔ عمران نے جوزف اور جوانا سے کہا اور وہ دونوں
سر ہلاتے ہوئے باہر چلے گئے۔

عمران نے ان دونوں کے باہر جانے کے بعد جھک کر قالین پر بیہوش
پڑے ہوئے ڈاکٹر رونالڈ کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کردیا۔
چند لمحوں بعد ڈاکٹر رونالڈ کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور عمران پیچھے ہٹ
گیا۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر رونالڈ کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ چند
لمحے تو وہ لاشعوری کیفیت میں پڑا رہا مگر پھر وہ کراہتا ہوا ایک جھٹکے سے
اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس طرح حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے اسے سمجھ

میں نہ آرہا ہو کہ وہ کہاں ہے۔ مگر پھر سامنے کھڑے ہوئے عمران کو دیکھ کر وہ بُری طرح چونکا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے اِدھر اُدھر اس طرح دیکھا جیسے وہ کسی کو تلاش کر رہا ہو۔

"اگر تم ڈورتھی کو تلاش کر رہے ہو تو یہ بتا دوں کہ وہ تم سے روٹھ کر واپس اپنی دنیا میں چلی گئی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ——— کیا کہہ رہے ہو ——— یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے اسے پانچ ارضی سالوں کے لئے پابند کیا تھا ——— وہ واپس کیسے جا سکتی ہے۔" ڈاکٹر رونالڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"وہ تمہارے ذہنی کنٹرول میں تھی۔ بیہوش ہونے کی وجہ سے تمہارا ذہن ماؤف ہو گیا اور وہ بھی قید سے آزاد ہو گئی۔ شاید تمہیں اس بات کا علم نہ تھا ورنہ یقیناً تم اتنی آسانی سے بیہوش نہ ہوتے۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اوہ یہ بہت بُرا ہوا ——— بہت ہی بُرا ہوا۔ میں نے اسے قابو میں لانے کے لئے بے پناہ محنت کی تھی اور یہ سب تم نے کیا ہے۔ تم نے ——— میں تمہاری بوٹیاں اڑا دوں گا۔" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچھل کر اس طرح حملہ کر دیا جیسے وہ واقعی ذہنی طور پر پاگل ہو گیا ہو مگر دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختا ہوا اچھل کر دور صوفے پر جا گرا اور کمرہ تھپڑ کی زوردار آواز سے گونج اُٹھا۔ عمران کا بھرپور تھپڑ اس کے

چہرے پر پڑا تھا۔

"اب اگر تم نے ایسی حماقت کی تو تھپڑ کی بجائے گولیاں تمہارے جسم میں گھس جائیں گی ——— سمجھے۔" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم ——— تم کون ہو۔ تمہاری بے حسی کس طرح ختم ہو گئی اور میرا جسم کیسے بے حس ہو گیا۔" ——— اس بار ڈاکٹر رونالڈ نے سہمے ہوئے اور خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تم تو سُپر جوئیل ڈاکٹر ہو اور باقاعدہ کلینک چلاتے ہو۔ کیا تم خود معلوم نہیں کر سکتے۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ——— کیا تم بھی ماہر روحانیات ہو۔ یقیناً تم ہو ورنہ ایسے حالات کبھی پیدا نہ ہوتے۔ تم نے ڈورتھی کو واپس بھجوا کر میری ساری محنت ضائع کر دی ہے۔ کاش مجھے پہلے سے اندازہ ہوتا تو میں ڈورتھی کو تمہارے سامنے لانے سے پہلے ہی تمہارا خاتمہ کرا دیتا۔" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے دانت پیسنے کے انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"تم نے ڈورتھی پر قابو اسی ڈائری کی مدد سے کیا تھا یا یہ کوئی اور طریقہ ہے۔" ——— عمران نے پوچھا۔

"اس ڈائری میں بالائے کائنات دنیا میں پہنچنے کا آسان ترین اور انتہائی مکمل طریقہ درج تھا اور آخر میں وہاں جا کر وہاں کی مخلوق سے برتاؤ ——— گفتگو کے ساتھ ساتھ وہاں کے اہم حالات کے بارے میں بھی تفصیل لکھی ہوئی تھی ——— اور اس کے ساتھ ساتھ یہ طریقہ بھی موجود تھا کہ وہاں رہنے والی مخلوق کو کس طرح مجسم کر کے

یہاں دنیا میں لایا جا سکتا ہے لیکن اس میں وہاں کی مخلوق کی
رضامندی ایک ضروری شرط ہے ——— جب میں بالائے کائنا
دنیا میں پہنچا تو وہاں میری ملاقات جس سے ہوئی اس کا نا
شاش تھا ——— ڈورمتی اس کی بیٹی تھی ——— شاشش میرے
وہاں پہنچنے پر بے حد خوش ہوا اور اس نے مجھ سے کرۂ ارض
کے حالات کے بارے میں کافی معلومات حاصل کیں ——— ڈورمتی
بھی اس گفتگو میں حصہ لیتی رہی ——— پھر شاش کو شاید
وہاں کوئی ضروری کام پڑ گیا تھا ۔ یا کیا وجہ ہوئی وہ اٹھ کر چلا گیا
اور مجھے ڈورمتی کے حوالے کر گیا ——— ڈورمتی اپنے باپ سے بھی
زیادہ کرۂ ارض کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی شائق
نکلی ——— میں نے اسے ایسی ایسی باتیں بتائیں کہ وہ کرۂ ارض کو
دیکھنے اور اس کی سیر کرنے کی خواہش کا اظہار کرنے پر مجبور ہو گئی
تب میں نے اسے وہ طریقہ بتایا جو ڈائری میں درج تھا ——— اس
نے حامی بھر لی ——— میں نے اسے بتایا تھا کہ کرۂ ارض کی سیر کے
لئے کرۂ ارض کے وقت کے مطابق پانچ سال لگتے ہیں اس لئے اسے
میرے ساتھ پانچ سال کا عہد کرنا ہوگا ۔ اس پر وہ رضامند ہو گئی ۔ اس
کے بعد اس طریقے پر عمل کر کے ڈورمتی بھی یہاں میرے پاس پہنچ
گئی ——— یہاں آ کر اسے جب معلوم ہوا کہ وہ اب پانچ سال کے
لئے میری غلام بن چکی ہے تو وہ بے حد پریشان ہوئی ——— لیکن ظاہر
ہے وہ اب پانچ سال سے پہلے کسی صورت بھی واپس نہ جا سکتی تھی
پھر تم آ گئے اور سب کیا کرایا ختم ہو گیا اور وہ واپس چلی گئی" ——— ڈاکٹر

رونالڈ نے رو دینے والے لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔
"تو تم وہاں کی سیدھی سادھی مخلوق کو فریب دینے سے بھی باز نہ آئے
لیکن ایک بات بتا دوں کہ تم نے ڈورمتی سے یقیناً کوئی ایسی بات
کی ہوگی جو اسے ناپسند آئی ہوگی اس لئے جیسے ہی اسے موقع ملا وہ واپس
چلی گئی ورنہ وہ جب اتنا بڑا رسک اٹھا کر اس کرۂ ارض پر آئی تھی تو
یقیناً یہاں کی سیر کر کے ہی واپس جاتی" ——— عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا ۔

"ایسی تو کوئی بات نہیں ہوئی ۔ میں نے البتہ تمہارے متعلق اس
سے پوچھا تھا ۔ اس نے ساری تفصیل بتا دی ۔ میں نے اسے کہا کہ وہ تمہیں
مار دے لیکن اس نے بتایا کہ وہ کسی کو مار تو نہیں سکتی البتہ بے حس
کر سکتی ہے ۔ پھر میں نے اسے دولت حاصل کرنے کے لئے طریقہ پوچھا
تو اس نے کہا کہ میں سوال کروں تو وہ جواب دے سکتی ہے از خود کچھ
نہیں بتا سکتی ۔ چنانچہ میں نے اس سے کسی ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا
جس کے پاس نقد دولت ہو تو اس نے یہاں کے ایک لارڈ کے متعلق
بتایا جس نے اپنی رہائش گاہ میں سونے اور جواہرات سے بھرے ہوئے
صندوق رکھے ہوئے ہیں ۔ اس کے بعد میں نے اس سے اس کرۂ ارض
کے ——— راز معلوم کرنے کی کوشش کی تو اس نے بتایا کہ ایسے راز
شاشائی جانتے ہیں ۔ بس اتنی باتیں ہوئی تھیں اس میں ناراضگی والی
بات کونسی تھی" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم بھی نام کے ہی روحانی ڈاکٹر ہو ۔ روحانیت
کے متعلق بھی تمہیں حرف ابجد آتی ہے ۔ اس کی گہرائیوں سے واقف نہیں

ہو۔ بھلے آدمی روحانیت میں مادیت شامل نہیں ہوسکتی اور جہاں کسی ماہر روحانیت نے اس میں مادیت شامل کرنے کی کوشش کی وہ روحانیت کھو بیٹھتا ہے۔ ڈورتھی جس دنیا سے تعلق رکھتی ہے وہاں مادیت کا وجود ہی نہیں ہے۔ اس لئے جیسے ہی تم نے کسی کو ہلاک کرنے، دولت حاصل کرنے اور کائناتی راز معلوم کرنے کی بات کی ڈورتھی کو تم سے نفرت ہوگئی اس لئے جیسے ہی اسے موقع ملا وہ کرہ ارض کی سیر کئے بغیر ہی واپس چلی گئی۔ اسے یقیناً اندازہ ہوگیا ہوگا کہ وہ غلط آدمی کے قابو آگئی ہے۔“ —— عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

”میں دوبارہ جاؤں گا اور اسے منا کر لے آؤں گا اور اگر وہ نہ آئی تو میں کسی دوسرے کو لے آؤں گا۔“ —— ڈاکٹر رونالڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ بالا کائناتی دنیا میں جانے کی بجائے ونگٹن سے ناراک جانے کی بات کر رہا ہو۔

”وہ طریقہ کیا ہے جو ڈائری میں درج تھا۔ اس کی تفصیل بتاؤ۔“ —— عمران نے کہا اور ڈاکٹر رونالڈ عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

”طریقہ —— کیا طریقہ۔“ —— ڈاکٹر رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

”وہ طریقہ جس پر عمل کر کے تم بالائی کائناتی دنیا پہنچے تھے۔“ —— عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ طریقہ تمہیں بتا دوں —— کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو۔ تم چاہے میرے ٹکڑے کیوں نہ اڑا دو میں وہ طریقہ کسی صورت بھی نہ بتاؤں گا۔“ —— ڈاکٹر رونالڈ نے یکلخت انتہائی با اعتماد لہجے میں کہا۔

”چلو وہ ڈائری مجھے دے دو، طریقہ تم استعمال کرتے رہو۔“ —— عمران نے کہا۔

”وہ ڈائری میں نے جلا دی تھی تاکہ کسی اور کو پتہ نہ چل سکے۔“ —— ڈاکٹر رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ تو تم نے جرم کیا ہے۔ پروفیسر لوٹوکوف کی سالوں کی محنت بھی ضائع کر دی ہے اور پوری دنیا کے صاحب علم افراد کی بھی حق تلفی کی ہے تم نے۔“ —— عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہوگیا۔

”میں اس راز میں کسی کو شامل نہیں کرسکتا۔ میں اس راز سے اس پوری دنیا پر اقتدار حاصل کر لوں گا۔“ —— ڈاکٹر رونالڈ نے جواب دیا۔

”بشرطیکہ تم زندہ رہے تو۔“ —— عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

”زندہ —— کیا مطلب۔ کیا تم مجھے مار ڈالو گے۔ مجھے ڈاکٹر رونالڈ کو، ریڈ فاکس کے سپر چیف کو، تم یہ جرات کر سکتے ہو۔ ہرگز نہیں، ارے ہاں اب تک اس فرانڈ نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ اوہ —— اوہ وہ تمہارے ساتھی کہاں ہیں۔“ —— ڈاکٹر رونالڈ نے اس طرح چونک کر کہا جیسے اسے اب ان باتوں کا احساس ہوا ہو اور عمران ہنس پڑا۔

”بیچارے پروفیسر لوٹوکوف کی روح قبر میں ماتم کر رہی ہوگی کہ جس راز کو حاصل کرنے کے لئے اس نے سالوں محنت کی ہے وہ ہاتھ بھی لگا تو کس احمق اور لالچی آدمی کے۔“ —— عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈاکٹر رونالڈ کوئی جواب دیتا ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا۔

”باس، میں نے مکمل تلاشی لے لی ہے۔ ڈائری کہیں بھی موجود نہیں

ہے۔" ——— ٹائیگر نے اندر داخل ہوتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ ڈائری میں نے جلا دی ہے" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے چونک کر کہا۔

"تم جوزف کو بلاؤ ذرا" ——— عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"فرانڈوا اور اس کے ساتھی' انہوں نے تمہارے ساتھیوں کے خلاف کچھ نہیں کیا" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ سب بالائے کائناتی دنیا پہنچ چکے ہیں" ——— عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا — کیا کہہ رہے ہو۔ وہ وہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں انہیں تو وہ طریقہ ہی معلوم نہیں ہے" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے چونک کر کہا اور عمران اس کی سادہ لوحی پر حیران رہ گیا۔

"ہمیں تو آتا ہے' بڑا آسان اور سادہ سا طریقہ ہے۔ پروفیسر لوٹوکوف کے طریقے سے بھی زیادہ آسان' بس ٹریگر دبانا پڑتا ہے اور آدمی سیدھا بالائے کائناتی دنیا میں پہنچ جاتا ہے۔ البتہ یہ فرق ہے کہ پروفیسر لوٹوکوف کے طریقے سے وہ جا کر واپس بھی آ سکتا ہے اور اس طریقے میں صرف جانا ہی جانا ہے — واپسی نہیں ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا۔

"یس باس" ——— جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر رونالڈ روحانیت کے ماہر ہیں۔ میرا مطلب ہے ایکریمین

روحانیات کے اور تم افریقن روحانیات کے ماہر ہو اور میرا خیال ہے کہ افریقن روحانیات ایکریمین روحانیات پر غالب آ سکتا ہے اور ڈاکٹر رونالڈ سے میں نے وہ ڈائری حاصل کرنی ہے جس کے متعلق یہ اصرار کر رہے ہیں کہ انہوں نے اسے جلا دیا ہے" ——— عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"ایک کی بجائے یہ دس ڈائریاں دے گا باس۔ اسے معلوم ہی نہیں ہے کہ میں گریٹ وچ ڈاکٹر کا شاگرد ہوں" ——— جوزف نے جواب دیا اور پھر مڑ کر وہ صوفے پر بیٹھے ہوئے ڈاکٹر رونالڈ کی طرف اس طرح بڑھنے لگا جیسے شکاری جال میں پھنسے ہوئے شکار کی طرف بڑھتا گیا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ میں نے ڈائری جلا دی ہے" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس کی راکھ دکھاؤ میں اس سے ڈائری بنا لوں گا" ——— جوزف نے اس کے سامنے جا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"راکھ میں نے واش بیسن میں بہا دی تھی" ——— ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"تو پھر تمہیں گٹر میں اتارنا پڑے گا تاکہ تم جا کر راکھ اکٹھی کر آؤ" جوزف نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈاکٹر رونالڈ کچھ سمجھتا جوزف کا دایاں ہاتھ حرکت میں آیا اور کمرہ ڈاکٹر رونالڈ کی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ وہ صوفے پر گر کر بری طرح تڑپا اور پھر پلٹ کر نیچے قالین پر جا گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کی دائیں آنکھ

پر جمے ہوئے تھے جس سے خون بہہ رہا تھا ـــــ جوزف نے آنکھ پر اس انداز سے ضرب لگائی تھی کہ آنکھ کی بینائی یقیناً ختم ہو گئی تھی۔

"دیکھی تم نے افریقن روحانیت ڈاکٹر رونالڈ"ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے جوزف نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے دوبارہ صوفے پر پھینک دیا۔

"افریقہ میں پہلے مخالف کو اندھا کیا جاتا ہے پھر اسے گونگا، پھر لولا اور آخر میں لنگڑا، اس کے بعد اس سے مقابلہ کیا جاتا ہے"ـــــ گریٹ وچ ڈاکٹر شملی کا یہی طریقہ تھا"ـــــ جوزف نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ کو ایک بار پھر تیزی سے ڈاکٹر رونالڈ کی طرف بڑھایا۔

"رک جاؤ ـ رک جاؤ مجھے اندھا نہ کرو میں بتا دیتا ہوں ـ رک جاؤ"ـــــ یکلخت ڈاکٹر رونالڈ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا اور جوزف نے مسکراتے ہوئے ہاتھ پیچھے کر لیا۔

"واقعی تم نے ثابت کر دیا ہے کہ افریقن روحانیت ایکریمین روحانیت سے زیادہ طاقتور ہوتی ہے"ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوزف مسکراتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔

"اب بتا دو ڈاکٹر رونالڈ ورنہ میں جوانا کو بھی بلا لوں گا اور اس طرح افریقن اور ایکریمین دونوں روحانیات اکٹھی ہو جائیں گی۔ اس کے بعد ظاہر ہے تمہارا جو حشر ہو گا وہ تم آسانی سے سمجھ سکتے ہو"ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اگر ـ اگر میں تمہیں ڈائری دے دوں تو کیا تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے پہلے وعدہ کرو اپنے خدا کا نام لے کر، وعدہ کرو"ـــــ ڈاکٹر رونالڈ نے انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا ایک ہاتھ ابھی تک اپنی دائیں آنکھ کی خلاء پر جما ہوا تھا۔

"مجھے وعدہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے ڈاکٹر رونالڈ، ڈائری دینے میں تمہارا اپنا فائدہ ہے چاہو تو فائدہ اٹھا لو چاہو تو اس موقع کو ضائع کر کے اپنا حشر عبرتناک کرا لو ڈائری تو بہرحال میں حاصل کر ہی لوں گا اور سنو تمہیں دیکھتے ہی میں سمجھ گیا تھا کہ تم جرائم پیشہ ضرور ہو لیکن جیفر کی طرح فیلڈ کے آدمی نہیں ہو۔ تم یقیناً صرف ذہانت استعمال کرتے ہوگے عملی کام جیفر کرتا ہو گا۔ اس لئے تم ہمارے مقابلے میں نہ ٹھہر سکو گے۔ ہاں اگر تم ڈائری میرے حوالے کر دو تو میں تمہارے ساتھ اتنی رعایت کر سکتا ہوں کہ تمہیں مارنے کی بجائے تمہارے ساتھ بالائے کائناتی دنیا کی سیر کراؤں۔ آخر تم پہلے بھی وہاں جا چکے ہو اس لئے بہتر گائیڈ بن سکتے ہو"ـــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ـ ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔ آؤ میرے ساتھ میں ڈائری تمہیں دیتا ہوں"ـــــ ڈاکٹر رونالڈ نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر ڈاکٹر رونالڈ کے ساتھ کمرے سے باہر آ گیا جبکہ جوزف ان کے پیچھے چل رہا تھا۔ ڈاکٹر رونالڈ عمران کو ساتھ لئے واپس اسی تہہ خانے میں آیا جس میں اس نے بالائے کائنات دنیا میں جانے کی مشق کی تھی اور جہاں ڈور بھی نمودار ہوئی تھی۔ تہہ خانے کی ایک دیوار کے ایک خاص حصے پر اس نے اپنا بایاں ہاتھ

رکھا تو سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی وہاں سے دیوار ہٹی اور ایک تجوری نما خانہ نمودار ہو گیا۔ اس خانے میں سرخ رنگ کی وہ ڈائری موجود تھی۔
عمران نے ڈائری پر نظر پڑتے ہی ڈاکٹر رونالڈ سے پہلے وہ ڈائری اٹھا لی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ تیر گئی۔ ڈائری میں واقعی پروفیسر تورس کے ہاتھ کی تحریر موجود تھی اور اس میں پروفیسر لونوکوف کا حوالہ بھی موجود تھا۔
"شکریہ ڈاکٹر رونالڈ —— تم نے واقعی اس ڈائری کی حفاظت کر کے ایک قابل قدر فریضہ سرانجام دیا ہے ورنہ وہ پیشہ ور قاتلہ مارگریٹ اسے ضائع بھی کر سکتی تھی۔" —— عمران نے ڈائری کو کوٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔
"تمہیں کیسے یقین تھا کہ ڈائری محفوظ ہے جبکہ میں نے کہا تھا کہ میں نے اسے جلا دیا ہے اور میں اسے جلا بھی سکتا تھا۔" —— ڈاکٹر رونالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
"اتنی نفسیات مجھے آتی ہے ڈاکٹر رونالڈ کہ میں اپنے مقابل کی نفسیات کو سمجھ سکوں۔ تم ماہر روحانیات ہو عام ٹائپ کے مجرم نہیں ہو اس لئے مجھے یقین تھا کہ تم نے ہر صورت میں اس ڈائری کو محفوظ رکھا ہو گا۔ تم اسے جلانے کا رسک لے ہی نہ سکتے تھے۔ ہاں تمہاری جگہ کوئی عام مجرم ہوتا تو وہ ایسا کر سکتا تھا کیونکہ اسے اس ڈائری کی صحیح اہمیت کا کبھی احساس ہی نہ ہو سکتا تھا۔" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس تہہ خانے کے دروازے کی طرف مڑ گیا لیکن مڑتے ہوئے اس نے ڈاکٹر رونالڈ کے پیچھے کھڑے ہوئے جوزف کو سر کے جھٹکے سے ڈاکٹر رونالڈ کے خاتمہ کا اشارہ

کر دیا۔ ظاہر ہے وہ اس جیسے لالچی اور ہوس پرست آدمی کو زندہ نہ چھوڑ
تھا کہ وہ پھر بالائے کائناتی دنیا میں پہنچ کر وہاں کی مخلوق کو تنگ کرے
چنانچہ ابھی وہ دروازے تک پہنچا بھی نہ تھا کہ اس نے عقب میں ڈاکٹر
لڈ کی چیخ سنی مگر وہ مڑے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔

جولیا کے فلیٹ میں اس وقت سیکرٹ سروس کے تقریباً تمام ارکان موجود تھے۔ وہ سب چائے پینے اور باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا اس لئے اپنی عادت کے مطابق وہ سب جولیا کے فلیٹ میں جمع ہوتے اور پھر یا تو وہاں بیٹھ کر ہی گپ شپ کرتے یا پھر باہر جانے کا پروگرام بنا کر اکٹھے ہی نکل کھڑے ہوتے تھے جولیا بھی صفدر کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی جب کہ تنویر اس کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔

"آج کل ایکسٹو بھی ہمیں کال کرنا چھوڑ گیا ہے۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے ایکسٹو پاکیشیا میں موجود ہی نہ ہو"۔ ــــــ اچانک جولیا نے بات کرتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر کمرے میں موجود تمام افراد بے اختیار چونک پڑے۔

"وہ کہاں جا سکتا ہے چونکہ کیس نہیں ہے اس لئے وہ بھی خاموش

ہے"۔ ــــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران تو ملک سے باہر ہے۔ اتنا تو مجھے معلوم ہے۔ اگر ایکسٹو بھی ملک سے باہر ہے تو پھر یہ بات طے ہے کہ عمران ہی ایکسٹو ہے"۔ ــــــ یکلخت نعمانی نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"احمقانہ باتیں مت کرو نعمانی ـ چیف کو عمران کے ساتھ ملانے چلے ہو۔ یہ مسخرہ اور کہاں چیف"۔ ــــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ عمران ملک سے باہر ہے۔ ابھی ایک ہفتہ پہلے تو میری اس سے فون پر بات ہوئی تھی"۔ ــــــ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دو روز پہلے میں نے عمران صاحب کے فلیٹ پر فون کیا تھا تو سلیمان نے مجھے بتایا کہ عمران ملک سے باہر گیا ہوا ہے اور سلیمان کو جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے"۔ ــــــ نعمانی نے جواب دیا۔

"وہ ویسے تفریح کے لئے کہیں نہیں جا سکتا۔ اگر گیا ہوگا تو یقیناً کسی کیس کے سلسلے میں گیا ہوگا"۔ ــــــ صفدر نے کہا۔

"میں چیف سے بات کرتی ہوں۔ اگر کوئی کیس ہے تو کیا اب سیکرٹ سروس کو چیف نے اس قدر ناکارہ سمجھنا شروع کر دیا ہے کہ اسے بتایا بھی نہیں جاتا اور عمران کو اس کیس پر باہر بھیج دیا جاتا ہے"۔ ــــــ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھی اور اس نے ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ نمبر ڈائل کر کے اس نے فون کے نچلے حصے میں لگے ہوئے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔

"ایکسٹو!" ـــــ ریسیور اٹھائے جانے کی آواز کے بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز کمرے میں گونج اٹھی۔

"جولیا بول رہی ہوں باس!" ـــــ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے؟" ـــــ دوسری طرف سے ایکسٹو نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"باس، کیا عمران کسی کیس کے سلسلے میں ملک سے باہر گیا ہوا ہے؟" ـــــ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں!" ـــــ دوسری طرف سے ایکسٹو کی سرد آواز سنائی دی۔

"باس، کیا اب سیکرٹ سروس اس قدر ناکارہ ہو چکی ہے کہ آپ کیس کے سلسلے میں اس سے کام لینا تو ایک طرف اسے آگاہ کرنا بھی ضروری نہیں سمجھتے؟" ـــــ جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"عمران جس کیس پر کام کر رہا ہے وہ سرکاری کیس نہیں ہے۔ اس کا ذاتی معاملہ ہے!" ـــــ ایکسٹو کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا لیکن ذاتی معاملے کا لفظ سن کر جولیا بری طرح چونک پڑی۔

"ذاتی معاملہ اور کیس ـــ کیا مطلب باس، میں سمجھی نہیں!" ـــــ جولیا کے لہجے میں بے پناہ اضطراب تھا اور صفدر اور دوسرے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے کیونکہ ذاتی معاملہ کے الفاظ سننے کے بعد جولیا کے اس اضطراب اور بے چینی کی وجہ وہ اچھی طرح جانتے تھے۔

"کیس کا لفظ وسیع معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے!" ـــــ ایکسٹو

نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور جولیا کا چہرہ اچانک روہانسا سا ہو گیا۔ ایکسٹو کے جواب نے شاید اس کے ذہن میں پیدا ہونے والے خدشات کی تصدیق کر دی تھی۔

"یس سر!" ـــــ جولیا نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے ریسیور رکھ دیا۔

"مس جولیا ذاتی معاملے کا مطلب آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔ عمران سیکرٹ سروس سے ہٹ کر بھی مختلف مسئلوں میں ٹانگ پھنسانے کا عادی ہے ہو سکتا ہے کہ وہ ایسے ہی کسی چکر میں گیا ہو!" ـــــ صفدر نے جولیا کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔

"چیف جب ذاتی معاملہ کہہ رہا ہے تو یہ ذاتی معاملہ ہی ہوگا۔ ٹھیک ہے میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ وہ جو چاہے کرتا پھرے!" ـــــ جولیا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"عمران اکیلا نہیں گیا ہوگا۔ وہ لازماً ٹائیگر کو یا جوزف اور جوانا کو ساتھ لے گیا ہوگا!" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ صفدر نے اٹھ کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس، صفدر سپیکنگ!" ـــــ صفدر نے ریسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"ایکسٹو ـــ جولیا کو ریسیور دو!" ـــــ دوسری طرف سے چیف کی سرد آواز سنائی دی۔

"یس باس!" ـــــ صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور

ریلیور سائیڈ پر رکھ کر مڑا ہی تھا کہ اس نے باتھ روم سے جولیا کو نکل کر تیزی سے فون کی طرف آتے دیکھا۔ جولیا اب پوری طرح سنبھلی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

"یس باس، جولیا بول رہی ہوں۔" ——— جولیا کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"تمہیں یا تمہارے ساتھیوں کو عمران نے جانے سے پہلے اس معاملے میں کچھ نہیں بتایا۔" ——— ایکسٹو نے قدرے نرم لہجے میں کہا اور ایکسٹو کے اس نرم لہجے پر صفدر اور دوسرے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"نو سر — اگر بتایا ہوتا تو آپ سے کیوں پوچھتی۔" ——— جولیا کا لہجہ بدستور سپاٹ اور سرد تھا۔

"حالانکہ میں نے اسے ہدایت کی تھی کہ وہ جانے سے پہلے تم لوگوں سے ڈسکس کر لے۔ بہرحال میں تمہیں مختصر بتا دیتا ہوں تاکہ ذاتی معاملے کے بارے میں تمہارا تجسس دور ہو سکے۔" ——— ایکسٹو نے کہا، اور جولیا کے ساتھ ساتھ سارے ساتھیوں کے چہروں پر الٹا تجسس کے آثار نمودار ہو گئے۔

"عمران کے فلیٹ میں ایک ——— عورت نمودار ہوئی جس نے اپنا نام نوفرتیت بتایا۔ اس نے عمران کو بتایا کہ وہ اس کائنات سے بالا کسی اور کائنات کی کسی نامعلوم دنیا کی مخلوق ہے۔ اس بالائے کائنات دنیا کو عرف عام میں مثالی دنیا کہا جاتا ہے۔ یہ مثالی دنیا ہمارے تصور زمان و مکان سے بالاتر دنیا ہے۔ اس لڑکی نوفرتیت نے عمران کو بتایا کہ اسے اس کے باپ سیجان نے بھیجا ہے جو اس مثالی دنیا کا سردار ہے کہ

عمران ان کی مدد اس طرح کرے کہ یہاں دارالحکومت میں ایک شخص پروفیسر نورس اس مثالی دنیا میں آتا ہے اور ایسے سوالات کے جوابات حاصل کرنا چاہتا ہے جن کے بتانے کی انہیں اجازت نہیں اور وہ وہاں کی مخلوق کو بے حد تنگ کرتا ہے۔ ابھی عمران اور اس لڑکی کی بات چیت جاری تھی کہ لڑکی یہ کہہ کر فضا میں تحلیل ہو گئی کہ وہ واپس جا رہی ہے اور اب عمران کی مدد کی ضرورت نہیں رہی ہے۔ عمران نے پروفیسر نورس کو ڈھونڈ نکالا جو یہاں ایک کالونی میں رہتا تھا اور اس نے مثالی دنیا کے نام سے ایک ادارہ قائم کر رکھا تھا جو بھاری فیس لے کر لوگوں کے سوالات کے جوابات مثالی دنیا سے لا کر دیا کرتا تھا۔ عمران اس پروفیسر نورس سے ملنے کے بعد اس مثالی دنیا کے بارے میں قدرے کنفرم ہو گیا تو اس نے اپنے طور پر اس بارے میں چھان بین شروع کی اور لائبریری میں اس موضوع پر موجود کتابوں کا مطالعہ کیا۔ مثالی دنیا کا وجود اور کسی ارضی انسان کا وہاں جانا روحانیات کے تحت آتا ہے۔ دوسری بار جب عمران اس پروفیسر نورس سے ملنے گیا تو پروفیسر نورس کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا اور وہاں پروفیسر نورس کے ملازم کے ساتھ ساتھ دو ایکریمیوں کی لاشیں بھی پڑی تھیں۔ مزید چھان بین پر پتہ چلا کہ ان دونوں ایکریمیوں کا تعلق ایکریمیا کے ایک پیشہ ور قاتلوں کے گروپ فاسٹ کلرز سے تھا اور ان کے ساتھ ایک لڑکی مارگریٹ بھی تھی جو واپس ایکریمیا چلی گئی تھی۔ عمران تحقیقات کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ پروفیسر نورس کے پاس یقیناً کوئی ایسا آسان سا طریقہ تھا جس سے وہ عام ذہنی اور روحانی سطح کا مالک ہونے کے باوجود مثالی دنیا میں آسانی سے آتا جاتا رہتا تھا اور اس مارگریٹ نے یقیناً وہ طریقہ اس پروفیسر

نورس سے حاصل کیا ہوگا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو اس لئے ہلاک کر دیا ہوگا تاکہ وہ اکیلی اس راز کی مالک بن جائے اور اس سے کوئی دنیاوی فائدہ اٹھا سکے اور عمران کے خیال کے مطابق یہ راز یقیناً کسی ڈائری یا فائل میں درج ہوگا اور مارگریٹ وہ ڈائری یا فائل لے اڑی ہے۔ عمران یہاں کے ایک ماہر روحانیات سے ملا تو اس ماہر روحانیات نے بتایا کہ روس کی ایک یونیورسٹی کا پروفیسر لوتوکوف اس طریقے پر طویل عرصے سے ریسرچ کر رہا تھا اور پروفیسر نورس اس کا ملازم تھا۔ پروفیسر لوتوکوف ہلاک ہو چکا ہے۔ ان کے خیال کے مطابق یہ طریقہ پروفیسر لوتوکوف کی ایجاد ہی ہوگا جو ان کی موت کے بعد پروفیسر نورس کے ہاتھ لگا اور پھر اسے مارگریٹ لے اڑی چنانچہ عمران اب اس طریقے کو مارگریٹ سے واپس حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس نے یہاں سے ایکریمیا میں اپنے چند دوستوں کی مدد سے مارگریٹ کا کھوج نکالا تو اسے معلوم ہوا کہ مارگریٹ کو ایک کلب میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور وہ ڈائری یا فائل اس کے پاس سے دستیاب نہیں ہو سکی۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کے بارے میں ایکریمیا میں کوئی اور گروپ بھی کام کر رہا ہے چنانچہ عمران، ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو ساتھ لے کر وہ ڈائری یا فائل حاصل کرنے کے لئے ایکریمیا گیا ہے چونکہ یہ کوئی سرکاری کام نہ تھا عمران کا ذاتی شوق یا معاملہ تھا اس لئے سیکرٹ سروس کے ساتھ جانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔" ——— ایکسٹو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"باس، کیا یہ سب کچھ ممکن ہے۔" ——— جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران کے کہنے کے مطابق تو ممکن ہے اور چونکہ وہ فارغ تھا اس لئے اگر وہ اپنے لئے کوئی معروفیت تلاش کر لیتا ہے تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔" ——— دوسری طرف سے ایکسٹو نے سپاٹ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ سب بکواس ہے ——— عمران نے چیف کو بھی چکر دینے کی کوشش کی ہے۔ یقیناً وہ کسی لڑکی کے چکر میں ہوگا اور جب چیف کو اس کی اطلاع ملی ہوگی تو اس نے مثالی دنیا اور لڑکی کے اچانک ظاہر ہونے اور فضا میں تحلیل ہونے کی بات کر دی ہوگی اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ وہ اس لڑکی کے ساتھ ایکریمیا جا کر عیش کر رہا ہوگا۔" ——— تنویر نے فوراً ہی کہا۔

"بات تو واقعی ناقابل یقین ہے اور چیف کی آخری بات سے بھی یہی اندازہ ہوتا ہے کہ چیف کو خود عمران کی ان باتوں پر یقین نہیں آیا ہے۔" صفدر نے کہا۔

"مثالی دنیا کی حد تک تو یہ بات درست ہے۔ میں نے اس بارے میں پڑھا ہے اور جہاں تک بھی مجھے معلوم ہے کہ روسیاہ کے ایک پروفیسر لوتوکوف اس معاملے میں اتھارٹی سمجھے جاتے ہیں لیکن وہاں سے کسی لڑکی کا عمران کے فلیٹ میں آنا اور پھر فضا میں تحلیل ہو جانے والی بات ناممکن ہے۔" اچانک کیپٹن شکیل نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ——— کیا واقعی کوئی مثالی دنیا ہوتی ہے۔" ——— جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور باقی ساتھی بھی حیرت سے کیپٹن شکیل کو دیکھنے لگے۔

"ہاں ۔۔۔ ماہرین روحانیت کے مطابق ہماری کائنات کے علاوہ بھی بے شمار بلکہ لاتعداد کائناتیں موجود ہیں ۔۔۔ یہ زبان و مکاں کی قید صرف ہماری کائنات تک ہی محدود ہے۔ ہماری کائنات کو ایک جہان یا عالم کہا جاتا ہے لیکن اس کے علاوہ بھی دوسرے جہان یا عالم ہیں جن کے نام بھی ماہرین رُوحانیات نے رکھے ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر عالم ناسوت۔ عالم جبروت۔ عالم لاہوت۔ عالم برزخ وغیرہ وغیرہ" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب میں پوری تقریر کر ڈالی اور سب حیرت سے کیپٹن شکیل کو اس طرح دیکھنے لگے جیسے انہیں پہلی بار اس بات کا احساس ہو رہا ہو کہ کیپٹن شکیل کا مطالعہ اس موضوع پر کس قدر وسیع ہے۔

"تم نے پہلے تو کبھی ذکر نہیں کیا کہ تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو" صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور کیپٹن شکیل مسکرا دیا۔

"میری عادت ہے کہ میں مختلف موضوعات پر مطالعہ کرتا رہتا ہوں اور یہ جو کچھ میں نے بتایا ہے یہ عام سی باتیں ہیں جو ہر مطالعہ کرنے والا جانتا ہے اس لئے خاص طور پر اس کے ذکر کی کوئی ضرورت ہی پیش نہیں آئی" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اس نامعلوم دنیا یا مثالی دنیا سے کوئی لڑکی یہاں نہیں آسکتی" ۔۔۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میرا یہی خیال ہے کیونکہ وہاں کی مخلوق کی ہیئت، عناصر ترکیبی، اس دنیا سے قطعی مختلف ہیں اور یہاں تک کہا گیا ہے کہ یہ دنیا مادے سے بنی ہے جبکہ مثالی دنیا میں مادے کا وجود ہی نہیں ہے اس لئے

وہاں سے کسی کا یہاں مادی وجود میں آنا اور پھر یہاں کی زبان بولنا یہ ساری بات میرے خیال میں تو غلط ہے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"تو اس کا مطلب ہوا کہ تنویر جو کچھ کہہ رہا ہے وہ درست ہے۔ عمران کسی لڑکی کے چکر میں ایکریمیا گیا ہے اور اس نے یہ کہانی سنا کر چیف کو بھی بیوقوف بنانے کی کوشش کی ہے" ۔۔۔ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"جس طرح کیپٹن شکیل کا اس موضوع پر مطالعہ ہے اسی طرح یقیناً عمران کا بھی ہوگا۔ اس لئے اس نے مثالی دنیا کی کہانی گھڑی ہوگی" ۔۔۔ تنویر نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں اس معاملے میں جذباتی نہیں ہونا چاہیے۔ عمران جس قدر ذہین آدمی ہے اس کے لئے ضروری نہ تھا کہ وہ اس ٹائپ کی یقین نہ آنے والی کہانی بناتا ۔۔۔ وہ کوئی اور بہانہ یا کہانی بھی گھڑ سکتا تھا۔ ایسی کہانی جس پر سب کو فوراً یقین آجاتا ۔۔۔ پھر اس کہانی میں چند ایسی باتیں ہیں جن کی تصدیق کی جاسکتی ہے۔ مثلاً سلیمان سے پوچھا جاسکتا ہے کہ کیا واقعی کوئی لڑکی اچانک نمودار ہوئی تھی اور غائب ہوئی تھی ۔۔۔ وہ اس بارے میں ضرور جانتا ہوگا۔ اسی طرح پروفیسر نورس اور ان دو ایکریمینز کی ہلاکت ۔۔۔ اس بارے میں بھی پولیس یا انٹیلی جنس کو یقیناً علم ہوگا" ۔۔۔ صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے عمران کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"سلیمان، میں صفدر بول رہا ہوں۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ فلیٹ میں کسی اور دنیا کی کوئی لڑکی اچانک آئی تھی اور پھر اچانک ہی غائب ہو گئی کیا تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو" ——— صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کو درست بتایا گیا ہے جناب ——— وہ لڑکی میری آنکھوں کے سامنے ہی اچانک فضا میں تحلیل ہو گئی تھی۔ وہ کسی مثالی دنیا سے آئی تھی اور کسی پروفیسر نورس کی شکایت لے کر آئی تھی۔ پھر میں نے علی عمران صاحب کو بتایا کہ پروفیسر نورس نے یہاں مثالی دنیا کے نام سے ادارہ بنایا ہوا ہے اور لوگوں سے بھاری فیسیں بٹور رہا ہے" ——— سلیمان نے جواب دیا اور اس کی بات سن کر جولیا سمیت سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اب عمران صاحب کہاں ہیں" ——— صفدر نے پوچھا۔

"وہ ٹائیگر، جوزف اور جوانا سمیت ایکریمیا گئے ہوئے ہیں اور ابھی ان کی واپسی نہیں ہوئی" ——— دوسری طرف سے سلیمان نے جواب دیا اور صفدر نے اس کا شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"سلیمان جو کچھ کہہ رہا ہے اس کے مطابق تو یہ سب کہانی درست ہے" ——— جولیا نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

"یہ سلیمان عمران کا ہمراز ہے۔ یہ بھی اس کی طرح ہمیں چکر دے رہا ہے" ——— تنویر ابھی تک اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض

سے بات کر لیں ——— پروفیسر نورس کے ساتھ اگر غیر ملکی ہلاک ہوئے ہیں تو پھر یقیناً یہ کیس انٹیلی جنس کو ریفر کیا گیا ہوگا" ——— اس بار نعمانی نے کہا اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اتفاق سے سپرنٹنڈنٹ فیاض اپنے دفتر میں موجود تھا۔

"سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو فیاض سپیکنگ" ——— سوپر فیاض کی گونج دار اور بارعب آواز سنائی دی۔

"میں صفدر بول رہا ہوں فیاض صاحب ——— عمران کا دوست" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اوہ آپ فرمایئے، کیسے فون کیا ہے آپ نے" ——— دوسری طرف سے سوپر فیاض کی نارمل سی آواز سنائی دی۔

"کسی پروفیسر نورس کے مرڈر کا کیس آپ نے ڈیل کیا ہے" ——— صفدر نے کہا۔

"پروفیسر نورس ہاں ——— کیوں" ——— سوپر فیاض کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب ایکریمیا گئے ہوئے ہیں۔ ان کا فون آیا تھا کہ میں آپ سے پوچھ کر انہیں بتاؤں کہ جن دو ایکریمیوں کی لاشیں پروفیسر نورس کے ہمراہ ملی تھیں ان کے بارے میں کیا معلومات ملی ہیں۔ انہوں نے آپ سے کئی بار براہ راست رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن آپ نہ مل سکے تھے" ——— صفدر نے ویسے ہی ایک بات بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ——— مگر کیا عمران وہاں ایکریمیا میں اس کیس کے بارے میں

کام کر رہا ہے۔" ـــــــــ سوپر فیاض نے پوچھا۔

" مجھے تو وہی کچھ معلوم ہے فیاض صاحب جو کچھ میں نے آپ کو بتایا ہے۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ عمران یہاں ہے یا ایکریمیا گیا ہوا ہے۔ یہ تو جب اس کی کال آئی تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایکریمیا میں ہے۔" ـــــــــ صفدر نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے وہ یقیناً اس کیس پر ہی کام کر رہا ہو گا۔ اس لئے اس نے ان کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ وہ جب واپس آئے تو پلیز آپ مجھے ضرور بتا دیں۔ ویسے میں آپ کو تفصیل بتا دیتا ہوں۔ پروفیسر لورس نے ایک فراڈ ادارہ بنایا ہوا تھا جس کا نام اس نے مثالی دنیا رکھا ہوا تھا اور وہ لوگوں سے بھاری فیس وصول کر کے ان سے یہ کہتا تھا کہ وہ کسی مثالی دنیا میں جا کر وہاں سے ان کے سوالات کے جوابات حاصل کر آتا ہے۔ بہر حال مجھے ایک گمنام کال سے معلوم ہوا کہ پروفیسر لورس ہلاک ہو چکا ہے اور اس کی کوٹھی میں دو ایکریمینز کی لاشیں بھی پڑی ہیں اور واقعی پروفیسر لورس، اس کے ملازم اور دو ایکریمینز کی لاشیں وہاں سے دستیاب ہو گئیں تحقیقات پر پتہ چلا کہ یہ دونوں ایکریمینز ایک ایکریمین لڑکی مارگریٹ کے ساتھ پاکیشیا آئے تھے۔ انہوں نے فائیو سٹار ہوٹل میں رہائش اختیار کی اور اس کے بعد ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر پروفیسر لورس کی کوٹھی میں پہنچے۔ اس کے بعد مارگریٹ اکیلی ہوٹل واپس پہنچی پھر چونکہ ان تینوں کے کرے علیحدہ علیحدہ بک تھے اس لئے اس کے کمرہ چھوڑ دینے پر کسی نے اعتراض نہ کیا اور پھر وہ واپس ایکریمیا چلی گئی۔ ہمارے محکمے نے ان دونوں ایکریمینز کے بارے میں ایکریمیا سے معلومات حاصل کرائیں تو وہاں سے رپورٹ

ل کہ مارگریٹ اور یہ دونوں ایکریمینز کا تعلق زیر زمین دنیا سے تھا اور ارگریٹ کو بھی وہاں قتل کر دیا گیا ہے بس اتنی سی معلومات ہیں مزید کچھ علوم نہیں ہو سکا۔ میرا خیال ہے کہ پروفیسر لورس کی شہرت سن کر یہ ینوں یہاں آئے اور ان سے کسی ایسے سوال کا جواب انہوں نے حاصل کرنے کی کوشش کی جس کا ظاہر ہے وہ جواب نہ دے سکا جس پر وہاں جھگڑا ہوا اور پروفیسر لورس اور وہ دونوں ایکریمینز اس جھگڑے میں مارے گئے اور مارگریٹ ڈر کے مارے واپس فرار ہو گئی جہاں وہ کسی اور چکر میں ماری گئی۔" ـــــــــ فیاض نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" آپ کا تجزیہ درست ہے فیاض صاحب، بالکل ایسا ہوا ہو گا۔ میں عمران کو یہ تفصیل اس کی کال آنے پر بتا دوں گا، بے حد شکریہ۔" ـــــــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

" کیا احمقانہ تجزیہ ہے اس فیاض کا ـــ احمق آدمی ہے یہ۔" ـــــــــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بہر حال اب یہ بات طے ہو گئی ہے کہ عمران نے چیف سے غلط بیانی نہیں کی۔" ـــــــــ صفدر نے کہا۔

" ہاں، اب تو یہی معلوم ہوتا ہے لیکن . . . !" ـــــــــ تنویر نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" لیکن میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا کہ عمران آخر مثالی دنیا میں جانے کا راز حاصل کرنے کے لئے اتنی جدوجہد کیوں کر رہا ہے۔ کہیں وہ اس لڑکی کے چکر میں تو نہیں ہے۔" ـــــــــ تنویر نے لیکن کے بعد ایک لمحہ رک کر جب فقرہ مکمل کیا تو جولیا کا مطمئن چہرہ ایک بار پھر پھولنے پچکنے

لگا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اسے وہ لڑکی پسند آگئی ہے اور وہ اب وہا
جا کر اسے حاصل کرنا چاہتا ہے"۔ —— جولیا نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔

"اور کیا سوچا جا سکتا ہے، ورنہ اس راز کے حاصل ہونے سے ع
کو کیا فائدہ ہو گا یا اگر یہ راز اس مارگریٹ یا کسی اور آدمی کے پاس
گیا تو اس سے عمران کو کیا نقصان ہو سکتا ہے"۔ —— تنویر نے
اور جولیا نے اس طرح سر ہلایا جیسے وہ تنویر کی بات پر پوری طرح ایما
لے آئی ہو۔

"یہ بات نہیں تنویر جو تم سوچ رہے ہو۔ عمران یقیناً کسی خاص مقص
کے پیش نظر ہی بھاگ دوڑ کر رہا ہو گا اور ہو سکتا ہے یہ مقصد علمی ہو
مادی نہ ہو۔ وہ اس طریقہ کو عام کر کے پوری دنیا کے ماہر روحانیات
لئے علم کا ایک نیا باب کھول دے"۔ —— صفدر نے تنویر کی زہر
بات کو نرم بنانے کے لئے بات کرتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے
صفدر کی بات کا کوئی جواب دیتا ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور جولیا نے
جلدی سے آگے بڑھ کر ریسیور اٹھا لیا۔

"جولیا سپیکنگ"۔ —— جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو"۔ —— دوسری طرف سے ایکسٹو کی سرد آواز سنائی د

"یس باس"۔ —— جولیا نے چونک کر کہا۔

"ابھی مجھے ایکریمیا سے ایک فارن ایجنٹ نے کال کر کے بتایا ہے
کہ عمران اور اس کے ساتھی یعنی ٹائیگر، جوزف اور جوانا گہری بیہوشی کی

لت میں پولیس کو دستیاب ہوئے ہیں۔ انہیں پولیس نے عام سے ہسپتال
ں داخل کرایا تھا مگر فارن ایجنٹ نے بھاگ دوڑ کر کے انہیں ایک خصوصی
ہسپتال میں داخل کرا دیا ہے۔ ڈاکٹروں کو ان کی بیہوشی کی وجہ سمجھ نہیں
رہی اور اس لحاظ سے ان کی حالت تشویشناک ہے اور دوسری بات
یہ کہ حکومت کے نوٹس میں یہ بات آئی ہے کہ پروفیسر نورس دراصل غیر ملکی
یجنٹ تھا۔ اس نے فوج کے ایک اعلیٰ عہدیدار کو مثالی دنیا کے چکر میں
پھنسا کر ہمارے دفاعی نظام کے ایک اہم ہتھیار کے بارے
یں معلومات اس عہدیدار سے حاصل کر لی تھیں اور ان معلومات کے
حصول کے بعد ہی اسے ہلاک کر دیا گیا ہے اور ساتھ ہی وہ دونوں ایکریمنز
بھی ہلاک ہوئے ہیں۔ اس اطلاع کے بعد صورت حال بالکل تبدیل ہو گئی
ہے اور حکومت نے یہ کیس انٹیلی جنس سے لے کر مجھے ٹرانسفر کر دیا ہے
س لئے اب اس کی حیثیت عمران کی ذاتی نہیں رہی بلکہ سرکاری ہو گئی
ہے چنانچہ تم، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کو ساتھ لے کر فوراً ایکریمیا کے
دارالحکومت ولنگٹن پہنچ جاؤ۔ وہاں پہنچ کر تم نے ایک فون نمبر ڈائل کرنا
ہے تو وہ فارن ایجنٹ جس کا نام ایڈیسن ہے تم سے خود آ کر ملے گا
ور اس کے بعد تم لوگوں نے اس کیس پر مزید کام کرنا ہے"۔ ——
ایکسٹو نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک فون نمبر بتا کر رابطہ
ختم کر دیا اور جولیا نے فوراً ریسیور رکھ دیا۔

"چلو، ابھی تیاری کرو، نجانے اس عمران کا کیا حال ہو گا"۔ ——
جولیا نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"باس، عمران کا حال پوچھنے کے لئے ہمیں نہیں بھیج رہے بلکہ ہم

نے کیس حل کرنا ہے۔" ——— تنویر نے جولیا کی اس پریشانی پر قدر
غصیلے لہجے میں کہا۔

"یو شٹ اپ ——— نجانے عمران کے بارے میں تمہارے اندر
کتنا زہر اُبھرا ہوا ہے۔ عمران ہمارا ساتھی ہے۔ اس کے لئے ہم پریشا
نہ ہوں گے تو اور کون ہوگا۔" ——— جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں
کہا اور تنویر ہونٹ چبا کر خاموش ہو گیا۔

کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی تو میز کے پیچھے اونچی نشست
ی کرسی پر بیٹھے ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر سامنے رکھی ہوئی ایک کتاب
ے سر اٹھایا۔ آنکھوں پر موجود بھاری فریم کے چشمے کو درست کرکے
س نے فائل بند کی اور اسے میز کی دراز میں رکھ کر اس نے میز کے کنارے
ر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک درمیانے
قد کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر گہرے رنگ کا تھری پیس
سوٹ تھا۔

"کیا ہوا ٹاسک۔" ——— ادھیڑ عمر نے نوجوان کو دیکھتے ہی چونک
کر پوچھا۔

"کامیابی جناب ——— یہ لیجئے ڈائری۔" ——— ٹاسک نے جیب
سے ایک سرخ رنگ کی ڈائری نکال کر اس ادھیڑ عمر کی طرف بڑھاتے
ہوئے کہا۔

"ویری گڈ — پوری تفصیل بتاؤ" ——— ادھیڑ عمر نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تفصیل کچھ خاص نہیں ہے۔ آپ کے حکم پر میں اس کوٹھی میں پہنچا جہاں یہ لوگ موجود تھے۔ میں نے آپ کا دیا ہوا کیپسول اندر فائر کر دیا اور آپ کی ہدایت کے مطابق آدھے گھنٹے بعد اندر گیا تو یہ لوگ ایک کمرے میں بیہوش پڑے ہوئے تھے۔ میں نے اُن کی تلاشی لی تو ایک آدمی کے کوٹ کی اندرونی جیب سے یہ ڈائری مل گئی جسے لے کر میں یہاں آ گیا ہوں" ——— ٹاسک نے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے، اور اب تم اس سارے واقعے کو بھول جاؤ گے" ——— ادھیڑ عمر نے کہا اور میز کی سب سے نچلی دراز کھول کر اس نے بھاری مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر ٹاسک کی طرف پھینک دی۔

"آپ بے فکر رہیں جناب — مجھے صرف معاوضے سے مطلب ہوتا ہے اور بس — مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی مجھے یاد رکھیں گے" ——— ٹاسک نے نوٹوں کی گڈی اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا

"ہاں یقیناً" ——— ادھیڑ عمر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹاسک سلام کر کے واپس مڑا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ ادھیڑ عمر نے ڈائری کو کھول کر سرسری نظروں سے دیکھا۔ اس کے چہرے پر یکلخت بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے جلدی سے ڈائری کو اپنے کوٹ کی جیب میں رکھا اور پھر سامنے رکھے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"ٹاسک کو آف کرا دو" ——— ادھیڑ عمر نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ عقبی دیوار میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ دوسری طرف ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا اور اس کے سامنے والی دیوار کی جڑ میں اس نے پیر مارا تو دیوار درمیان سے کھلتی چلی گئی۔ ادھیڑ عمر آگے بڑھا۔ دوسری طرف ایک تنگ سی راہداری تھی لیکن یہ راہداری زیادہ طویل نہ تھی۔ جلد ہی اس کا اختتام آ گیا۔ یہاں ایک دروازہ تھا جو اندر سے ہی بند تھا۔ ادھیڑ عمر نے دروازہ کھولا اور دوسری طرف آ گیا۔ اب وہ ایک عام سے رہائشی کمرے میں تھا۔ اس کمرے سے نکل کر وہ ایک راہداری میں سے گزرتا ہوا برآمدے میں پہنچا تو سامنے پورچ میں سیاہ رنگ کی کار موجود تھی اور برآمدے میں ایک مسلح نوجوان کھڑا تھا۔

"جیک خیال رکھنا، میں شاید رات کو نہ آ سکوں" ——— ادھیڑ عمر نے برآمدے سے اتر کر پورچ میں کھڑی کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ——— اس مسلح نوجوان نے کہا اور تیزی سے برآمدے سے اتر کر پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ ادھیڑ عمر نے کار سٹارٹ کر کے موڑی اور اسے پھاٹک کی طرف لے آیا۔ مسلح نوجوان اس دوران پھاٹک کھول چکا تھا۔ ادھیڑ عمر کار باہر نکال کر لے گیا اور تھوڑی دیر بعد کار ونگٹن کی سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی

ڈرائیونگ کے بعد کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی۔ ایک کوٹھی
کے بند گیٹ کے سامنے اس نے کار روکی اور بار بار ہارن دینا شروع
کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک مقامی نوجوان باہر
آ گیا۔ اس نے ادھیڑ عمر کو دیکھ کر مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر تیزی
سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور ادھیڑ عمر کار
اندر لے گیا۔ پورچ میں پہلے سے ایک پرانے ماڈل کی کار موجود تھی۔ کوٹھی
کی ساخت بھی قدیم دور کی یاد دلاتی تھی اور اجڑا ہوا لان بتا رہا تھا کہ
اس کوٹھی کا مالک اس کی دیکھ بھال کی طرف سے مکمل طور پر لاپرواہ رہتا
ہے۔ پورچ میں کار روک کر ادھیڑ عمر نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری
سے ہوتا ہوا ایک کمرے کے دروازے پر جا کر رک گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا
کر آہستہ سے دستک دی۔

"کون ہے"۔۔۔۔ اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کلوگر ہوں پروفیسر"۔ ادھیڑ عمر نے جواب دیا۔

"اوہ آجاؤ اندر"۔۔۔۔ دروازے کی دوسری طرف سے کہا گیا۔

اور ادھیڑ عمر نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا وسیع
کمرہ تھا جس میں سادہ سا فرنیچر تھا۔ فرش پر ایک پرانا سا قالین بچھا ہوا
تھا۔ ایک طرف ایک جھولنے والی کرسی پر ایک بوڑھا آدمی جس کی پلکیں
تک سفید تھیں۔ سلیپنگ گاؤن پہنے ہوئے بیٹھا تھا۔ وہ گنجا تھا لیکن
سر کی عقبی طرف سفید رنگ کے بالوں کی جھالر تھی۔ آنکھوں پر بھاری فریم
اور موٹے شیشوں کی عینک تھی مگر شیشوں کے پیچھے موجود آنکھوں میں
بے پناہ چمک تھی۔

"آؤ کلوگر کیسے آنا ہوا"۔۔۔۔ بوڑھے نے مصافحے کے لئے
ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ایک انتہائی اہم مسئلہ درپیش ہے پروفیسر"۔۔۔۔ کلوگر نے
بوڑھے کا مصافحے کے لئے بڑھا ہوا ہاتھ تھامتے ہوئے مؤدبانہ لہجے
میں کہا۔

"بیٹھو"۔۔۔۔ بوڑھے نے سامنے موجود ایک کرسی کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے کہا اور کلوگر سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں بولو کیا مسئلہ ہے جس نے تمہیں اس قدر پریشان کر رکھا ہے"۔
بوڑھے نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"آپ کو پروفیسر لونوکوف کی مثالی دنیا میں پہنچنے کی ریسرچ کے بارے
میں تو علم ہے"۔۔۔۔ کلوگر نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں"۔۔۔۔ بوڑھے نے چونک کر پوچھا۔

"اور یہ بھی معلوم ہے کہ پروفیسر لونوکوف نے مثالی دنیا تک پہنچنے
کا انتہائی آسان طریقہ تلاش کر لیا تھا اور اس پر تجربات بھی سو فیصد
کامیاب رہے تھے"۔۔۔۔ کلوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے۔۔ پروفیسر لونوکوف سے اس بارے میں میری
تفصیلی بات چیت ہوتی رہی ہے"۔۔۔۔ بوڑھے نے سر ہلاتے
ہوئے کہا۔

"وہ طریقہ اس وقت میرے پاس موجود ہے"۔۔۔۔ کلوگر نے کہا
تو بوڑھے کا منہ حیرت کی شدت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اس کے
چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات جیسے مجسم ہو کر رہ گئے تھے۔

"کیا — کیا کہہ رہے ہو۔ پروفیسر لیونوکوف کی ریسرچ تمہارے پاس، اسے تو آج تک کوئی تلاش نہیں کر سکا۔" —— بوڑھے نے چند لمحوں بعد انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے تلاش کر لیا ہے۔ یہ دیکھئے یہ ڈائری، اس میں وہ طریقہ تفصیل سے درج ہے۔" —— کلوگر نے فاتحانہ لہجے میں کہا اور جیب سے سرخ رنگ کی ڈائری نکال کر اس نے بوڑھے کی طرف بڑھا دی۔ بوڑھے نے جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے ڈائری لی اور پھر اسے کھول کر دیکھنے لگا۔

"اوہ، اوہ واقعی — واقعی یہ تو واقعی پروفیسر لیونوکوف کی ریسرچ ہے واقعی — اوہ گاڈ یہ کس قدر انقلاب انگیز تحریر ہے — اوہ اوہ پوری دنیا میں انقلاب آ جائے گا — اوہ، اوہ۔" —— بوڑھے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور کلوگر کے چہرے پر بے پناہ مسرت ابھر آئی۔

"یہ — یہ تمہارے ہاتھ کیسے لگ گئی۔" —— بوڑھے کے لہجے میں حیرت بدستور موجود تھی۔

"بس اسے اتفاق ہی سمجھئے۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں۔ یہاں ایک آدمی ڈاکٹر رونالڈ نے سپرچوئل کلینک کھولا ہوا ہے اور وہ اپنے آپ کو روحانیات کا ڈاکٹر کہلاتا تھا۔ بہرحال وہ روحانیات کے موضوع پر کچھ زیادہ تو نہ جانتا تھا لیکن اس نے ذہنی مشقوں کی مدد سے اس معاملے میں تھوڑی بہت شدبد بہرحال حاصل کر رکھی تھی جس کی مدد سے وہ کام چلا لیتا تھا۔ یہ ڈائری پروفیسر لیونوکوف کے ایک پاکیشیائی

ملازم نورس کی ہے۔ نورس پروفیسر لیونوکوف کا باورچی تھا اور کہا جاتا ہے کہ پروفیسر لیونوکوف جو ملحد تھے اور خفیہ طور پر مسلمان ہو گئے تھے۔ اس لئے انہوں نے خاص طور پر ایک مسلمان باورچی رکھا تھا۔ یہ نورس باورچی ہونے کے ساتھ ساتھ پروفیسر لیونوکوف کا معمول بھی بنتا تھا۔ پروفیسر جو ریسرچ کرتا تھا اس کے تجربات اسی نورس پر کرتا تھا۔ پروفیسر کی اچانک وفات کے بعد ان کے اس طریقہ کار کو بے حد تلاش کیا گیا لیکن اس کا پتہ نہیں چل سکا۔ البتہ ایسی دستاویزات مل گئیں جن سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ پروفیسر مثالی دنیا میں پہنچنے کا انتہائی آسان اور یقینی طریقہ دریافت کر چکا ہے۔ پروفیسر کی وفات کے بعد یہ نورس بھی غائب ہو گیا۔ اس کی طرف کسی کا خیال بھی نہ گیا کہ وہ یہ طریقہ اڑا سکتا ہے۔ بہرحال مختصر یہ کہ نورس نے پروفیسر لیونوکوف کا یہ طریقہ اڑایا اور اسے خود اپنے ہاتھوں سے اس ڈائری میں درج کر کے وہ پاکیشیا پہنچ گیا اور چونکہ وہ عام سی ذہنی سطح کا آدمی تھا اس لئے اس نے وہاں اس سے مالی مفاد حاصل کرنا شروع کر دیا۔ یہاں ایکریمیا میں ایک ماہر آثار قدیمہ پروفیسر رچمنڈ ہے اسے کسی طرح اس نورس کے بارے میں علم ہوا۔ یہ نورس پروفیسر نورس بن چکا تھا۔ اس نے کسی قدیم خزانے کے جاننے کے بارے میں پروفیسر نورس کو فیس ادا کی لیکن پروفیسر نورس نے فیس واپس کر دی کہ خزانوں کے متعلق جواب مثالی دنیا کی مخلوق نہیں دیتی۔ مگر پروفیسر رچمنڈ یہ سمجھا کہ پروفیسر نورس اسے ٹال رہا ہے چنانچہ اس نے ایکریمیا کے ایک پیشہ ور قاتلوں کا گروپ جس میں دو مرد اور ایک عورت مارگریٹ شامل تھی پروفیسر نورس کے پاس پاکیشیا بھیجا تاکہ وہاں سے وہ اس پروفیسر نورس پر تشدد کر کے

اس خزانے کا راز حاصل کر آئیں مگر وہاں جب مارگریٹ کو اس
راز کے بارے میں علم ہوا تو اس نے اپنے ساتھیوں اور پروفیسر نورس
کو ہلاک کر دیا اور یہ ڈائری جس میں اصل راز تھا لے کر ایکریمیا آ گئی تاکہ
وہ خود اس سے مالی فائدہ اٹھا سکے۔ یہاں اس نے یہ ڈائری ماہر روحانیات
ڈاکٹر رونالڈ کو دکھائی۔ ڈاکٹر رونالڈ چونکہ اس بارے میں جانتا تھا اور وہ
ماہر روحانیات ہونے کے ساتھ ساتھ اسلحے کی سمگلنگ کرنے والی ایک
بین الاقوامی تنظیم کا چیف بھی تھا اس لئے اس نے مارگریٹ اور اس کے
ساتھی کو ٹال دیا اور مارگریٹ اور اس کا ساتھی جب ایک کلب میں جا کر
بیٹھے تو ڈاکٹر رونالڈ نے انہیں ایک پیشہ ور قاتلوں کے گروہ کے ہاتھوں ہلاک
کرا دیا۔ اس طرح وہ اس ڈائری کا مالک بن گیا۔ ڈاکٹر رونالڈ مجرم تنظیم کا
چیف بھی تھا لیکن وہ فیلڈ کا آدمی نہ تھا' صرف پلاننگ بنانا اس کے ذمے
تھا۔ اصل آدمی آرتھر تھا۔ ڈاکٹر رونالڈ آرتھر سے ملا اور اس نے اسے
اسی ڈائری کے متعلق بھی بتایا اور ساتھ ہی اسے بتایا کہ اس ڈائری کی مدد
سے وہ پوری دنیا پر اقتدار حاصل کر کے پوری دنیا سے مسلمانوں کا خاتمہ
کر کے پوری دنیا پر یہودیوں کی سلطنت قائم کر دے گا اور خود وہ اپنی ایک
خفیہ جگہ پر پہنچ گیا۔ آرتھر نے اس کے جانے کے بعد مجھے فون کیا۔ اسے
میرے متعلق معلوم تھا کہ میں ان معاملات میں ملوث ہوں اور ڈاکٹر رونالڈ
کے متعلق سب کچھ بتا دیا لیکن اسے اس جگہ کا علم نہ تھا جس جگہ ڈاکٹر
رونالڈ ڈائری لے کر گیا تھا۔ میں نے اسے کہا کہ جیسے ہی ڈاکٹر رونالڈ واپس
آئے وہ مجھے اطلاع دے دے اس کے بعد میں نے اپنے طور پر اس ڈاکٹر
رونالڈ کا پتہ چلانے کی کوشش کی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ ڈاکٹر رونالڈ یہودیوں

کے قصبے میں اپنی عمارت گولڈن ہاؤس میں ہے۔ میں نے وہاں آدمی
بھیجے تاکہ ڈاکٹر رونالڈ سے وہ ڈائری حاصل کی جا سکے۔ میں اس
ڈائری کو ڈاکٹر رونالڈ کے قبضے سے نکالنا چاہتا تھا کیونکہ بہرحال
ڈاکٹر رونالڈ اس قابل نہ تھا کہ اس قدر عظیم راز اپنے قبضے میں رکھ سکے
مجھے رپورٹ ملی کہ گولڈن ہاؤس میں لاشیں ہی لاشیں بکھری پڑی ہیں اور
ڈاکٹر رونالڈ بھی ہلاک ہو چکا ہے اور اس کی لاش بھی وہاں موجود تھی۔
وہاں سے میرے آدمیوں نے جب مجھے رپورٹ دی تو میں نے ان کے قاتلوں
کی تلاش کا حکم دے دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی میرے آدمیوں نے ان
کا سراغ لگا لیا کہ یہ لوگ تعداد میں چار تھے۔ دو ایکریمین اور دو قوی ہیکل
حبشی اور انہیں ایک کار میں بیٹھ کر گولڈن ہاؤس سے نکل کر ولنگٹن کی
طرف جاتے دیکھا گیا تھا۔ کار کا نمبر اور ماڈل بھی معلوم ہو گیا تو میں نے
ولنگٹن میں اپنے آدمیوں کو ہوشیار کر دیا اور پھر اس کار کو ٹریس کر لیا گیا
وہ ایک کالونی کی کوٹھی میں داخل ہوئے۔ مجھے رپورٹ ملی تو میں نے
اپنے آدمیوں کو صرف نگرانی پر رکھا اور پھر ایک اور پیشہ ور مجرم کو فوری طور
پر کال کر کے اس کے ذمے یہ کام لگایا کہ وہ اس کوٹھی میں جا کر بیہوش
کر دینے والی ایک مخصوص گیس فائر کرے اور انہیں بیہوش کر کے ان سے
وہ ڈائری تلاش کر کے میرے پاس لے آئے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وہ آدمی
وہاں گیا اس نے انہیں بیہوش کیا اور پھر یہ ڈائری ان کے قبضے سے برآمد
کر کے میرے پاس لے آیا اور میرے آدمی جو نگرانی پر موجود تھے۔ ان کے
پاس میرا حکم موجود تھا کہ وہ بعد میں ان کو ہلاک کر کے واپس آ جائیں۔ اس
طرح یہ ڈائری مجھے مل گئی اور میں اسے آپ کے پاس لے آیا ہوں"۔۔۔

کلوگر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور بوڑھا حیرت بھرے لہجے میں یہ ساری تفصیل سنتا رہا۔

"حیرت ہے ____ کلوگر میں تو تمہیں آج تک صرف ایک ماہر روحانیات ہی سمجھتا رہا لیکن تم نے تو باقاعدہ مجرم گروپ بنا رکھے ہیں اور ان سے قتل و غارت کا کام بھی لیتے رہتے ہو۔" ____ بوڑھے نے کہا۔

"پروفیسر، میں دراصل یہودیوں کی ایک بین الاقوامی تنظیم ٹاپ سرکل کا ایکریمیا میں نمائندہ بھی ہوں اور اس حیثیت سے میرے پاس باقاعدہ دفتر اور گروپ موجود ہیں۔ گو میرا کام جرائم سے متعلق نہیں ہے بلکہ میرا کام یہاں کے اعلیٰ حکام سے اسرائیل اور یہودیوں کے مفاد میں اہم راز حاصل کرنے ہیں لیکن بہرحال وقت پڑنے پر گروپ یہ کام بھی کر دیتا ہے۔ روحانیات پر ریسرچ تو میرا ذاتی شوق ہے۔" ____ کلوگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ____ آدمی کے کئی روپ ہوتے ہیں لیکن تم نے یہ ڈائری کسی مقصد کے لئے حاصل کی ہے اور اسے میرے پاس کس لئے لے آئے ہو۔" ____ بوڑھے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر، پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ یہودی ہیں۔ دوسری بات یہ کہ آپ پروفیسر پولوکوف سے روحانیت کے بارے میں علمی طور پر زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں۔ میرا آپ کے پاس آنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ اس طریقے کو اس طرح استعمال میں لانے کی کوئی پلاننگ کریں جس سے اسرائیل اور پوری دنیا میں پھیلے ہوئے یہودیوں کو بھی مفاد پہنچے اور یہودیوں کا پوری دنیا پر حکومت کرنے کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکے اور مجھے یقین ہے

کہ آپ ایسا کر سکتے ہیں۔" ____ کلوگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن بقول تمہارے وہ ڈاکٹر رونالڈ بھی تو اس مقصد کے لئے کام کر رہا تھا اور اسے ہلاک کر دیا گیا۔ تم نے یہ نہیں بتایا کہ انہیں کس نے ہلاک کیا ہے اور کیوں اور اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ ڈاکٹر رونالڈ کی طرح وہ لوگ مجھے بھی ہلاک نہ کریں گے۔" ____ پروفیسر نے ذرا گھبراتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر، آپ میں اور ڈاکٹر رونالڈ میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ڈاکٹر رونالڈ آپ کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ وہ صرف نام کا ماہر روحانیات تھا۔ وہ سادہ لالچی اور حریص آدمی تھا۔ تیسری بات یہ کہ وہ جرائم پیشہ آدمی تھا جبکہ آپ صاحب علم آدمی ہیں۔ آپ کا جرائم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور آپ کی پوری زندگی شاہد ہے کہ آپ نے کبھی دنیاوی مفادات کے بارے میں نہیں سوچا اس لئے میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ اس طریقے کو خالصتاً یہودیوں کے مفاد میں استعمال کریں گے جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جن سے میں نے یہ ڈائری حاصل کی ہے تو لازمی بات ہے کہ ان کا تعلق یہاں کے کسی جرائم پیشہ گروپ سے ہوگا۔ مارگریٹ اور ڈاکٹر رونالڈ دونوں کا تعلق چونکہ جرائم سے تھا اس لئے اس گروپ کو اس راز کی اہمیت کا علم ہو گیا ہوگا اور وہ اسے حاصل کر کے مالی مفاد اٹھانا چاہتے ہوں گے۔ اول تو وہ اب تک ہلاک ہو چکے ہوں گے اور اگر فرض کیا وہ بچ بھی جاتے ہیں تو وہ کسی صورت بھی ہمارے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ اس آدمی کو جس نے یہ ڈائری حاصل کی ہے میں نے ختم کرا دیا ہے تاکہ یہ ڈائری ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے اور سب سے

اہم بات یہ ہے کہ وہ آپ کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے اس لئے آپ قطعی طور پر محفوظ ہیں" ——— کلوگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے۔ تم یہ ڈائری میرے پاس چھوڑ جاؤ میں اس پر غور کروں گا کہ اس راز کو کس طرح یہودیوں کے مستقل مفاد میں استعمال کیا جا سکتا ہے" ——— پروفیسر نے کہا اور کلوگر سر ہلاتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔

"میں کل آپ کے پاس دوبارہ حاضر ہوں گا تاکہ آپ کے سوچے ہوئے طریقے پر تفصیل سے بحث کر لی جائے" ——— کلوگر نے کہا اور بوڑھے نے سر ہلا دیا۔ کلوگر تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔

جولیا، تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن کی ایک کوٹھی کے بڑے سے کمرے میں موجود تھے۔ وہ سب ایکریمین میک اپ میں ہی تھے۔ ایک مقامی آدمی بھی ان کے ساتھ ہی تھا۔ یہ ایڈیسن تھا ایکریمیا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ۔ ائیرپورٹ پہنچ کر جولیا نے چیف کا دیا ہوا مخصوص نمبر ڈائل کر کے ایڈیسن سے بات کی اور ایڈیسن فوراً ہی ائیرپورٹ پہنچ گیا اور پھر وہ اس کے ساتھ ہی اس کوٹھی میں آئے تھے۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے" ——— جولیا نے ایڈیسن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"وہ ابھی تک بیہوش ہیں اور ڈاکٹروں کی سر توڑ کوششوں کے باوجود وہ ہوش میں نہیں آ سکے" ——— ایڈیسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ اس وقت کہاں ہیں" ——— جولیا نے پوچھا۔

" پولیس نے انہیں جنرل ہسپتال پہنچایا تھا لیکن میں نے انہ
حفاظت کے نقطہ نظر سے وہاں سے ڈسچارج کرا کر ایک نجی ہسپتال
پہنچا دیا ہے۔ وہاں وہ محفوظ بھی ہیں اور ان کا علاج بھی بہتر طور پر
ہے۔" ——— ایڈیسن نے جواب دیا۔

" آپ ہمیں پوری تفصیل بتائیں کہ پولیس کو وہ کہاں سے ملے او
کو ان کے بارے میں اطلاع کیسے ہوئی۔" ——— جولیا نے پوچھا۔

" پولیس نے انہیں روز ویلیٹ کالونی کی ایک کوٹھی میں بیہوش
ہوئے پایا۔ پولیس کی رپورٹ کے مطابق معمول کی گشت کے دوران ا
محسوس ہوا کہ دو آدمی اس کوٹھی کی نگرانی کر رہے ہیں۔ پولیس جب ا
پوچھ گچھ کرنے لگی تو وہ فرار ہو گئے جس پر پولیس کو شک ہوا تو انہو
کوٹھی کی تلاشی لی اور وہاں عمران اور اس کے تین ساتھیوں کو بیہوش
پڑے پایا گیا۔ پولیس نے انہیں جنرل ہسپتال پہنچا دیا۔ وہاں علاج
دوران ایک ڈاکٹر کو شک پڑا کہ عمران صاحب میک اپ میں ہیں
نے اپنا شک دور کیا تو واقعی عمران صاحب میک اپ میں تھے۔ چونکہ
صاحب ایشیائی تھے اور یہ ڈاکٹر میرا حقیقی بھائی تھا اور اس بات
واقف تھا کہ میں پاکیشیا کے لئے کام کرتا ہوں اور پاکیشیا بہرحال براعظم ایشیا
ہے اس لئے اس نے مجھے فون کیا۔ میں فوراً وہاں پہنچا اور میں عمران صاحب
کو دیکھتے ہی پہچان گیا چنانچہ میں نے اس طرح انہیں وہاں سے شفٹ کرا
ہسپتال کے عملے پر بھی حرف نہ آئے کیونکہ پولیس نے باقاعدہ پہرہ لگا رکھا
پھر میں نے پولیس میں موجود اپنے آدمیوں سے اطلاعات حاصل کیں
مجھے پتہ چلا کہ انہیں پولیس نے کہاں سے ٹریس کیا تھا۔ میں نے چیف کو اطلاع

دی جس پر مجھے بتایا گیا کہ آپ حضرات کو یہاں بھیجا جا رہا ہے۔" ———
ایڈیسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ان لوگوں کا پتہ چلا جو اس کوٹھی کی نگرانی کر رہے تھے۔" ——— جولیا
نے پوچھا۔

" میں نے معلوم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن مجھے کامیابی نہیں ہوئی۔"
ایڈیسن نے بغیر کسی جھجک کے جواب دیا۔

" اس کوٹھی کے بارے میں تو آپ کو علم ہوگا جہاں سے پولیس نے انہیں
ٹریس کیا تھا۔" ——— جولیا نے دوسرا سوال کرتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں ——— یہ کوٹھی کرائے کے لئے خالی پڑی ہوئی تھی اور باہر کرائے
کے لئے خالی ہے کا بورڈ بھی موجود تھا۔ عمران صاحب نے شاید خالی دیکھ
کر ہی اسے استعمال کر لیا ہوگا۔ ویسے اس کوٹھی میں پولیس کو ایک کار بھی ملی
ہے اور اس کار کی رجسٹریشن کسی فرانڈو نام کے آدمی کی ہے لیکن رجسٹریشن
آفس سے معلومات کرنے پر نام و پتہ غلط ثابت ہوا ہے۔" ——— ایڈیسن
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ ہمارے ساتھ چلیں، ہم پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھیں
گے اور پھر ہم اس کوٹھی پر جائیں گے۔" ——— جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے چلیے۔" ——— ایڈیسن نے کہا اور جولیا کے ساتھ ساتھ
صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کار
میں بیٹھ کر ایک پرائیویٹ ہسپتال پہنچ گئے جہاں واقعی ایک بڑے کمرے میں
عمران، ٹائیگر، جوزف اور جوانا علیحدہ علیحدہ بستروں پر بیہوش پڑے ہوئے تھے
اور ڈاکٹر ان کی نگرانی کر رہے تھے۔ اس ہسپتال کا انچارج ڈاکٹر رچرڈ تھا جس

نے انہیں یہ بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی بیہوشی کی وجہ باوجود کوشش کے ٹریس نہیں ہو سکی۔

"ڈاکٹر صاحب، یہ بیہوشی یقیناً کسی گیس کی وجہ سے ہی ہو گی"۔۔۔۔ صفدر نے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اس وقت ڈاکٹر کے دفتر میں آ کر بیٹھے ہوئے تھے۔

"جی ہاں ۔۔۔ کیونکہ کوئی اندرونی اور بیرونی چوٹ ٹریس نہیں ہو سکی"۔ ڈاکٹر رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر اس گیس کو کیوں تشخیص نہیں کیا جا سکا"۔۔۔۔ جولیا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ہم نے مکمل اور تفصیلی چیکنگ کی ہے جناب ۔۔۔ جس قدر بیہوش کر دینے والی گیسیں ہو سکتی ہیں سب کو چیک کیا ہے لیکن کسی کا توڑ کامیاب نہیں ہو سکا۔ میں نے اس معاملے کے سپیشلسٹ ڈاکٹروں سے بھی مشورہ کیا ہے لیکن کوئی مثبت نتیجہ برآمد نہیں ہو سکا۔ اس کے باوجود میں مایوس نہیں ہوں۔ ابھی تھوڑی دیر بعد ایکریمیا کے ایک انتہائی مشہور سپیشلسٹ ڈاکٹر ہڈسن یہاں تشریف لانے والے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تشخیص کر لینے میں کامیاب ہو جائیں گے"۔۔۔۔ ڈاکٹر رچرڈ نے کہا اور جولیا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر ہڈسن آ گئے۔ وہ ایک بوڑھے اور باوقار آدمی تھے۔ انہوں نے پہلے تو ڈاکٹر رچرڈ کے دفتر میں بیٹھ کر اب تک کی تمام رپورٹوں کو بغور چیک کیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کا بھی تفصیلی معائنہ کیا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ لوگ انتہائی جدید ترین گیس آپکلٹ کا شکار ہیں۔

س کی واضح علامات موجود ہیں لیکن میں حیران ہوں کہ یہ گیس کیسے استعمال کی گئی کیونکہ یہ گیس اسرائیل کی ایجاد ہے اور ابھی تک اسے سرکاری طور پر اوپن بھی نہیں کیا گیا"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہڈسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور سرائیل کا نام سن کر جولیا اور دوسرے ساتھی بے اختیار چونک پڑے لیکن وہ منہ سے کچھ نہ بولے تھے۔

"یہ کوئی نئی گیس ہے ڈاکٹر ۔۔۔ آج تک تو اس کا نام نہیں سنا میں نے"۔۔۔۔ ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

"ہاں ۔۔ بتا تو رہا ہوں کہ یہ حال ہی میں ایجاد ہوئی ہے۔ میں نے خود س لیبارٹری میں کام کیا ہے اس لئے مجھے اس کا علم ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہڈسن نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر اس کا توڑ کیسے ہو گا"۔۔۔۔ ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

"بہت آسان سا توڑ ہے اور یہی اس کی خوبی ہے۔ اس توڑ کے علاوہ یہ قیامت تک ہوش میں نہیں آ سکتے۔ ایک مخصوص رگ کا آپریشن کرنا ہو گا۔ س طرح وہ بلاکنگ ختم ہو جائے گی جو اس گیس کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے یک مریض کو آپریشن تھیٹر میں لے جائیں اس پر تجربہ کرنا چاہتا ہوں کہ کیا میری تشخیص درست ہے یا نہیں"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہڈسن نے کہا اور ڈاکٹر رچرڈ نے سر ہلاتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور ہدایات دینا شروع کر دیں۔

پھر آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر رچرڈ اور ڈاکٹر ہڈسن دونوں جب آپریشن تھیٹر سے باہر آئے تو ان دونوں کے چہرے کامیابی کی روشنی سے چمک رہے تھے۔

"بہت خوب جناب ۔۔۔ آپ واقعی اس فیلڈ کے ماہر ترین ڈاکٹر ہیں۔

ورنہ تو بڑے بڑے سپیشلسٹ انہیں ہوش میں نہ لا سکے تھے۔" ——— ڈاکٹر رچرڈ نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ۔ اب آپ باقی افراد کو تو ہوش میں لا سکتے ہیں۔ اس لئے مجھے اجازت۔" ——— ڈاکٹر ہڈسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر رچرڈ انہیں باہر پورچ تک چھوڑنے چلا گیا۔

"شکر ہے کہ یہ مسئلہ تو حل ہوا۔" ——— جولیا نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ویسے عمران کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر خوش قسمت بنا دیا ہے جب بھی کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہوتا ہے کوئی نہ کوئی حل سامنے آ ہی جاتا ہے۔" تنویر نے کہا اور جولیا سمیت باقی ساتھی اس کی بات پر بے اختیار مسکرا دیئے۔

"آپ لوگوں کی آمد واقعی نیک فال ثابت ہوئی ہے۔ آپ کا ایک ساتھی ہوش میں آگیا ہے اور اب میں باقی ساتھیوں کا بھی آپریشن کر دیتا ہوں۔ معمولی سا آپریشن ہے۔" ——— ڈاکٹر رچرڈ نے واپس آکر ان سے مخاطب ہو کر کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ڈاکٹر رچرڈ واپس دفتر میں آیا اور اس نے خوشخبری سنائی کہ ان کے چاروں ساتھی اب مکمل طور پر ہوش میں ہیں۔

"کیا ہم ان سے مل سکتے ہیں ڈاکٹر۔" ——— ایڈیسن نے کہا اور ڈاکٹر رچرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور چند لمحوں بعد وہ ایک بار پھر اس بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

"ارے، ارے تم بھی پہنچ گئے یہاں ——— کمال ہے۔ تنویر یہاں بھی آگیا ہے۔ میں نے تو سوچا تھا کہ شاید دنیا تک ہی رقابت کا معاملہ محدود

بے گا مگر۔" ——— عمران نے ان کو دیکھتے ہی انتہائی حیرت بھرے جے میں کہا۔

"دنیا ——— کیا مطلب۔" ——— جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"وہ کرۂ ارض جہاں سے ہم آئے ہیں۔ یہ تو مثالی دنیا ہے۔" ——— عمران نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ واقعی مثالی دنیا ہے عمران صاحب ——— یہاں چونکہ مریضوں کا علاج ہوتا ہے اس لئے اسے مثالی دنیا بھی کہا جا سکتا ہے۔" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مریضوں کا علاج ——— اوہ اوہ کیا مطلب۔" ——— عمران نے در زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"بس اب یہ اداکاری ختم بھی کرو اور شکر کرو کہ ایڈیسن کو تمہارے متعلق اطلاع مل گئی ورنہ جنرل ہسپتال میں پڑے رہتے تو شاید قیامت تک تمہیں ہوش نہ آتا۔" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور تنویر کی بات سن کر عمران کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"مجھے تفصیل بتاؤ۔" ——— عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا اور جولیا نے چیف کے فون سے لے کر یہاں پہنچنے، ایڈیسن سے ملنے اور پھر ایڈیسن سے ملنے والی معلومات سے لے کر ڈاکٹر ہڈسن کی آمد اور ان کے ہوش میں آنے تک کے تمام واقعات بتا دیئے۔

"تھینک یو ایڈیسن، میں ذاتی طور پر تمہارا شکر گزار ہوں۔" ——— عمران نے خاموش کھڑے ایڈیسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ میرا فرض تھا عمران صاحب۔" ــــــ ایڈلیسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب سے پوچھو کہ ہمارے لباس کہاں ہیں۔" ــــــ اچانک عمران نے چونکتے ہوئے کہا کیونکہ اس کے جسم پر ہسپتال کا مخصوص یونیفارم تھا۔

"میں معلوم کرتا ہوں۔" ــــــ ایڈلیسن نے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ میرے ذاتی معاملے میں چیف نے تمہیں کیسے یہاں بھجوا دیا ہے۔ وہ تو ان معاملات میں انتہائی با اصول آدمی ہے" عمران نے ایڈلیسن کے جانے کے بعد جولیا اور دوسرے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا نے اسے وہ بات بھی بتا دی جس کی وجہ سے یہ کیس سرکاری بن گیا تھا۔

"اوہ تو یہ بات ہے ــ تو یہ اصل معاملہ ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب بات سمجھ میں آگئی ہے۔" ــــــ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کے لباس محفوظ ہیں جناب۔" ــــــ تھوڑی دیر بعد ایڈلیسن نے واپس کمرے میں آتے ہوئے کہا۔

"اب ہم ٹھیک ہیں۔ اس لئے ڈاکٹر سے ہمیں چھٹی دلاؤ ــ ہم نے فوری اور اہم کام کرنے ہیں۔" ــــــ عمران نے بستر سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور ایڈلیسن سر ہلاتا ہوا ایک بار پھر واپس مڑ گیا۔

اور تھوڑی دیر بعد واقعی انہیں چھٹی مل گئی۔ صرف ان چاروں کی گرد

ربینڈیج موجود تھی۔ ویسے وہ پوری طرح اپنے آپ کو فٹ محسوس کر رہے تھے۔ عمران، ٹائیگر، جوزف اور جوانا نے مخصوص کمرے میں جا کر لباس تبدیل کئے اور پھر وہ دفتر میں اکٹھے ہو گئے۔

"پولیس نے یقیناً ہمارے لباس کی تلاشی لی ہو گی کیونکہ لباس کی تمام جیبیں خالی ہیں۔ ایک سرخ رنگ کی ڈائری میری جیب میں موجود تھی۔" ــــــ عمران نے ہسپتال سے باہر نکلتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں ایڈلیسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے پولیس کی تحویل سے آپ لوگوں کا سوائے اسلحے کے باقی سامان پہلے ہی حاصل کر لیا ہوا ہے لیکن اس میں کوئی ڈائری موجود نہیں ہے۔" ــــــ ایڈلیسن نے کہا تو عمران کے ہونٹ بھینچ گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی ایک علیحدہ ٹیکسی میں بیٹھ گئے۔ جولیا بھی عمران کے ساتھ تھی جبکہ تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل ایڈلیسن کی کار میں تھے اور وہ اس کوٹھی میں پہنچ گئے جہاں سے جولیا اور اس کے ساتھی ہسپتال کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ اس کوٹھی میں ان کی ضرورت کا تقریباً تمام سامان موجود تھا۔

"وہ پولیس والے کون ہیں جنہوں نے ان نگرانی کرنے والے مشکوک افراد کو چیک کیا تھا، کیا ان سے ملاقات ہو سکتی ہے۔" ــــــ عمران نے کوٹھی پہنچتے ہی ایڈلیسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں ــ ان کا تعلق سپیشل فورس سے ہے اور کیپٹن البرٹ اور اس کے ساتھیوں نے چیک کیا اور انہوں نے ہی آپ کو ہسپتال پہنچایا تھا۔" ــــــ ایڈسن نے جواب دیا۔

"کیا ان سے فوری ملاقات ہو سکتی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے معلوم کرنا ہو گا۔۔۔ لیکن وہ لوگ تو آپ کو خود تلاش کر رہے ہوں گے کیونکہ آپ کا ہسپتال سے خفیہ طور پر غائب ہو جانا ان کے لئے پریشانی کا باعث ہو گا"۔۔۔۔ ایڈلیسن نے کہا۔

"آپ صرف اس کیپٹن البرٹ کی رہائش گاہ کا پتہ معلوم کر کے ہمیں بتا دیں۔ اس کے بعد آپ کا کام ختم"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو میں ابھی معلوم کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ ایڈلیسن نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

"پہلے مجھے بتاؤ کہ اس غائب ہو جانے والی لڑکی کا کیا قصہ ہے"۔ جولیا نے ایڈلیسن کے جاتے ہی غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ باتیں وقت آنے پر ہوتی رہیں گی۔ اس وقت میں ڈائری کی تلاش میں الجھا ہوا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے سرد اور سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔

تقریباً دس منٹ بعد ایڈلیسن واپس کمرے میں آیا اور اس نے ایک چٹ عمران کے ہاتھ میں دی۔

"میں نے اپنے ایک خاص آدمی سے فون پر اس کا پتہ معلوم کیا ہے۔ ساتھ ہی فون نمبر لیا ہے"۔۔۔۔ ایڈلیسن نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"فون دوسرے کمرے میں ہے"۔۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے

ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔ میں لے آتا ہوں۔ آپ تکلیف نہ کریں"۔۔۔۔ ایڈلیسن نے کہا اور عمران واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔ ایڈلیسن کمرے سے باہر چلا گیا تھا تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں فون پیس تھا اور ساتھ ہی اس نے تار پکڑی ہوئی تھی۔ تار کو اس کمرے کے پوائنٹ سے لگانے کے بعد اس نے فون پیس عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور پھر چٹ کو دیکھ کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس، کیپٹن البرٹ بول رہا ہوں"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ مگر کرخت آواز سنائی دی۔

"ہوم سیکرٹری سے بات کریں"۔۔۔۔ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور پھر چند لمحے رک کر اس نے ایک بار پھر لہجہ بدلا۔ اس بار اس کے لہجے میں بے پناہ وقار تھا۔

"ہیلو، کیپٹن البرٹ"۔۔۔۔ عمران نے باوقار لہجے میں کہا۔

"یس سر۔۔۔ میں کیپٹن البرٹ بول رہا ہوں سر"۔۔۔۔ کیپٹن البرٹ کی انتہائی مؤدبانہ اور حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"کیپٹن البرٹ۔۔۔ جن چار افراد کو آپ نے ایک کوٹھی سے بیہوشی کے عالم میں ہسپتال پہنچایا تھا ان کا تعلق ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی سے تھا اور وہ ایکریمیا کے ایک انتہائی اہم پروجیکٹ پر کام کر رہے تھے۔ یہ پروجیکٹ اس قدر اہم اور خفیہ ہے کہ مجھے براہ راست آپ سے فون پر بات کرنی پڑ رہی ہے۔ کیا آپ میری بات سمجھ رہے ہیں"۔۔۔۔

عمران نے اسی طرح باوقار لہجے میں کہا۔

"یس سر — یس سر، وہ تو جناب ہسپتال سے اچانک غائب ہوگئے ہیں۔" —— کیپٹن البرٹ نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے — انہیں اسی لئے وہاں سے ہٹا لیا گیا تھا تاکہ یہ بات سامنے نہ آئے اور اب ہم نے ان لوگوں کو ٹریس کرنا ہے جنہوں نے انہیں بیہوش کیا تھا۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے نگرانی کرنے والوں کو مشکوک سمجھ کر چیک کیا تھا۔ کیا آپ ان کے متعلق کوئی ایسی بات بتا سکتے ہیں جس کی مدد سے ہماری خفیہ ایجنسی ان کے بارے میں کوئی کلیو نکال سکے۔ ذہن پر خوب زور دے کر جواب دیجئے کیونکہ یہ بے حد اہم ہے اور اگر آپ کی وجہ سے ان لوگوں کا کلیو مل گیا تو آپ کو سرکاری طور پر کسی اہم ترین عہدے پر ترقی بھی دی جا سکتی ہے۔" —— عمران نے کہا۔

"سر، سر آپ کا بے حد شکریہ سر — میں نے انہیں ٹریس کرنے کی کوشش کی تھی لیکن سوائے اس بات کے ان کا کوئی کلیو نہ مل سکا کہ ان دونوں افراد کو کبھی کبھار دارالحکومت کے سلور گولڈ کلب کے مالک جناب لارڈ جیکب کے ساتھ اکثر دیکھا گیا تھا۔ میں نے لارڈ جیکب سے بات کی تو انہوں نے بتایا کہ یہ دو افراد کسی وقت ان کے باڈی گارڈ تھے مگر پھر انہوں نے انہیں علیحدہ کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ تو اور کوئی بات سامنے نہیں آ سکی سر۔" —— کیپٹن البرٹ نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"ان باڈی گارڈز کی کیا تفصیل معلوم ہوئی ہے۔ کیا ان کے نام اور حلیئے معلوم ہوئے ہیں۔" —— عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔" —— کیپٹن البرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نام معلوم ہوئے ہیں ان کے اور ان کے حلیے کیا تھے۔" —— عمران نے پوچھا۔

"میں نے ان کے حلیوں سے ہی انہیں ٹریس کیا تھا۔ اس کے بعد ان کے نام بھی معلوم ہوگئے۔ ایک کا نام راجر اور دوسرے کا نام مورٹی ہے جناب۔" — کیپٹن البرٹ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ان دونوں کے حلیے بھی بتا دیئے۔

"ٹھیک ہے — اب آپ یا آپ کے ساتھی اس سارے واقعے کو بھول جائیں گے۔ اب خفیہ ایجنسیاں خود ہی اسے ڈیل کریں گی اور یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ میری اس کال کو سیکرٹ سمجھا جائے۔" —— عمران نے اسی طرح باوقار لہجے میں کہا۔

"یس سر — میں سمجھتا ہوں سر۔" —— دوسری طرف سے کیپٹن البرٹ نے جواب دیا اور عمران نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"کمال ہے عمران صاحب، آپ نے تو سارا مسئلہ ہی سیدھا کر دیا۔" ایڈلیسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"تم نے لارڈز پر حلیے سن لئے اور نام بھی — اب بتاؤ کہ کیا تم ان کے بارے میں یا اس لارڈ جیکب کے بارے میں کچھ جانتے ہو۔" —— عمران نے کہا۔

"لارڈ جیکب تو یہاں کا بے حد امیر اور با اثر آدمی ہے۔ سلور گولڈ کلب بھی انتہائی اعلیٰ طبقے کا کلب ہے۔ عام آدمی تو اس کے اندر جانے کی بھی ہمت نہیں کر سکتا۔ باقی میں اس مورٹی اور راجر سے تو واقف

نہیں ہوں۔ ہاں اگر آپ حکم دیں تو میں انہیں ٹریس کرنے کی کوشش شروع کر دوں"۔ ____ ایڈلیسن نے جواب دیا۔

"میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ مجھے فوری طور پر انہیں ٹریس کرنا ہے۔ او۔ کے میں خود کر لوں گا۔ تم اب جا سکتے ہو"۔ ____ عمران نے کہا اور ایڈلیسن سلام کر کے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"عمران صاحب، کم از کم ہمیں بتائیں تو سہی کہ آخر آپ یہاں کیا کرتے رہے ہیں اور ڈائری کا کیا سلسلہ ہے"۔ ____ صفدر نے کہا اور جب جولیا اور کیپٹن شکیل نے بھی اصرار شروع کر دیا تو عمران نے انہیں مختصر طور پر مثالی دنیا کے بارے میں اور پروفیسر لورنس سے ملنے پھر اس کے قتل اور اس کے بعد یہاں پہنچ کر وہ جو کچھ کرتا رہا ہے اس ساری کارروائی کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ تو اس ڈائری میں مثالی دنیا تک پہنچنے کا آسان طریقہ موجود ہے۔ پھر تو یہ واقعی انتہائی قیمتی چیز ہے"۔ ____ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں، اہل علم کے لئے یہ اس لئے قیمتی ہے کہ اس سے اس دنیا کے علم میں اضافہ ہوگا اور اہل دنیا کے لئے یہ اس لئے قیمتی ہے کہ وہ اس کی مدد سے دولت اور اقتدار حاصل کرنے کی خواہش پوری کرنا چاہتے ہیں"۔ ____ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"لارڈ جیکب کی رہائش گاہ کا نمبر دیں"۔ ____ عمران نے آپریٹر سے رابطہ ہوتے ہی پوچھا اور دوسری طرف سے فوراً نمبر بتا دیا گیا۔ عمران

نے کریڈل دبایا اور آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

"لارڈ ہاؤس"۔ ____ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"لارڈ جیکب سے بات کرائیں۔ میں گریٹ لینڈ سے لارڈ ٹموتھی بول رہا ہوں"۔ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اس کے لہجے میں واقعی لارڈوں جیسا وقار تھا۔

"سر وہ کلب میں ہیں آپ وہاں فون کر لیں۔ وہ یہاں تو رات گئے تشریف لاتے ہیں"۔ ____ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور عمران نے تھینک یو کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"آؤ پھر اس لارڈ سے وہیں کلب میں ہی ملاقات کر لیں"۔ ____ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مگر اس نے تو کیپٹن البرٹ کو بتایا تھا کہ وہ دونوں اس کی ملازمت چھوڑ کر جا چکے ہیں"۔ ____ صفدر نے کہا۔

"اوہ ایک منٹ۔ کلب کے ہیڈ ویٹر سے بات ہو سکتی ہے۔ اس ٹائپ کے لوگ ایسے آدمیوں کے بارے میں کافی معلومات رکھتے ہیں"۔ ____ عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ آپریٹر سے رابطہ ہوتے ہی اس نے سلور گولڈ کلب کے نمبر اس سے معلوم کئے اور پھر کریڈل دبا کر اس نے وہ نمبر پریس کر دیئے۔

"سلور گولڈ کلب"۔ ____ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہیڈ ویٹر سے بات کرائیں۔ میں چیف پولیس انسپکٹر بول رہا ہوں"۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر، ہولڈ آن کریں۔" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"انتھونی بول رہا ہوں جناب، ہیڈ ویٹر سلور گولڈ کلب۔" ——— چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مؤدبانہ سی آواز سنائی دی۔

"مسٹر انتھونی، میں چیف پولیس انسپکٹر بول رہا ہوں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ حکومت کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ ہمیں بھی ایک خاص سلسلے میں آپ کا تعاون درکار ہے۔" ——— عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم کریں۔ میں ہر تعاون کے لئے تیار ہوں۔" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"دو آدمیوں کے بارے میں معلومات چاہیے تھیں۔ ان کا نام راجر اور موری ٹی ہے۔ یہ دونوں کسی وقت کلب کے مالک لارڈ جیکب کے باڈی گارڈ رہے ہیں۔ آپ کا نام خفیہ رہے گا اور حکومت سے تعاون پر آپ کو وہ کچھ مل سکے گا کہ شاید جس کا آپ تصور بھی نہ کر سکیں۔" ——— عمران نے کہا۔

"میں آپ کو ایک فون نمبر دیتا ہوں، آپ پلیز اس پر مجھ سے بات کریں۔" ——— دوسری طرف سے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔" ——— عمران نے کہا اور دوسری طرف سے نمبر بتانے کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا کہ پانچ منٹ بعد فون کریں اور عمران نے باقاعدہ گھڑی دیکھ کر تقریباً پانچ منٹ بعد اسی نمبر پر فون کر دیا۔

"یس سر۔ میں انتھونی بول رہا ہوں۔ وہ ہوٹل ایکسچینج کا نمبر تھا۔

اس لئے وہاں میں کوئی بات نہ کر سکتا تھا۔ جناب گو مجھے ان لوگوں کے بارے میں کچھ بتانے سے زندگی کا خطرہ بھی لاحق ہو سکتا ہے لیکن اس کے باوجود میں حکومت سے تعاون کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میرا نام سامنے نہ آنے دیں گے۔" ——— انتھونی نے کہا۔

"میں نے پہلے ہی وعدہ کیا ہے اور آپ کھل کر بات کریں۔ آپ کا نام قطعی سامنے نہ آئے گا۔" ——— عمران نے اسے حوصلہ دلاتے ہوئے کہا۔

"جناب راجر اور موری ٹی لارڈ جیکب کی ملازمت چھوڑ کر آج کل ایک اور گروپ میں شامل ہیں۔ اس گروپ کا سربراہ ایک یہودی ہے جس کا نام کلوگر ہے۔ یہ یہودیوں کا ایک خفیہ گروپ ہے۔ کلوگر انتہائی بااثر آدمی ہے اور اس کے دارالحکومت کے اعلیٰ ترین حکام سے انتہائی دوستانہ تعلقات ہیں۔ ویسے وہ امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس کرتا ہے۔ کلوگر اینڈ کمپنی کے نام سے ریڈ کمرشل پلازہ میں اس کمپنی کے دفاتر ہیں جناب۔" ——— انتھونی نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ پھر تو مسئلہ واقعی میرے بس سے باہر ہے ——— اوکے بے حد شکریہ سمجھیں کہ نہ میں نے آپ سے کچھ پوچھا اور نہ آپ نے کچھ بتایا۔" ——— عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ خود کلوگر کا نام سن کر سہم گیا ہو۔

"اب یہ انتھونی میری حالت پر ہنس رہا ہو گا کہ کلوگر کا نام سنتے ہی میری حالت خراب ہو گئی ہے۔" ——— عمران نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کلوگر کو کیا ضرورت تھی کہ تمہیں بیہوش کر کے تم سے ڈائری

لے جاتا۔ اس کا روحانیات سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟" ——— صفدر نے کہا۔

"بظاہر تو جو تم کہہ رہے ہو وہی درست لگ رہا ہے لیکن اس کے یہودی ہونے سے میرے ذہن میں خدشہ پیدا ہو رہا ہے کیونکہ ڈاکٹر رونالڈ بھی یہودی تھا اور اس کا بزنس پارٹنر آرتھر بھی یہودی تھا۔ ہو سکتا ہے ڈاکٹر رونالڈ نے اس ڈائری کے متعلق یہودیوں کے کسی خاص گروپ کو اطلاع کر دی ہو۔" ——— عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس کلوگر کو فوراً چیک کرنا چاہیے۔" ——— تنویر نے کہا۔

"ہاں، ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ڈائری یہاں سے نکل کر اسرائیل یا کہیں اور پہنچ جائے۔" ——— عمران نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس انکوائری پلیز۔" ——— انکوائری کے نمبر پریس ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"کلوگر اینڈ کمپنی زیڈ کمرشل پلازا۔" ——— عمران نے کہا اور دوسری طرف سے فوراً ہی نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے نمبر ڈائل کیا۔

"کلوگر اینڈ کمپنی۔" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر کلوگر سے بات کرائیں، میں ہارڈ اے ہارڈ سے بول رہا ہوں۔" عمران نے ایکریمیا کی ایک اور مشہور ترین امپورٹ ایکسپورٹ کمپنی کا نام لیتے ہوئے کہا۔

"وہ دفتر میں موجود نہیں ہیں۔" ——— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کہاں مل سکتے ہیں۔ اگر فوری ان سے بات نہ ہوئی تو آپ کی کمپنی کو کروڑوں ڈالر کا نقصان ہو سکتا ہے۔" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ پھر آپ انہیں پروفیسر ارسٹائن کے نمبر پر فون کریں۔ وہ ان سے ملنے گئے ہیں۔" ——— دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور پروفیسر ارسٹائن کے نمبر بھی بتا دیئے گئے۔ عمران نے شکریہ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ لیکن اس کے چہرے پر یکلخت پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"کیا ہوا تم اچانک پریشان کیوں ہو گئے ہو۔" ——— جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پروفیسر ارسٹائن روسیاہ کے پروفیسر لونوکوف کا ہم پلہ ہے۔ روحانیت میں اس کا نام بھی بین الاقوامی سطح پر جانا پہچانا جاتا ہے لیکن یہ کٹر یہودی ہے۔ اور اگر کلوگر کا اس پروفیسر ارسٹائن سے ملنے کے لئے جانے کا مطلب ہے کہ یہ ڈائری پروفیسر ارسٹائن تک پہنچ گئی ہے اور یہ انتہائی خطرناک بات ہے۔ ہمیں فوراً اس پروفیسر ارسٹائن کو کور کرنا ہو گا۔" ——— عمران نے کہا۔

"مطلب ہے ہمیں وہاں ریڈ کرنا ہو گا۔" ——— جولیا نے کہا۔

"ہاں اور فوری ورنہ یہ ڈائری مستقل طور پر بھی ہاتھ سے نکل سکتی ہے اور یہ پروفیسر اس ڈائری کی مدد سے کوئی ایسا خوفناک منصوبہ بنا بھی سکتا ہے اور اس پر عمل بھی کر سکتا ہے جس سے پوری دنیا کے مسلمانوں کو خطرہ لاحق ہو جائے۔" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے

کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ریسیور اٹھا کر ایک بار پھر انکوائری کے ڈائل کرنے شروع کر دیئے تاکہ اسے پروفیسر ارنسٹائن کا نمبر بتا کر اس سے اس کا پتہ پوچھا جائے۔

"کوئی بات بنی پروفیسر؟" ——— کلوگر نے پروفیسر سے ملتے ہی اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"ہاں کلوگر ——— تم نے واقعی انتہائی قیمتی چیز لا کر دی ہے۔ پرنس یونوکوف نے کمال کر دیا ہے۔ میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ اس طرح آسان طریقہ بھی شالی دنیا تک پہنچنے کا دریافت کیا جا سکتا ہے، تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ میں اس طریقے کی مدد سے شالی دنیا میں نہ صرف پہنچ جانے میں بھی کامیاب ہو چکا ہوں بلکہ میں نے اس شالی دنیا کی مخلوق میں سے ایک ایسے فرد کا بھی انتخاب کر لیا ہے جو ہمارے لئے بہترین گائیڈ ثابت ہو سکتا ہے اور اس کی مدد سے ہم پوری دنیا کے یہودیوں کے غلبے کا آسان اور قابل عمل منصوبہ بھی تیار کر سکتے ہیں!" ——— بوڑھے پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا اور کلوگر کی آنکھیں مسرت سے چمک اٹھیں۔

"لیکن کیسے؟" ——— کلوگر نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا۔ آؤ میرے ساتھ، چونکہ تم نے یہ ڈائری لا کر دی ہے اس لئے تمہیں بھی اس منصوبے میں شامل ہونے کا حق ہے" ——— پروفیسر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور کلوگر سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا آپ مجھے بھی شالی دنیا میں لے جائیں گے؟" ——— کلوگر نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"نہیں، بلکہ وہ مخلوق یہاں آئے گی" ——— پروفیسر نے مختصر سا جواب دیا اور کلوگر کے ہونٹ بھنچ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہہ خانے میں پہنچ گئے جہاں فرش پر قالین بچھا ہوا تھا جس کے درمیان سفید رنگ کی چادر بچھی ہوئی تھی۔ پروفیسر نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور پھر اس پر پڑا ہوا بھاری پردہ کھینچ دیا۔ اس پردے سے تہہ خانے میں خاصی تاریکی سی ہو گئی۔

"تم خود بھی روحانیات کے متعلق کافی کچھ جانتے ہو اس لئے مراقبے کی حالت میں بیٹھ جاؤ۔ میں خوشبویات لے آتا ہوں" ——— پروفیسر نے کہا اور کلوگر سر ہلاتا ہوا سفید چادر کی ایک سائیڈ پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے استاد کے سامنے شاگرد انتہائی مؤدبانہ انداز میں بیٹھتے ہیں۔ پروفیسر نے سائیڈ دیوار میں موجود الماری کھولی اور اس میں سے ایک ڈبہ سا نکالا اور واپس اس چادر پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ڈبہ کھولا اور اس میں سے مختلف بوتلیں نکال کر اس نے ان کے ڈھکن کھولے اور ان کے اوپر لگے ہوئے پمپوں کو باری باری دبایا تو ان میں سے خوشبو سپرے

ہونے لگ گئی. ساری بوتلوں سے نکلنے والی مختلف قسم کی خوشبو جب تہہ خانے
کی فضا میں مکس ہوئی تو ایسی عجیب سی خوشبو بن گئی جیسے یہ تہہ خانہ کسی
قدیم رومی یا مصری معبد ہو. نامانوس سی بو سے تہہ خانہ بھر گیا ۔۔۔ پروفیسر
نے ڈبہ واپس الماری میں رکھا اور پھر جیب سے وہی سرخ رنگ کی ڈائری
نکال کر اس کا ایک صفحہ کھولا اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا. تہہ خانے
میں خاصی تاریکی تھی. اس کے باوجود پروفیسر ڈائری کو اس طرح پڑھ رہا تھا
جیسے وہ تیز روشنی میں بیٹھا ہوا ہو. پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر
ڈائری کو بند کر کے واپس جیب میں رکھ لیا.

" اب تم نے خاموش رہنا ہے کلوگر ۔۔۔ اور جب کوئی یہاں آئے تو
اس سے تمام بات چیت میں ہی کروں گا" ۔۔۔ پروفیسر نے کلوگر
سے مخاطب ہو کر کہا اور کلوگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پروفیسر نے
آنکھیں بند کر لیں. کلوگر کو چونکہ پروفیسر نے آنکھیں بند کرنے کے لئے نہ
کہا تھا اس لئے وہ آنکھیں کھولے بیٹھا رہا. پروفیسر کا چہرہ آہستہ آہستہ سرخ
ہونے لگا. پھر وہ اس قدر سرخ ہو گیا جیسے پروفیسر کے جسم کا تمام خون
سمٹ کر اس کے چہرے پر آ گیا ہو. اس کے ساتھ ہی کمرے میں تاریکی تیزی
سے بڑھتی چلی گئی حتیٰ کہ کلوگر کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے کمرہ کسی تاریک
دلدل میں دھنستا چلا جا رہا ہو حتیٰ کہ تہہ خانے میں اس قدر اندھیرا چھا گیا
کہ کلوگر کو ساتھ بیٹھا ہوا پروفیسر بھی نظر آنا بند ہو گیا. اسی لمحے یکلخت
سامنے والی دیوار پر ایک سایہ سا لہراتا ہوا نظر آنے لگا. یہ سایہ قدرے
روشن تھا. اس سائے کے نمودار ہوتے ہی اندھیرا تیزی سے کم ہونا شروع
ہو گیا اور جب اس قدر روشنی ہوئی جس قدر پہلے موجود تھی تو کلوگر یہ

دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ان کے سامنے ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جو ہو بہو پروفیسر
تھا. وہی شکل و صورت، وہی چہرہ، وہی جسم اور ویسا ہی لباس اس کے جسم
پر تھا جبکہ اصل پروفیسر اسی جگہ پر موجود تھا. کلوگر ابھی حیران ہو رہا تھا کہ
اصل پروفیسر نے آنکھیں کھول دیں اور سامنے بیٹھے ہوئے پروفیسر سے
مخاطب ہوا.

" تمہارا نام ساسائی ہے ناں" ۔۔۔ پروفیسر نے نرم لہجے میں
پوچھا.

" ہاں، پروفیسر ارسٹائن میرا نام ساسائی ہے. دیکھو میں وعدے کے
مطابق کرہ ارض پر آ گیا ہوں لیکن میں یہاں زیادہ دیر نہیں رہ سکتا اس
لئے تم نے جو کچھ پوچھنا ہے پوچھ لو" ۔۔۔ اس ساسائی نے جواب
دیا. اس کی زبان، لہجہ اور آواز بالکل پروفیسر ارسٹائن جیسی ہی تھی.

" ساسائی، تمہیں معلوم ہے کہ میں یہودی ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ
اس کرہ ارض پر سے مسلمانوں کا نام و نشان ختم ہو جائے اور یہاں قیامت
تک یہودیوں کی سلطنت اور غلبہ قائم رہے. تم مجھے بتاؤ کہ کیا تم اس کے
لئے میری مدد کر سکتے ہو" ۔۔۔ پروفیسر نے نہایت سنجیدہ لہجے میں
کہا.

" ہاں ساسا کا ساسائی ایسا کر سکتا ہے کیونکہ ہماری کائنات میں
ساسا ہی ایک ایسی دنیا ہے جس کے رہنے والے یہ کام کر سکتے ہیں. کرہ ارض
کی زبان میں یہ اندھیروں کی دنیا ہے، گناہ اور جرم کی دنیا ہے، شیطان کی
دنیا ہے ورنہ باقی لاتعداد اور بے شمار دنیائیں روشنی اور نیکی کی دنیا
ہیں" ۔۔۔ ساسائی نے جواب دیتے ہوئے کہا.

"مجھے معلوم ہے' اس لئے تو میں نے ساسا کا انتخاب کیا تھا"۔۔۔۔ پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا انتخاب درست تھا پروفیسر، سنو میں تمہیں اس کرۂ ارض میں پھیلے ہوئے شیطانی نظام کا صرف ایک معمولی سا راز بتا دیتا ہوں۔ اس راز کی مدد سے اس دنیا میں موجود شیطانی نظام کا ایک حصہ بن جاؤ گے اور تم اس نظام کا حصہ بن کر اس کرۂ ارض پر شیطانی نظام کا غلبہ آسانی سے قائم کر سکو گے پھر تمہاری ہر خواہش آسانی سے اور فوراً پوری ہو جایا کرے گی۔ سنو میں تمہیں تمہاری دنیا کے چند الفاظ بتاتا ہوں۔ تم ان الفاظ کو مسلسل کرۂ ارض کے مطابق آدھے گھنٹے تک دہراؤ گے تو کرۂ ارض کے شیطانی نظام کا ایک بڑا شیطان تمہارے سامنے ظاہر ہو گا۔ تم جو کچھ چاہتے ہو اس سے پوچھنا اور جو کچھ وہ تمہیں بتائے تم نے اگر اس پر عمل کیا تو تمہارے اندر اس قدر طاقت آجائے گی کہ تم پوری دنیا پر قابض ہو جاؤ گے"۔۔۔۔ ساسائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بتاؤ وہ الفاظ"۔۔۔۔ پروفیسر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ سن لو کہ تمہیں ان الفاظ کو دہرانے سے پہلے اونچی آواز میں یہ اعلان کرنا ہو گا کہ تم نے اپنی روح شیطان کے حوالے کر دی ہے اور اس کے بعد تم نے کوئی ایسا کام نہیں کرنا جو نیکی یا روشنی کے زمرے میں آتا ہو۔ کیا تم ایسا کرنے کے لئے تیار ہو"۔۔۔۔ ساسائی نے کہا۔

"ہاں"۔۔۔۔ پروفیسر نے کہا۔

"تو کرو اعلان"۔۔۔۔ ساسائی نے کہا اور پروفیسر نے باقاعدہ اونچی آواز میں کہنا شروع کر دیا کہ اس نے اپنی روح شیطان کے حوالے

کر دی ہے جب پروفیسر نے تین بار یہ الفاظ دہرائے۔

"بس کافی ہے۔ اب غور سے سنو"۔۔۔۔ ساسائی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چند ادق سے الفاظ بولنے شروع کر دیئے۔ نجانے یہ الفاظ کس زبان کے تھے، پہلے پہل تو پروفیسر کو ان کے دہرانے میں خاصی مشکل پیش آئی لیکن آہستہ آہستہ وہ اس کی زبان پر رواں ہو گئے۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ اب میں جا رہا ہوں۔ جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی کرنا"۔۔۔۔ ساسائی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت تہہ خانہ ایک بار پھر انتہائی گہری تاریکی میں ڈوب گیا۔ چند لمحوں بعد پھر پہلے جیسی روشنی ہوئی تو کلوگر نے دیکھا کہ اب وہ ساسائی غائب ہو چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی پروفیسر نے اونچی آواز میں اور مسلسل وہ الفاظ دہرانے شروع کر دیئے۔ کلوگر خاموش بیٹھا رہا۔

پھر واقعی تقریباً آدھے گھنٹے بعد یکلخت تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں انتہائی مکروہ اور گندی سی بدبو پھیل گئی۔ یہ بدبو اس قدر مکروہ تھی کہ کلوگر کو یوں محسوس ہوا جیسے ابھی اس کی آنتیں الٹ کر حلق سے باہر آجائیں گی۔ اس نے بے اختیار ہاتھ اٹھا کر اپنی ناک بند کر لی لیکن ناک بند ہو جانے کے باوجود بدبو اور زیادہ تیزی سے اسے محسوس ہونے لگی۔ پروفیسر مسلسل الفاظ دہراتا چلا جا رہا تھا اور چند لمحوں بعد یکلخت سامنے والی دیوار پر ایک انتہائی مکروہ مگر خاصی بڑی چھپکلی نما مخلوق کا سایہ سا لہرانے لگا۔ پھر یہ چھپکلی نما سایہ مٹ کر بڑی سی انتہائی مکروہ صورت مکڑی کی شکل اختیار کر گیا۔ اس مکڑی کی آنکھیں سرخ رنگ کی تھیں اور ان میں بے پناہ چمک تھی۔

"پروفیسر ارسٹائن، تم نے اپنی روح شیطان کے حوالے کر دی ہے۔ اب بولو تم کیا چاہتے ہو؟" ــــــــ ایک بھیانک، مکروہ اور چیختی ہوئی آواز کمرے میں گونج اٹھی۔

"مجھے بتاؤ کہ میں اس پوری دنیا سے مسلمانوں کا خاتمہ کیسے کر سکتا ہوں" ــــ پروفیسر نے چیخ کر کہا۔

"پوری دنیا کے مسلمانوں کا خاتمہ ــ یہ کیسے ممکن ہے؟" ــــــــ اسی آواز نے جواب دیا۔ لہجے میں حیرت تھی۔

"جس طرح بھی ہو سکے؟" ــــــــ پروفیسر نے کہا۔

"نہیں ــ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ ہاں آہستہ آہستہ ایسا ہو سکتا ہے۔ اگر تم میرے ساتھ مل کر کام کرتے رہے؟" ــــــــ شیطان نے جواب دیا۔

"مگر ساسائی نے مجھے بتایا تھا کہ تمہارے ساتھ شامل ہو کر میری ہر خواہش پوری ہو جائے گی؟" ــــــــ پروفیسر نے کہا۔

"ہاں، لیکن ابھی نہیں، ابھی اس کا وقت نہیں آیا کیونکہ ابھی تم نے صرف روح میرے حوالے کی ہے، جسم، ذہن اور خیالات کو میرے حوالے نہیں کیا۔ یہ راز اس وقت تک نہیں بتایا جا سکتا جب تک تم مکمل طور پر اپنے آپ کو میرے سپرد نہ کر دو گے اور ابھی اس میں وقت لگے گا اور سنو تمہارے امتحان کی گھڑی بھی نزدیک آ گئی ہے۔ اگر تم اس امتحان میں کامیاب ہو گئے تو تم میرے بے حد قریب آ جاؤ گے۔ سنو پاکیشیا کے رہنے والے چند افراد جن کا سردار ایک آدمی علی عمران ہے تم سے ڈائری حاصل کرنے کے لئے یہاں تمہارے پاس پہنچنے والا ہے۔ جیسے ہی یہ لوگ

یہاں پہنچیں تم ــ وہی الفاظ جو تم مجھے بلانے کے لئے دوہراتے رہے ہو ان کے سامنے دوہرا دینا، یہ فوراً بے حس ہو جائیں گے۔ جیسے ہی یہ بے حس ہوں تم نے ان سب کو ہلاک کر دینا ہے اور اس علی عمران کا خون تم نے پینا ہے اس کی گردن میں دانت گاڑ کر جب تم ایسا کر لو گے تو میں دوبارہ تمہارے پاس آؤں گا اور پھر تمہیں راز بتایا جا سکتا ہے۔"

اس آواز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت تہہ خانے میں ایک بار پھر گہری تاریکی چھا گئی۔ چند لمحوں بعد تاریکی ختم ہوئی تو دیوار پر اس مکروہ صورت مکڑی کا سایہ غائب ہو چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ مکروہ اور گندی بدبو بھی آہستہ آہستہ غائب ہوتی جا رہی تھی۔

"آؤ کلوگر، اس پہلے امتحان میں تو کامیاب ہو جائیں؟" ــــــــ پروفیسر نے مسکرا کر پاس بیٹھے ہوئے کلوگر سے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"لیکن پروفیسر، یہ کون لوگ ہیں۔ ایشیائی لوگ اور یہاں ڈائری حاصل کرنے آ رہے ہیں، اس کا کیا مطلب ہوا۔ انہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ ڈائری یہاں ہے؟" ــــــــ کلوگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ بھی ہے بہرحال اچھا ہی ہوا کہ ان کے آنے سے پہلے ہمیں ان کے خاتمے کی ترکیب حاصل ہو گئی۔" ــــــــ پروفیسر نے کہا اور پھر وہ دونوں اس تہہ خانے سے نکل کر دوبارہ اوپر والے کمرے میں پہنچ گئے۔

جارج کالونی کے پہلے چوک پر پہنچ کر عمران نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔

"اب ہمیں یہاں سے پیدل جانا ہے۔ ہو سکتا ہے اس کلوگر کے آدمی کوٹھی کی نگرانی کر رہے ہوں"۔ ——— عمران نے دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کار میں موجود اپنے ساتھیوں سے کہا اور دوسرے لمحے جولیا، تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل نیچے اتر آئے۔ چند لمحوں بعد ہی ان کے عقب میں دوسری کار رکی اور اس میں سے ٹائیگر، جوزف اور جوانا بھی نیچے اتر آئے۔

"جوانا، ٹائیگر اور کیپٹن شکیل باہر رکیں گے جبکہ میرے ساتھ جولیا، صفدر تنویر اور جوزف جائیں گے"۔ ——— عمران نے کہا۔

اور پھر وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے اس طرح آگے بڑھنے لگے جیسے وہ اس کالونی کے رہنے والے ہوں اور ٹہلنے کے لئے باہر نکلے ہوں۔ انکوائری آپریٹر نے ڈاکٹر ارسٹائن کی کوٹھی کا نمبر اٹھارہ بتایا تھا۔

اور نمبروں کی ترتیب کے مطابق یہ کوٹھی قریب ہی ہونی چاہیے تھی اور واقعی تھوڑی دور چلنے کے بعد انہیں اٹھارہ نمبر کوٹھی نظر آ گئی۔ باہر پروفیسر ارسٹائن کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر تیزی سے سڑک کراس کر کے وہ کوٹھی کے بند گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا، صفدر، تنویر اور جوزف اس کے پیچھے چلتے ہوئے کوٹھی کی طرف بڑھے جبکہ باقی ساتھی اسی طرح ٹہلتے ہوئے آگے نکل گئے۔ ظاہر ہے انہوں نے پہلے نگرانی کو چیک کرنا تھا اور پھر کوٹھی کے گرد پھیل کر نگرانی کرنی تھی۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔

"پروفیسر ارسٹائن سے کہیں کہ پروفیسر میکارلسن اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان سے ملنے آئے ہیں"۔ ——— عمران نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس نے نیا میک اپ کر رکھا تھا جس میں وہ واقعی ادھیڑ عمر پروفیسر ہی نظر آ رہا تھا۔ جبکہ جولیا اور دوسرے ساتھی عام ایکریمین میک اپ میں ہی تھے۔

"پروفیسر صاحب مصروف ہیں"۔ ——— نوجوان نے سپاٹ سے لہجے میں کہا اور واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ یکلخت بری طرح چیختا ہوا باہر سڑک پر اس طرح جا گرا کہ جیسے کسی طوفان نے اسے اٹھا کر پٹخ دیا ہو۔

"تمہاری یہ جرأت کیسے ہوئی کہ تم انکار کر دو"۔ ——— جوزف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ جوزف نے ہی اسے گردن سے پکڑ کر باہر اچھال دیا تھا جبکہ عمران اس طرح اندر داخل ہو گیا تھا جیسے اسے باقاعدہ اجازت مل گئی ہو۔

"مم۔ مم۔ میں نہیں۔۔۔۔" ——— نوجوان نے پیچھے گر کر اٹھتے ہوئے قدرے غصیلے لہجے میں کچھ کہنا چاہا لیکن پھر شاید جوزف کی آنکھوں سے نکلنے والے شعلوں اور اس کے قد و قامت اور جسامت کو دیکھ کر اس نے کچھ کہنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

"چلو۔ اندر چلو ورنہ۔" ——— جوزف نے غراتے ہوئے کہا اور ملازم اس طرح کان دبائے اندر کی طرف بڑھ گیا جیسے جوزف کے حکم کی تکمیل اس پر فرض ہو۔

"میں درست کہہ رہا ہوں جناب ۔ پروفیسر صاحب معروف ہیں اور جب وہ معروف ہوں تو کسی سے نہیں ملتے۔" ——— نوجوان نے اندر داخل ہو کر فریاد بھرے لہجے میں عمران اور جولیا سے مخاطب ہو کر کہا جو پھاٹک کے قریب ہی اندر رکے ہوئے تھے۔

"اندر کتنے ملازم ہیں اور وہ کلوگر کہاں رہتا ہے۔" ——— عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں پوچھا جبکہ اس دوران جوزف نے اندر آ کر پھاٹک کو اندر سے بند کر دیا تھا۔

"سچ جناب میں اکیلا ملازم ہوں۔ کلوگر صاحب بھی پروفیسر صاحب کے ساتھ ہی تہہ خانے میں ہیں جناب ۔ وہ عبادت کر رہے ہیں۔" ——— ملازم نے بھیک مانگنے والے لہجے میں کہا۔

"چلو دکھاؤ کہیں کہاں ہے تہہ خانہ۔" ——— عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا اور جوزف نے اسے دھکا دیا تو وہ بے اختیار دوڑتا ہوا چند قدم آگے بڑھ گیا۔

"خبردار اگر چیخنے چلانے کی کوشش کی تو۔" ——— عمران نے

جیب سے مشین پسٹل باہر نکالتے ہوئے غرا کر کہا اور ملازم کا چہرہ مشین پسٹل دیکھ کر اس قدر تیزی سے زرد پڑا کہ جیسے اسے اچانک ہارٹ اٹیک ہو گیا ہو۔

"مم۔ مم میں ملازم ہوں، بے گناہ ہوں جناب۔" ——— ملازم نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو اب تک زندہ بھی ہو اور اپنے پیروں پر بھی کھڑے ہو۔ چلو آگے۔" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا اور نوجوان سر جھکائے اس طرح آگے بڑھنے لگا جیسے کسی قیدی کو پھانسی پر چڑھانے کے لئے لے جایا جا رہا ہو۔ اس کے قدم بری طرح لڑکھڑا رہے تھے۔ اس کی حالت سے ہی لگ رہا تھا کہ وہ عام سا ملازم تھا اور جوزف کے رویے ——— عمران کی غراہٹ اور پھر اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل ان سب نے مل کر اسے اس قدر خوفزدہ کر دیا تھا کہ اب شاید اسے اندر تک پہنچنا دوبھر ہو رہا تھا۔ کوٹھی کی حالت بتا رہی تھی کہ اس کا مالک بے حد لاپرواہ آدمی ہے یا پھر اسے اتنی فرصت بھی میسر نہیں ہے کہ وہ کوٹھی کی حالت کی طرف توجہ دے سکے۔ وہ ابھی برآمدے میں ہی پہنچے تھے کہ آگے چلتا ہوا نوکر یکلخت چونک پڑا۔

"اوہ اوہ صاحب آ گئے ہیں۔ کمرے کی بتی جل رہی ہے۔" ——— نوکر کے لہجے میں اطمینان تھا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جس کے روشندان سے روشنی نکلتی نظر آ رہی تھی۔ حالانکہ دن کا وقت تھا لیکن کوٹھی کی ساخت ایسی تھی کہ برآمدے کے بعد راہداری میں اس قدر اندھیرا تھا کہ جیسے شام گہری ہو چکی ہو۔ عمران اور اس کے

ساتھی خاموشی سے ملازم کے پیچھے چلتے ہوئے دروازے تک پہنچ گئے
پھر اس سے پہلے کہ ملازم کمرے کے بند دروازے پر دستک دیتا یا منہ
سے کوئی آواز نکالتا عمران نے جھپٹ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور چند
لمحوں بعد ہی ملازم اس کے بازوؤں میں جھول گیا۔ عمران نے اسے جوزف
کی طرف بڑھا دیا اور خود آگے بڑھ کر اس نے دروازے کو دبایا مگر دروازہ
اندر سے بند تھا عمران نے دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے۔" ——— اندر سے ایک بوڑھی سی آواز سنائی دی۔

"دروازہ کھولئے، آپ کے مہمان آئے ہیں۔" ——— عمران نے
ملازم کی آواز منہ سے نکالتے ہوئے کہا۔

"انہیں اندر لے آؤ دروازہ کھلا ہوا ہے۔" ——— اندر سے کہا
گیا اور عمران نے دروازے کو زور سے دبایا تو وہ واقعی ایک جھٹکے سے
کھلتا چلا گیا۔ اور عمران اچھل کر اندر داخل ہوا تو اس نے اپنے آپ کو
ایک خاصے وسیع کمرے میں دیکھا جس کی عقبی دیوار کے ساتھ ایک جھولنے
والی کرسی پر ایک بوڑھا بیٹھا ہوا تھا جس کا سر گنجا تھا صرف سر کے
عقبی حصے میں سفید بالوں کی جھالر سی موجود تھی۔ آنکھوں پر بھاری فریم
اور موٹے شیشوں کی عینک تھی۔ اس سے ذرا ہٹ کر ایک اور کرسی پر
ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے چہرے پر بھی بھاری فریم کی عینک
تھی۔ ان دونوں کی نظریں عمران اور اس کے پیچھے آنے والے ساتھیوں
پر جمی ہوئی تھیں۔

"آپ کون صاحبان ہیں۔" ——— اس بوڑھے نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"میرا نام میکارلن ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہمیں پروفیسر ارسٹائن سے
ملنا ہے۔" ——— عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"بیٹھئے۔" ——— اس بوڑھے نے ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے صوفوں
کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران اس طرف بڑھ گیا۔ اس کی پیشانی
پر شکنیں سی پھیل گئی تھیں کیونکہ اسے اس بوڑھے کا انداز کچھ غیر فطری سا محسوس
ہو رہا تھا اور نجانے کیوں اس کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں سی بج اٹھی تھیں
حالانکہ بظاہر ایسی کوئی بات نہ تھی۔ ملازم باہر بیہوش پڑا ہوا تھا اور ہوش میں
آنے کے لئے کم از کم دو گھنٹے درکار تھے اور کوٹھی خالی تھی اور اگر یہ دوسرا آدمی
کلوگر ہی تھا تو تب بھی اس سے آسانی سے نمٹا جا سکتا تھا لیکن اس کے باوجود
اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اس کمرے میں داخل ہوتے ہی کسی مکڑی
کے جال میں پھنس گیا ہو۔

"میرا نام پروفیسر ارسٹائن ہے اور یہ میرے دوست ہیں جناب کلوگر۔
کلوگر اینڈ کمپنی کے مالک۔" ——— پروفیسر نے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

"آپ دونوں سے مل کر حقیقتاً مجھے اس وقت خوشی ہو گی جب آپ وہ ڈائری
مجھے دے دیں گے جو مسٹر کلوگر نے اپنے آدمیوں کے ذریعے مجھے بیہوش کر کے
میری جیب سے نکالی تھی اور جو یقیناً اب آپ کے پاس پہنچ چکی ہے۔" ———
عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ پروفیسر ارسٹائن کے
چہرے پر یکلخت ایسی مسکراہٹ چھا گئی جیسے عمران نے ڈائری واپس کرنے
کا کہہ کر اس کا کوئی بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا ہو جبکہ کلوگر اسی طرح خاموش بیٹھا
تھا۔

"تو تمہارا نام علی عمران ہے اور تم پاکیشیا سے آئے ہو" ——— پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار نہ صرف عمران بلکہ اس کے ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"میرا نام میکارلن ہے" ——— عمران نے جان بوجھ کر لہجے کو کرخت بناتے ہوئے کہا۔

"مسٹر علی عمران — تم پروفیسر ارٹسائن کے سامنے بیٹھے ہوئے ہو اور پروفیسر ارٹسائن سے اصلیت کبھی چھپی نہیں رہ سکتی۔ تم شاید ابھی کالونی میں داخل بھی نہ ہوئے ہو گے کہ مجھے تمہاری آمد کی اطلاع مل گئی تھی اور تم سے ملنے کے لئے میں تہہ خانے سے باہر یہاں کمرے میں آ گیا تھا اور جہاں تک ڈائری کا تعلق ہے وہ اب ہماری ملکیت ہو چکی ہے۔ اس لئے اسے تو تم بھول جاؤ" پروفیسر ارٹسائن نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور عمران کو پہلی بار محسوس ہوا کہ پروفیسر ارٹسائن صرف ماہر روحانیات ہی نہیں بلکہ وہ ان معاملات میں کچھ علمی حیثیت بھی رکھتے ہیں لیکن اس کے لہجے میں نرمی کی بجائے خباثت ٹپک رہی تھی

"ٹھیک ہے، مجھے اعتراف ہے کہ میرا نام علی عمران ہے۔ اب بتاؤ وہ ڈائری کہاں ہے؟" ——— عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ڈائری میری جیب میں ہے۔ دکھاؤں تمہیں" ——— پروفیسر ارٹسائن نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جب اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں وہی سرخ ڈائری موجود تھی۔ اسی لمحے عمران کا ہاتھ بھی جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا۔

"ہا۔ ہا۔ تم پروفیسر ارٹسائن کو پستول دکھا رہے ہو — تم ایک حقیر کیڑے

ہو" ——— پروفیسر ارٹسائن نے یکلخت شیطانی انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے کچھ نامانوس سے الفاظ نکلے ایسے الفاظ جو شاید کسی قدیم زبان کے تھے اور دوسرے لمحے عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کمرے میں جلنے والا بلب یکلخت فیوز ہو گیا ہو۔ کمرے میں انتہائی گہری تاریکی چھا گئی تھی لیکن یہ تاریکی صرف ایک لمحے کے لئے رہی۔ پھر پہلے کی طرح کمرہ روشنی سے بھر گیا مگر اس کے ساتھ ہی عمران کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل ایک دھماکے سے نیچے گر گیا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے کسی نے خون نکال کر اس کی جگہ پتھر بھر دیا ہو۔ وہ پلکیں جھپکائے بغیر کسی بت کی طرح ساکت بیٹھا ہوا تھا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ دیکھا پروفیسر ارٹسائن کی طاقت — اب میں تمہارا خون پیوں گا اور پھر مجھے وہ راز مل جائے گا جس سے میں پوری دنیا کے مسلمانوں کا خاتمہ کر سکوں گا اور پھر اس دنیا پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہودیوں کا قبضہ ہو گا۔ ہا۔ ہا۔ ہا" ——— پروفیسر ارٹسائن کے شیطانی قہقہے اور آواز عمران کے کانوں میں داخل ہو کر اس کے ذہن پر ہتھوڑے برسا رہی تھی لیکن وہ بے حس و حرکت بیٹھا ہوا تھا۔

"کلوگر، یہ مشین پسٹل اٹھا کر مجھے دو تاکہ اس عمران کے علاوہ میں اس کے باقی ساتھیوں کا خاتمہ کر دوں اور پھر اطمینان سے اس کا خون پیوں" ——— پروفیسر ارٹسائن نے کلوگر سے مخاطب ہو کر کہا اور کلوگر خاموشی سے اٹھا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے عمران کے سامنے فرش پر پڑا ہوا مشین پسٹل اٹھایا اور پروفیسر ارٹسائن کی طرف مڑ گیا تاکہ اسے مشین پسٹل دے سکے کہ یکلخت جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح صوفے کی سائیڈ پر بیٹھا ہوا جوزف

تڑپا اور اس کے ساتھ ہی کلوگر بری طرح چیختا ہوا فضا میں اچھلا اور
پوری قوت سے پروفیسر ارسٹائن سے اس طرح جا ٹکرایا جیسے توپ کا گولہ
اپنے نشانے پر لگتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی پروفیسر ارسٹائن کے حلق
سے بھی چیخ نکلی اور دوسرے لمحے کمرہ مشین پسٹل کی فائرنگ اور کلوگر کے
حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ اچھل کر پروفیسر کے اوپر سے
ہوتا ہوا اس کی کرسی کے عقب میں جا گرا تھا اور پروفیسر کی جھولنے والی
کرسی جو اس کے بوجھ کی وجہ سے پروفیسر سمیت پیچھے کی طرف آخری حد
تک چلی گئی تھی، اس کے علیحدہ ہو کر گرتے ہی پوری قوت سے واپس
آئی اور پروفیسر اچھل کر منہ کے بل سامنے فرش پر جا گرا۔ اس کے حلق سے
انتہائی کربناک چیخ نکلی تھی، اسی لمحے جوزف نے جھپٹ کر اسے گردن سے
پکڑا اور پھر تیزی سے اسے سامنے والی دیوار کے ساتھ جا ٹکرایا۔ پروفیسر
اس کے ہاتھ میں کسی چھپکلی کی طرح اٹھا ہوا ہاتھ پیر مار رہا تھا۔

"شیطان کی اولاد ——— راہولی معبد پر منڈلانے والے سیاہ گدھ —
باس کو فوراً ٹھیک کرو ورنہ ایک لمحے میں تمہارا چہرہ دیوار کے ساتھ رگڑ کر
قیمہ بنا دوں گا" ——— جوزف نے سانپ کی طرح پھنکارتے ہوئے
کہا۔

"مم۔ مم۔ میں" ——— پروفیسر کے حلق سے کراہتے ہوئے انداز
میں نکلا ہی تھا کہ جوزف نے واقعی اس کا چہرہ سامنے والی دیوار
سے رگڑ دیا اور پروفیسر کے حلق سے ایسی چیخیں نکلنے لگیں جیسے کوئی اس
کے جسم کو چلتے ہوئے آرے میں ڈال کر قیمہ بنا رہا ہو مگر اسی لمحے یکلخت
کمرہ ایک بار پھر تاریک ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی جوزف کے حلق سے

تیز چیخ نکلی اور اسی لمحے عمران کو ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی بڑا سا
پرندہ پھڑپھڑایا ہو پھر کمرہ ایک بار پھر روشن ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران
یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے روشنی کے آتے
ہی اس کے جسم میں پتھر بنا ہوا خون ایک بار پھر دوڑاں ہو گیا ہو۔ جولیا
کے حلق سے بے اختیار چیخ سی نکلی مگر عمران تیزی سے دیوار کے ساتھ فرش
پر پڑے ہوئے جوزف کی طرف جھپٹا جو اوندھے منہ گرا ہوا تھا جبکہ پروفیسر
ارسٹائن غائب ہو چکا تھا۔ البتہ دیوار پر جہاں جوزف نے اس کے چہرے
کو رگڑا تھا وہاں خون کے دھبے صاف نظر آ رہے تھے۔

"یہ ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ کیسا شیطانی کھیل ہے" ——— جولیا
نے بری طرح چیختے ہوئے کہا مگر عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے
اوندھے منہ پڑے ہوئے جوزف کو تیزی سے پلٹا اور دوسرے لمحے اس
کے حلق سے بے اختیار اطمینان بھرا ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ جوزف
جو سکتے کے عالم میں پڑا تھا سیدھا ہوتے ہی کراہا اور اس کے ساتھ ہی وہ
ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"وہ، وہ سیاہ دم والا بندر نکل گیا ——— اوہ۔ وہ شیطان کی مردود
اولاد" ——— جوزف نے اٹھتے ہوئے اس طرح دانت پیس کر کہا
جیسے اسے پروفیسر کے اس طرح ہاتھ سے نکل جانے پر شدید رنج ہو رہا تھا۔

"تم بے حس نہ ہوئے تھے" ——— عمران نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"ہوا تھا باس ——— مگر جیسے ہی یہ دوسرا اس بڈھے گدھ کے سامنے
آیا راہولی کی سیاہ دم میرے ذہن سے اتر گئی ہو میں نے اسے پکڑ بھی لیا تھا

مگر مجھ سے غلطی ہو گئی۔ میں نے اس بڈھے سیاہ گدھ کے دانت نہیں توڑے تھے حالانکہ مجھے گریٹ وِچ ڈاکٹر روزاما نے کئی بار ڈانٹا بھی تھا کہ جب تک راہولی کے سیاہ گدھ کے دانت نہ توڑے جائیں اس کے مکروہ چہرے کو درخت سے نہ رگڑا جائے ۔۔۔ راہولی کا شیطان اسے اچک کر لے جاتا ہے مگر ہر بار میں یہی بات بھول جاتا ہوں"۔۔۔۔۔ جوزف نے اٹھ کر انتہائی شرمندہ سے لہجے میں کہا اور جولیا' تنویر حتیٰ کہ صفدر بھی اسے حیرت سے اس طرح دیکھنے لگے جیسے ان کے سامنے جوزف کی بجائے واقعی قدیم ساحرانہ دور کا کوئی پُراسرار سا وِچ ڈاکٹر کھڑا ہو۔

"یہ ۔۔۔ یہ سب آخر کیا ہے۔ یہ ہم کیسے بے حس ہو گئے تھے۔ یہ راہولی کا معبد ۔۔۔ یہ سیاہ گدھ ۔۔۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ پروفیسر کہاں غائب ہو گیا یہ سب کیا اسرار ہے"۔۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم اس راہولی معبد کے سیاہ گدھ کی بدبو نہیں سونگھ سکتے"۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس نے جولیا کی بات کا کوئی جواب نہ دیا تھا۔

"نہیں باس ۔۔۔ اسے شیطان اُچک کر لے گیا ہے۔ وہ اب آسانی سے ہاتھ نہ آئے گا"۔۔۔۔۔ جوزف نے بے بسی کے سے انداز میں کاندھے اُچکاتے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر مایوسی کا تاثر نمایاں ہو گیا۔

"عمران صاحب' اس پروفیسر نے کوئی لفظ بولا تھا جس کے بعد اندھیرا چھا گیا اور ہم بے حِس ہو گئے۔ کیا یہ کوئی ساحرانہ عمل تھا"۔۔۔۔۔

صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر صفدر' راہولی کے معبد اور اس کے مکروہ گدھوں کا سحر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ شیطان کا معبد ہے اور اس پر شیطان حکومت کرتا ہے۔ یقیناً اس نے کسی بڑے شیطان کو اپنی حمایت میں بلایا ہو گا"۔ جوزف نے کہا اور عمران جوزف کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"شیطان ۔۔۔ اوہ' اوہ اس کا تو علاج ہے میرے پاس"۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا اور پھر اس نے تیزی سے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔

"باس باس' میں اس سیاہ گدھ کی مکروہ بدبو سونگھ رہا ہوں۔ آؤ میرے ساتھ یہ کہیں قریب ہی ہے۔ آؤ' آؤ میں اسے پکڑتا ہوں۔ اب میں اس کے دانت پہلے توڑوں گا"۔۔۔۔۔ یکلخت جوزف نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ عمران اسی طرح منہ ہی منہ میں کچھ پڑھتا ہوا تیزی سے اس کے پیچھے لپکا اور باقی ساتھی بھی کچھ نہ سمجھنے کے انداز میں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے ان دونوں کے پیچھے چل پڑے۔ جوزف باہر نکل کر راہداری میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد وہ واقعی سیڑھیاں اتر کر ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچ گئے جہاں فرش پر قالین بچھا ہوا تھا جس کے درمیان سفید رنگ کی چادر بچھی تھی اور پروفیسر ارشائن اس سفید چادر پر پشت کے بل اس طرح پڑا ہوا تھا جیسے کوئی لاش پڑی ہوئی ہو۔ اس کے چہرے کی کھال پھٹی ہوئی تھی اور پورا چہرہ لہولہان ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں لیکن اس کا پھولتا پچکتا سینہ بتا رہا تھا کہ

وہ زندہ ہے۔

"ہا۔ ہا ۔۔۔ اب یہ سیاہ گدھ نہ بھاگ سکے گا۔ اب نہ بھاگ سکے گا۔"
جوزف نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے پروفیسر کی طرف جھپٹنے ہی لگا تھا کہ عمران نے بازو سے پکڑ کر اسے ایک جھٹکے سے پیچھے کیا اور خود آگے بڑھ کر اس نے زور سے پروفیسر کے جسم پر اس طرح پھونک ماری جیسے بزرگ کچھ پڑھ کر کسی دوسرے پر پھونکتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھپٹ کر پروفیسر کی جیب سے ڈائری نکال لی۔

"اب اس کے دانت توڑنے کی ضرورت نہیں رہی۔ میں نے اس کا زہر نکال دیا ہے۔ اسے ہوش میں لے آؤ صفدر، اس کی ناک اور منہ بند کر کے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس باس، یہ راہولی معبد کا سیاہ گدھ بے حد خطرناک ہوتا ہے باس" ۔۔۔ جوزف نے احتجاج کرنے کے انداز میں کہا۔

"فکر مت کرو جوزف، اب یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ تم نے مجھے اس کی اصلیت بتا دی تو میں نے اس کا توڑ کر لیا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے صفدر نے جھک کر فرش پر پڑے ہوئے پروفیسر کے خون آلود چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ کر اس کا منہ اور ناک بند کر دیا اور چند لمحوں بعد ہی پروفیسر کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے اور جوزف نے دونوں ہاتھ ہٹائے اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں کو پروفیسر کے لباس پر اس طرح رگڑ کر صاف کیا جیسے اس کے ہاتھوں پر پروفیسر کے چہرے پر موجود خون کی بجائے کوئی انتہائی مکروہ اور گندی

چیز لگ گئی ہو۔

"جا کر ہاتھ دھو آؤ اور سنو کسی گلاس میں پانی بھی لے آؤ تاکہ میں اس کا مستقل بندوبست بھی کر دوں" ۔۔۔ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیزی سے تہہ خانے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد ہی پروفیسر کے حلق سے کراہ نکلی اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس کی آنکھوں میں شدید تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔ پھر سامنے کھڑے ہوئے عمران، جوزف، جولیا اور تنویر کو دیکھ کر وہ چیختا ہوا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ اوہ تم ساحر اعظم ہو۔ تم افریقہ کے سیاہ رازوں کو جانتے ہو۔ تم ہٹ جاؤ، تم چلے جاؤ۔ باقی ان سے میں خود نمٹ لوں گا" ۔۔۔ یکلخت پروفیسر نے جھک کر جوزف کے پیر پکڑ لئے۔ وہ واقعی بُری طرح گڑگڑا رہا تھا۔

"ہٹ جاؤ شیطان کی اولاد ۔ ہٹ جاؤ" ۔۔۔ جوزف بُری طرح چیختا ہوا اس طرح پیچھے ہٹا جیسے پروفیسر کے ہاتھ اس کے بوٹوں سے نہ چھوئے ہوں بلکہ کوئی مکروہ کیڑے اس پر چڑھ آئے ہوں۔

"پروفیسر ارسٹائن، تم تو روحانیات کے ماہر تھے اور اس مضمون میں تمہیں پروفیسر لیونوکوف کی طرح اتھارٹی سمجھا جاتا تھا پھر تم کس طرح شیطان کے چکر میں پھنس گئے۔ شیطنیت اور روحانیت تو دو متضاد چیزیں ہیں"۔ عمران نے انتہائی خشک لہجے میں پروفیسر ارسٹائن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں اس پوری دنیا پر یہودیوں کا غلبہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں اس پوری دنیا سے مسلمانوں کا خاتمہ کر دوں گا۔ میں نے جان بوجھ کر تاریک شمالی

دنیا ساسا کا انتخاب کیا تھا۔ پھر میں ساسا گیا اور وہاں کے سربراہ ساسائی کو میں نے یہاں آنے کے لئے پابند کر دیا اور ساسائی کے کہنے پر میں نے اپنی روح شیطان کے حوالے کر دی اور شیطان نے مجھے اپنے نظام کا ایک حصہ بنا لیا۔ اب میں عظیم ہوں۔ اگر یہ افریقہ کا ساحر تمہارے ساتھ نہ ہوتا تو اب تک میں تمہارا خون پی کر شیطان کی طرح عظیم ہو چکا ہوتا۔ مجھے بے پناہ طاقت مل جاتی۔ میں اس کی طاقت کی مدد سے پوری دنیا کے مسلمانوں کا خاتمہ کر دیتا۔ کاش یہ ساحر اب بھی درمیان سے ہٹ جائے تو میں ابھی تم لوگوں کا انجام عبرتناک بنا سکتا ہوں"۔۔۔۔ پروفیسر ارسٹائن نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"پروفیسر ارسٹائن، تم نے روحانیات پر یقیناً انتہائی گہرا اور وسیع مطالعہ کیا ہو گا۔ کیا تم نے اسلام کے متعلق بھی کچھ پڑھا ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں، میں نے بہت کچھ پڑھا تھا۔ کیوں"۔۔۔۔ پروفیسر ارسٹائن نے چونک کر پوچھا۔ وہ اب اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

"سنو۔ تم اپنی روح شیطان کے حوالے کر چکے ہو لیکن ابھی تمہارا ذہن، جسم تمہارا ہے۔ شیطان کی ملکیت نہیں ہے ہاں اگر تم میرا یا میرے کسی ساتھی کا خون پی لیتے تو پھر تم مکمل طور پر خود بھی شیطان بن جاتے، خون آشام بن جاتے۔ اب تمہارے پاس دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم اپنی رضامندی اور یقین کے ساتھ اسلام قبول کر لو تو تمہاری روح شیطان کی ملکیت سے آزاد ہو جائے گی لیکن اس میں کسی قسم کا کوئی جبر شامل نہ ہو ورنہ دوسری صورت میں تم بہرحال آج نہیں تو کل خون آشام بن جاؤ گے اور پھر تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ درگور ہو جاؤ

گے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں تو یہودی ہوں۔ میں مسلمان کیسے ہو سکتا ہوں"۔۔۔۔ پروفیسر ارسٹائن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کلمہ پڑھ کر اور دل میں اس پر یقین کر کے"۔۔۔۔ عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"مسلمان اور پروفیسر ارسٹائن بن جائے، یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں تو مسلمانوں کا وجود ہی اس دنیا میں برداشت نہیں کر سکتا۔ اس افریقی ساحر کی وجہ سے زیادہ سے زیادہ تم ڈائری لے جاؤ گے لیکن تم تو کیا پوری دنیا کے مسلمان اب بچ نہ سکیں گے"۔۔۔۔ پروفیسر ارسٹائن نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈائری میں لے چکا ہوں پروفیسر ارسٹائن، لیکن میں تمہیں اس حالت میں زندہ نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ ایک تو تم نے ڈائری پڑھ لی ہے اور دوسرا تم اپنی روح شیطان کے حوالے کر چکے ہو۔ اگر تمہیں زندہ چھوڑ دیا گیا تو تم کسی بھی وقت مجسم شیطان بن کر مسلمانوں کا خون چوسنے لگو گے"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ سنجیدہ ہو گیا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ مجھ پر تمہارے دنیاوی اسلحے کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ ہا۔ ہا۔ بے شک چلا کر دیکھ لو اسلحہ، میں اب عظیم بن چکا ہوں۔ میں اب پوری دنیا سے مسلمانوں کا خاتمہ کر دوں گا"۔۔۔۔ یکلخت پروفیسر ارسٹائن نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری غلط فہمی ہے پروفیسر ارسٹائن اور تمہاری اس بات سے مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم اسلام کے بارے میں ابجد بھی نہیں جانتے۔ ہمارے

پاس ایسا مقدس کلام موجود ہے جو ایک لمحے میں تمام شیطانی حربوں اور طلسم کا خاتمہ کرسکتا ہے۔ یہ برحق کلام ہے اور یہ اس کلام کی برکت ہے کہ میں اور میرے ساتھی یہاں موجود ہیں اور تم میں یہ جرأت تک نہیں ہورہی کہ تم ہم پر حملہ کرسکو۔ میں نے تمہیں شیطان سے بچ نکلنے کا آخری موقع دیا تھا۔ لیکن اب مجھے معلوم ہوگیا ہے کہ نہ صرف تمہارے دل بلکہ تمہارے ذہن پر بھی شیطان کا قبضہ ہے" ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"کچھ بھی کہہ لو۔ میں اب عظیم ہوں ——— میں عظیم ترین ہوں" ——— پروفیسر ارشاتن نے اسی طرح ہذیانی انداز میں کہا تو عمران صفدر کی طرف مڑا جو ہاتھ دھونے کے بعد ایک گلاس میں پانی بھر لایا تھا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے گلاس لیا اور پھر اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اس پر پھونک ماری اور دوسرے لمحے اس نے گلاس میں موجود آدھے سے زیادہ پانی پروفیسر ارشاتن کے چہرے اور جسم پر پھینک دیا۔ پروفیسر ارشاتن کے حلق سے اس قدر کربناک چیخیں نکلنے لگیں جیسے پانی کے قطروں کی بجائے اس کے جسم پر خاردار کوڑوں کی بارش ہوگئی ہو۔ وہ اب فرش پر گر کر بری طرح تڑپ اور چیخ رہا تھا۔

"جوزف اسے پکڑو اور صفدر ——— تم گلاس میں موجود باقی پانی زبردستی اس کے حلق میں انڈیل دو" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور جوزف بجلی کی سی تیزی سے فرش پر پڑے تڑپتے ہوئے پروفیسر ارشائن پر جھپٹا اور اس نے اس کے جسم اور بازوؤں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں جکڑ لیا تو صفدر نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اس کے

جبڑے بھینچ کر کھولے اور پھر پانی اس کے حلق میں انڈیل دیا۔ پروفیسر جوزف کے ہاتھوں میں بری طرح تڑپ رہا تھا لیکن جیسے ہی پانی اس کے حلق سے نیچے اترا۔ پروفیسر کا جسم جھٹکے کھانے لگا اور چند جھٹکوں کے بعد ہی اس کی گردن ڈھلک گئی اور آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں۔ وہ ہلاک ہوچکا تھا۔

"بس کافی ہے۔ گلاس مجھے دو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے حیرت بھرے انداز میں گلاس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

عمران نے گلاس پکڑا جس میں ابھی تک پانی کی کچھ مقدار موجود تھی اور دوسرے لمحے اس نے گلاس منہ سے لگایا اور گلاس میں موجود باقی پانی ایک ہی گھونٹ میں پی گیا۔

"آؤ اب یہاں سے چلیں۔ ڈائری ہمیں مل گئی ہے" ——— عمران نے گلاس کو جھک کر فرش پر رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور تیزی سے واپس بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے سارے ساتھی انتہائی حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے اس کے پیچھے چل پڑے۔ ان کی سمجھ میں شاید یہ اسرار نہ آرہا تھا کہ وہی پانی پینے سے پروفیسر ارشائن ہلاک ہوگیا جب کہ وہی پانی پینے کے باوجود عمران کو کچھ بھی نہیں ہوا لیکن اس وقت پوزیشن ایسی تھی کہ وہ کچھ پوچھ نہ سکتے تھے۔ اس لئے خاموشی سے عمران کے پیچھے چل پڑے۔

عمران نے جیسے ہی فارن ایجنٹ ایڈیسن سے فون پر بات چیت مکمل کر کے رلیسور کریڈل پر رکھا جولیا نے حیرت سے عمران کی طرف دیکھا
"کیا مطلب — کیا تم واپس پاکیشیا جا رہے ہو!" —— جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں، ڈائری مل گئی ہے اور اب اس ڈائری کی مدد سے میں اطمینان سے مثالی دنیا جا کر وہاں سے کوئی خوبصورت سی دوشیزہ لے آؤں گا ایسی دوشیزہ جو مثالی بیوی ہوگی" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"لیکن چیف نے کہا تھا کہ یہ مارگریٹ کوئی اہم فائل لے گئی ہے اس کا کیا ہوگا۔ اس ڈائری کی کیا اہمیت ہے۔ میں تمہیں اس ڈائری کے بغیر بھی مثالی دنیا تک پہنچا سکتی ہوں!" —— جولیا نے دانت پیستے ہوئے کہا۔
"کیا — کیا مطلب۔ کیا تم نے پروفیسر لونوکوف سے بھی زیادہ آسان

طریقہ تلاش کر لیا ہے مثالی دنیا تک جانے کا!" —— عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں، انتہائی آسان — میں تمہارے سر پر جوتیوں کی ایسی بارش کر سکتی ہوں کہ تم تو کیا تمہاری آئندہ سات نسلیں بھی مثالی دنیا پہنچ جائیں سمجھے — مجھے اس فائل کے متعلق بتاؤ" —— جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"ہاں علی عمران صاحب — یہ ڈائری اور یہ مثالی دنیا والا معاملہ تو آپ کا ذاتی معاملہ ہے۔ ہمیں تو چیف نے یہاں اس لئے بھیجا تھا کہ ہم وہ اہم فائل واپس لے آئیں اور اس سلسلے میں آپ نے ابھی تک کوئی بات ہی نہیں کی!" —— صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"تمہارے چیف کو خواہ مخواہ کا خرچہ پڑ گیا۔ فائل تو اس تک پہنچ بھی چکی ہے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"فائل پہنچ چکی ہے — کیا مطلب" —— جولیا، صفدر اور دوسرے ساتھی چونک پڑے۔
"ہاں، یہ فائل بھی ڈائری کے ساتھ ہی مارگریٹ سے اس ڈاکٹر رونالڈ نے حاصل کر لی تھی اور میں نے گولڈن ہاؤس میں ڈائری کے ساتھ ساتھ یہ فائل بھی حاصل کر لی تھی پھر گولڈن ہاؤس سے واپس آتے ہی میں نے فائل تو روانہ کر دی تھی جبکہ ڈائری کو اپنے مطالعے کے لئے روک لیا تھا اور اس کے بعد ہی کلوگر کے آدمی سامنے آ گئے اور ڈائری کلوگر کے پاس پہنچ گئی۔ چونکہ میری بات چیف سے نہ ہو سکی تھی اس لئے چیف کو جیسے ہی فارن ایجنٹ کی رپورٹ ملی کہ میں اور میرے ساتھی ہسپتال

میں بیہوش پڑے ہیں۔ اسے اس فائل کی فکر لاحق ہو گئی اور اس نے تم صاحبان کو سیر و تفریح کے لئے یہاں بھجوا دیا۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم چیف سے اس کی تصدیق کرا سکتے ہو۔" ——— جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— لیکن ایک شرط پر کہ اس کے بعد تم مجھے مثالی دنیا جانے کی اجازت خوشی سے دے دو گی۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم پہلے تصدیق کراؤ، پھر دوسری بات ہو گی۔" ——— جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران نے ساتھ پڑا ہوا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو۔" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی لاؤڈر سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"آپ کا خادم علی عمران بول رہا ہوں۔" ——— عمران نے بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"جولیا اور اس کے ساتھی تمہارے پاس پہنچ چکے ہیں۔" ——— دوسری طرف سے ایکسٹو نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"نہ صرف پہنچ چکے ہیں بلکہ میری گردن پر بھی سوار ہیں کہ تمہیں اس وقت تک مثالی دنیا نہیں جانے دینا جب تک وہ فائل حاصل نہیں ہو جاتی۔ میں نے انہیں لاکھ یقین دلایا ہے کہ فائل چیف صاحب وصول کر چکے ہیں مگر یہ مانتے ہی نہیں۔" ——— عمران نے منہ بناتے

ہوئے کہا۔

"فائل مجھے مل چکی ہے۔ رسیور جولیا کو دو۔" ——— ایکسٹو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جناب وہ میرا چیک تیار رکھیں۔ میں مثالی دنیا سے واپس آ کر اسے وصول کر لوں گا۔ آخر وہاں سے واپسی پر میرا خرچہ بڑھ چکا ہو گا۔ ایک کی بجائے دو کا خرچہ تو ڈبل ہی ہوتا ہے۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری باتوں سے ظاہر ہے کہ تمہیں ڈائری مل چکی ہے۔" ——— ایکسٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

"جی ہاں ——— بڑی مشکل سے حاصل کی ہے۔ ورنہ وہ تو شیطان کے پیٹ میں پہنچ چکی تھی۔" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"رسیور جولیا کو دو۔" ——— چیف نے سخت لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا جولیا نے اس کے ہاتھ سے رسیور جھپٹ لیا۔

"یس باس ——— میں جولیا بول رہی ہوں۔" ——— جولیا نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"جولیا۔ فائل مجھے مل چکی ہے اس لئے تم اب اپنے ساتھیوں سمیت فوراً واپس آ جاؤ۔" ——— چیف نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔" ——— جولیا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب تو تسلی ہو گئی. اب تو میں مثالی دنیا کا سفر کر سکتا ہوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب، کیا آپ یہاں سے مثالی دنیا نہیں جا سکتے. کیا اس کے لئے آپ کا پاکیشیا جانا ضروری ہے" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جا تو سکتا ہوں لیکن یہاں سے جانے پر میں ایکریمیا کا نمائندہ سمجھا جاؤں گا جبکہ میں چاہتا ہوں کہ میں وہاں پاکیشیا کا نمائندہ بن کر جاؤں" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑے گا. آپ بہرحال کرہ ارض کے ہی نمائندے ہوں گے" ——— صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"بڑا فرق پڑتا ہے. پاکیشیا مسلم ملک ہے اور ایکریمیا غیر مسلم ——— مثالی دنیا میں ایک مسلمان کی زیادہ عزت ہوتی ہے کسی غیر مسلم سے اور ہو سکتا ہے کہ میں بھی ڈاکٹر ارشائن کی طرح اس شیطانی دنیا ساسا میں جا پہنچوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں عمران صاحب، آپ نے ہمیں اس پانی کی تفصیل نہیں بتائی. اس پانی میں کیا خاصیت تھی جبکہ میں اسے باتھ روم کے واش بیسن سے بھر کر لایا تھا مگر پروفیسر پر تو اس کا اثر ہلاکت کی صورت میں نکلا اور آپ پر کوئی اثر ہی نہیں ہوا. یہ آخر کیا چکر ہے" ——— صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں بالکل ——— ہمیں اس پراسرار چکر کی تفصیل بتاؤ. یہ تم نے کب سے جادوگروں والا کام شروع کر دیا ہے. مجھے تو لگتا ہے کہ جوزف

نے تمہیں اپنے رنگ میں رنگ لیا ہے" ——— جولیا نے کہا۔

"کسی جادوگر سے جادو سیکھ لیا ہو گا. حالانکہ کہا جاتا ہے کہ جادو سیکھنے اور کرنے والا دائرہ ایمان سے نکل جاتا ہے" ——— تنویر نے کہا۔

"تم مجھے دائرے سے نکال کر ایمان پر اکیلے قابض رہنا چاہتے ہو" ——— عمران نے تنویر پر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"پلیز عمران صاحب" ——— صفدر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوری. بغیر فیس کے کچھ نہیں بتاؤں گا. وہاں وہ آغا سلیمان پاشا میرے انتظار میں بیٹھا ہو گا اور اگر میں خالی ہاتھ گیا تو پھر میرے لئے یہیں مثالی دنیا بن جائے گی" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں بتا دیتا ہوں" ——— کیپٹن شکیل نے اچانک مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ——— تمہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے، یہ پراسرار چکر ——— کیا تم بھی جادوگر بن گئے ہو" ——— تنویر نے حیران ہو کر کیپٹن شکیل سے کہا۔

"اس میں جادو کا کوئی دخل نہیں ہے مسٹر تنویر ——— اس کرہ ارض پر قدرت نے دو نظام قائم کر رکھے ہیں. ایک کو ہم شیطانی نظام کہتے ہیں اور دوسرے کو رحمانی ——— ایک کو ہم شر کہتے ہیں اور دوسرے کو خیر یہ دونوں ازل سے ابد تک ایک دوسرے سے ٹکراتے چلے آ رہے ہیں اور ٹکراتے چلے جائیں گے اور اس ٹکراؤ میں ہی اس کرہ ارض کا اصل حسن ہے۔

پروفیسر ارسٹائن نے شیطان کو اپنی رُوح حوالے کر کے خود کو شیطانی نظام
کا حصہ بنا لیا تاکہ وہ ایسی شیطانی طاقت استعمال کر سکے جس سے وہ
مسلمانوں جنہیں خیر کا نمائندہ کہا جاتا ہے ٹکرا سکے ـــــ لیکن شیطان
جس کی رُوح اپنے کنٹرول میں لیتا ہے اسے مجسم شیطان بنانے کے
لئے انسانی خون پلاتا ہے تاکہ پھر اس کی کسی صورت میں بھی واپسی
نہ ہو سکے ـــــ جوزف کا واسطہ پُراسرار افریقی ساحروں جسے
وچ ڈاکٹر کہا جاتا رہا ہے وہاں بھی یہی خیر و شر کے ٹکراؤ کا ہی مسئلہ
ہے البتہ نام اور انداز مختلف ہیں ـــــ جوزف نے اسے
گردن سے پکڑ کر اس کی پشت اپنی طرف کر لی۔ کیونکہ قدیم افریقی
ساحروں کے خیال کے مطابق شیطان یا اس کے کسی نمائندے کا
شیطانی اثر اس کی آنکھوں اور چہرے کی کیفیات سے ہی دوسرے
انسان پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس طرح جوزف اس کے اثرات
سے محفوظ رہا اور قدیم ساحرانہ علوم کے مطابق شیطان کے نمائندے
کا خاتمہ، اس کا چہرہ اور آنکھیں بے کار کرنے سے ہو جاتا ہے اور
جنگلوں میں اس کا طریقہ یہی ہو سکتا ہے کہ اس کا چہرہ کسی درخت
کی چھال سے اس طرح رگڑ دیا جائے کہ چہرے کا ملغوبہ بن جائے
جوزف نے یہی عمل دیوار کے ساتھ کرنے کی کوشش کی لیکن
چونکہ جوزف کو وچ ڈاکٹروں جیسی خفیہ ساحرانہ قوتیں حاصل نہ تھیں
اس لئے شیطان اپنے نمائندے کو بچا کر لے گیا۔ البتہ جوزف میں فطری
طور پر یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ شیطانی غلبے کو محسوس کر لیتا ہے
چنانچہ جیسے ہی اس نے پروفیسر ارسٹائن کے متعلق عمران کو یہ بتایا کہ پروفیسر

رسٹائن پر شیطانی غلبہ حاصل کر چکا ہے۔ عمران ساری بات سمجھ گیا اور پھر خیر
کے نمائندے کی حیثیت سے اس نے رحمانی علم کو استعمال کرتے ہوئے اس
پروفیسر ارسٹائن کا خاتمہ کر دیا" ـــــ کیپٹن شکیل نے کسی فلاسفر کی طرح
تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور وہ سب حیرت سے کیپٹن شکیل کو دیکھتے رہے۔
"لیکن کس طرح ـــ کیا وہ پانی جو میں نل سے بھر لایا تھا وہ رحمانی علم
تھا" ـــــ صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور کیپٹن شکیل
ہنس پڑا۔
"نہیں ـــ وہ عام پانی تھا۔ عمران صاحب میں صرف یہ صلاحیت ہے کہ
یہ ہر چیز کو نہ صرف بروقت سوچ لیتے ہیں بلکہ بروقت اس پر عمل بھی کر گزرتے
ہیں حالانکہ اس وقت جبکہ عمران صاحب نے یہ سب کچھ کیا' میری سمجھ میں
بھی کچھ نہ آیا تھا لیکن اب مسلسل سوچنے کے بعد مجھے بھی اس کا علم ہو گیا
لیکن اگر میں عمران صاحب کی جگہ ہوتا تو ظاہر ہے بروقت ایسا نہ سوچنے اور
عمل نہ کرنے کا نتیجہ یہی نکلتا کہ ہم سب اس پروفیسر ارسٹائن کے شیطانی حربوں
میں پھنس کر ختم ہو جاتے" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔
"بس تعریفیں ہی کئے جاؤ گے۔ یہ نہیں بتاؤ گے کہ آخر عمران نے کیا کیا
ہے۔ ہم بھی تو اسی کی طرح مسلمان ہیں۔ یہ کوئی ولی تو نہیں ہے دنیا دار آدمی
ہے" ـــــ تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"جو کچھ عمران صاحب نے کیا ہے اس کے لئے ولی ہونا ضروری نہیں
ہے۔ کیوں عمران صاحب ـــ اگر آپ اجازت دیں تو بتا دوں" ـــــ
کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تمہاری باتیں سُن کر تو مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں نے اور جوزف

نے مل کر واقعی محیر العقول کارنامہ سرانجام دے دیا ہے حالانکہ ایسی کوئی
بات نہیں اور ہر مسلمان کے پاس یہ طاقت موجود ہے کہ وہ شر اور اس کے
نمائندے سے ٹکرا سکے بلکہ میرا تو ایمان ہے کہ مسلمان کو ساری زندگی شیطانی نظام
کے خاتمے کیلئے ہی جدوجہد کرنی چاہیئے۔ ہم سب جو جرائم کے خلاف کام کرتے
ہیں یہ بھی اس کی ذیل میں آتا ہے" ____ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ میں بتا دوں" ____ کیپٹن شکیل نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"اب تم نے بھی عمران صاحب کی طرح نخرے کرنے شروع کر دیئے ہیں"
صفدر جیسے آدمی نے بھی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دیکھئے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اگر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھا
جائے تو شیطان بھاگ جاتا ہے۔ بس یہی مقدس کلام عمران صاحب نے
پڑھا تھا۔ کیوں عمران صاحب ___ میں نے درست کہا ہے ناں" ____
کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ تو ہم دن میں سینکڑوں بار پڑھتے
ہیں" ____ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے تنویر ___ بحیثیت مسلمان ہمارا ایمان
ہے کہ مقدس اور نورانی کلام کا ایک ایک حرف اپنے اندر ایسی قوتیں
رکھتا ہے کہ جس کے عشر عشیر کا بھی انسانی ذہن ادراک نہیں کر سکتا۔
اور واقعی جیسے ہی جوزف نے مجھے بتایا کہ پروفیسر ارشائن پر شر کی قوتوں
کا غلبہ ہے، میں نے فوراً ہی یہ مقدس کلام پڑھنا شروع کر دیا اور شیطان
پسپا ہو گیا ____ اس نے آخری کوشش یہ کی تھی کہ پروفیسر کو اس کمرے سے

نکال کر لے گیا تھا لیکن اس کلام کے مسلسل ورد کی وجہ سے شیطانی قوتیں
فرار ہونے پر مجبور ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی جوزف کی مخصوص جنگلی حس
نے وہ بُو سونگھ لی جو پروفیسر ارشائن کے جسم سے آ رہی تھی۔ چونکہ جوزف
نے اسے پکڑ رکھا تھا اس لئے وہ اس کی بُو سونگھ لینے میں کامیاب ہو گیا اور
اس طرح ہم تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ پروفیسر ارشائن نے اپنی شیطانی قوتوں
سے ہمیں بے حس کرنے کے بعد جیسے ہی میرا خون پینے کی بات کی تو میں
خود سمجھ گیا کہ اس نے اپنی رُوح شیطان کے حوالے کر دی ہے اور وہ اب
مجسم شیطان بننا چاہتا ہے کیونکہ مجھے علم ہے کہ جب کوئی شخص اپنی رُوح
شیطان کے حوالے کر دیتا ہے تو پھر شیطان اسے مجسم شیطانی نمائندہ بنانے کے
لئے ایسی ہی کارروائی اس سے کراتا ہے اور جو شخص اپنی رُوح کو شیطان
کے حوالے کر دے شیطان اس کی رُوح میں چھپ جاتا ہے اور اس
کی حفاظت کرتا ہے۔ اس لئے ایسے آدمی پر عام دنیا کا اسلحہ بھی اثر نہیں
کرتا۔ میں چونکہ مسلسل کلام مقدسہ پڑھتا رہا تھا اس لئے اسے ہم پر حملہ
کرنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ اب دو صورتیں تھیں کہ اگر پروفیسر ارشائن اپنی
رضامندی سے اسلام لے آتا تو شیطان کو اس کی رُوح کو چھوڑ کر بھاگنا پڑتا
لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اب اگر میں اسے زندہ چھوڑ دیتا تو
یقیناً وہ کسی بھی انسان کا خون پی کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خون آشام بن جاتا
اور اسے بے پناہ شیطانی طاقتیں مل جاتیں۔ چنانچہ میں نے پانی پر کلام مقدسہ
پڑھ کر پھونکا اور یہ پانی اس کے حلق میں ڈال دیا اور شیطان جس کی ملکیت
میں روح تھی اس کلام کے اثر کی وجہ سے مجبوراً اس کے جسم سے فرار
ہونا پڑا اور ظاہر ہے شیطان اپنی ملکیت کیسے چھوڑ سکتا تھا چنانچہ وہ رُوح

کو ساتھ لے گیا اور نتیجہ یہ کہ پروفیسر ارشاتن ہلاک ہو گیا۔ بس اتنی سی بات تھی" ——— عمران نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا اور سب انتہائی حیرت سے عمران کو دیکھتے رہ گئے۔

"کمال ہے ——— میں نے تو کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ یہ الفاظ اس قدر طاقت اور اثر رکھتے ہیں اور آج مجھے حقیقتاً یہ سوچ کر فخر محسوس ہو رہا ہے کہ میں مسلمان ہوں" ——— تنویر نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سب سے زیادہ مجھے اپنے آپ پر فخر محسوس ہو رہا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے کہ میں کفر کی تاریکیوں سے نکل کر اس کی رحمت کے دامن میں آگئی ہوں۔ آج مجھے عملی طور پر احساس ہوا ہے کہ مسلمان ہونا کتنی بڑی نعمت ہے" ——— جولیا نے انتہائی عقیدت بھرے گلوگیر لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں سے بے اختیار عقیدت کے آنسو بہہ نکلے۔ وہ تیزی سے اٹھی اور باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔

"عمران صاحب ——— آپ یہ ڈائری کیا مجھے دکھائیں گے" ——— ؟ کیپٹن شکیل نے اچانک عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوری ——— بڑی مشکل سے حاصل کی ہے۔ میں اب رسک نہیں لے سکتا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ مجھے مثالی دنیا میں جانے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں صرف یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ آخر پروفیسر لونوکوف نے ایسا کون سا طریقہ تلاش کر لیا ہے کہ عام آدمی بھی مثالی دنیا تک آسانی سے

نہ صرف پہنچ جاتا ہے بلکہ وہاں کی مخلوق کو بھی یہاں آنے پر پابند کر سکتا ہے۔ جہاں تک وہاں جانے کا تعلق ہے تو یہ بات تو میں نے کتابوں میں پڑھی ہے لیکن وہاں کی مخلوق کا اس طرح یہاں آنا یہ میرے لئے واقعی نئی بات ہے" ——— کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وعدہ کرو کہ تم مجھ سے پہلے وہاں سے جا کر کوئی محترمہ نہیں لے آؤ گے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیب سے ڈائری نکال کر اس نے کیپٹن شکیل کی طرف بڑھائی ہی تھی کہ یکلخت جولیا نے اسے اس طرح جھپٹ لیا جیسے چیل گوشت پر جھپٹتی ہے۔ وہ باتھ روم سے واپس آ رہی تھی اور چونکہ عمران کی باتھ روم کے دروازے کی طرف پشت تھی اس لئے اسے معلوم ہی نہ ہو سکا تھا کہ جولیا اس کے عقب میں پہنچ چکی ہے۔

"یہ میں اپنے قبضے میں رکھوں گی، سمجھے ——— اور خبردار اگر تم نے اسے مجھ سے حاصل کرنے کی کوشش کی تو یقین کرو میں تمہیں ایک لمحے میں گولی مار دوں گی" ——— جولیا نے ڈائری جھپٹتے ہی دور ہٹ کر ایک طرف جاتے ہوئے عمران سے کہا۔

"ارے ارے یہ کیا غضب کر رہی ہو۔ مجھے یہ ڈائری بڑی مشکل سے ملی ہے اور وہ طریقہ بھی مشکل سے ہاتھ لگا ہے کہ میں کسی کو وہاں سے لے آؤں" ——— عمران نے انتہائی گھبراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ جولیا بے تحاشا بھاگتی ہوئی دوبارہ باتھ روم میں جا گھسی۔ عمران بھی بجلی کی طرح تڑپ کر دروازے کی طرف دوڑا لیکن

جولیا اس دوران اندر سے دروازہ لاک کر چکی تھی۔

"ارے ارے دروازہ کھولو ۔۔ جولیا پلیز کھولو ۔۔ یہ بہت بڑا علمی راز ہے ۔۔ پلیز جولیا!" ۔۔۔۔۔ عمران نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔ اس نے دروازے کو دھکیل کر اسے کھولنے کی کوشش بھی کی لیکن دروازہ اندر سے لاک کر دیا گیا تھا۔

"جولیا ۔۔ پلیز جولیا' وہ تو میں مذاق کر رہا تھا پلیز!" ۔۔۔۔۔ عمران کی حالت واقعی اس وقت دیکھنے والی تھی لیکن دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور جولیا مسکراتی ہوئی سامنے کھڑی تھی۔ اس کے چہرے پر اب اس طرح کا اطمینان تھا جیسے کوئی بہت بڑا خطرہ ٹل گیا ہو۔

"کہاں ہے ڈائری مجھے دو ۔۔ یہ کیا حماقت ہے!" ۔۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"گٹر سے جا کر نکال لو۔ میں نے اسے گٹر میں بہا دیا ہے" ۔۔۔۔۔ جولیا نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

"کیا ۔۔ کیا تم واقعی درست کہہ رہی ہو" ۔۔۔۔۔ عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔۔ بے شک میری تلاشی لے لو" ۔۔۔۔۔ جولیا اسی طرح مطمئن تھی۔

"اگر تم نے واقعی ایسا کیا ہے تو میں تمہیں گولی مار دوں گا!" ۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر واقعی شدید غصے کے آثار ابھر آئے تھے۔

"مار دو مجھے ۔۔ موت قبول ہے لیکن میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ

تم مثالی دنیا سے . . ." ۔۔۔۔۔ جولیا کہتے کہتے رک گئی۔

"اوہ تم نے ظلم کیا ہے جولیا' انتہائی ظلم۔ کاش تمہیں احساس ہوتا کہ تم نے کیا کیا ہے" ۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی بے بسی کے سے انداز میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس طرح واپس مڑ گیا جیسے کوئی جواری اپنی زندگی کی آخری بازی بھی ہار چکا ہو۔ دوسرے لمحے وہ کرسی پر دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے بیٹھا ہوا تھا۔

"عمران صاحب' میرا خیال ہے کہ جولیا نے درست کیا ہے۔ آپ کی بات دوسری ہے لیکن اگر یہ طریقہ عام ہو جاتا تو نظام کائنات میں فرق پڑ جاتا' قدرت جو کچھ کرتی ہے اس میں بھی اس کی حکمت پنہاں ہوتی ہے" ۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شاید تم درست کہہ رہے ہو کہ پروفیسر لونوکوف کے اس طریقے سے مثالی دنیا سے مخلوق کی یہاں آمد اللہ تعالیٰ کو پسند نہ تھی۔ بہرحال ٹھیک ہے اور کیا کہا جا سکتا ہے سوائے اس کے کہ جا کر مثالی دنیا کی سیر ہی کی جائے" ۔۔۔۔۔ عمران نے پھیکی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اس وقت ذہنی طور پر انتہائی بے بسی کے عالم میں ہے۔

"کیا مطلب ۔۔ کیا آپ ڈائری کے بغیر وہ طریقہ جانتے ہیں!" ۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

"میں نے اس حد تک تو ڈائری پڑھ لی تھی۔ وہاں سے کسی مخلوق کو یہاں لے آنے والا طریقہ آخر میں درج تھا اور خاصا پیچیدہ بھی تھا اس لئے میں نے سوچا تھا کہ اطمینان سے اسے پڑھوں گا۔ وہ واقعی ایک

انقلابی دریافت تھی۔ ایسی دریافت کہ شاید اس دنیا میں اس سے زیادہ انقلابی دریافت مزید کئی صدیوں تک نہ ہو سکتی لیکن جولیا نے ڈائری کو گٹر میں بہا کر اسے دوبارہ لاعلمی کے نہ اٹھنے والے پردوں کے پیچھے دھکیل دیا ہے؟“ ——— عمران نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

”تم نے یہ کیوں کہا تھا کہ تم وہاں سے جا کر دوشیزہ کو لے آؤ گے، بولو کیوں کہا تھا؟“ ——— جولیا نے فیصلے لہجے میں کہا۔

”آج مجھے احساس ہوا ہے کہ بعض اوقات مذاق ناقابل تلافی نقصان کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ یہ نقصان بھی ناقابل تلافی ہے۔ بہرحال اب مزید کیا ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کو شاید یہی منظور تھا۔ پہلے پروفیسر لیونوکوف ہلاک ہوا اور یہ طریقہ پروفیسر لورس کے پاس پہنچا وہ ہلاک ہوا۔ پھر مارگریٹ کے ہاتھ ڈائری لگی وہ ختم ہو گئی اور ڈائری ڈاکٹر رونالڈ کے پاس پہنچ گئی وہ بھی انجام کو پہنچ گیا اور ڈائری کلوگر اور پروفیسر ارشائن کے پاس پہنچ گئی۔ ان کا بھی خاتمہ بالخیر ہو گیا۔ اگر ان میں سے کوئی زندہ ہوتا تو شاید یہ طریقہ اس سے دوبارہ حاصل کیا جا سکتا تھا لیکن اب تو معاملہ قطعی ختم ہو گیا؟“ ——— عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اب اس کا چہرہ دوبارہ نارمل ہو گیا تھا۔ وہ اب شاید اپنے آپ کو ذہنی طور پر سنبھال لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

”عمران صاحب، کیا آپ مجھے وہ طریقہ بتائیں گے پروفیسر لیونوکوف والا؟“ ——— کیپٹن شکیل نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

”یعنی، اب تم مجھے مثالی دنیا میں جانے سے بھی روکنا چاہتے ہو

پہلے بھی تمہاری وجہ سے ہی ڈائری ہاتھ سے گئی ہے؟“ ——— عمران نے گھور کر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اگر تم نے وہ طریقہ نہ بتایا تو میں تمہیں بھی گٹر میں پھینک سکتی ہوں سمجھے ——— اور اب تمہیں وہ طریقہ بتانا پڑے گا تاکہ میں بھی مثالی دنیا میں تمہارے ساتھ جا سکوں؟“ ——— جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”اب جب وہاں سے کسی کو لایا نہیں جا سکتا تو کم از کم یہاں سے کسی کو لے تو جایا جائے۔ لیکن ایک مسئلہ ہے؟“ ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مسئلہ؟“ ——— جولیا نے چونک کر پوچھا۔

”اس طرح تو تنویر بھی یہ طریقہ سن لے گا؟“ ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”مجھے ضرورت نہیں ہے کسی مثالی دنیا میں جانے کی، وہاں صرف وہی لوگ جاتے ہیں یا جانے کی خواہش رکھتے ہیں جو دنیا کی حقیقتوں سے فرار حاصل کرنا چاہتے ہوں اور میں حقیقتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر رہنے والا آدمی ہوں؟“ ——— تنویر نے بھنا کر کہا۔

”واہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے والا کام تو سانپ کرتے ہیں۔ اس لئے اب تو تمہارا وہاں جانا اور بھی زیادہ خطرناک ہو جائے گا۔ سنا ہے شیطان جنت میں سانپ کے روپ میں داخل ہوا تھا؟“ ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے ساتھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

”تم اب آئیں بائیں شائیں کر کے موضوع کو ٹالو نہیں اور ہمیں وہ طریقہ

بتاؤ "۔۔۔۔ جولیا نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

" ہاں عمران صاحب، یہ مثالی دنیا میں جانا واقعی ایک دلچسپ تجربہ ہوگا۔ جب کوئی کیس نہیں ہوتا تو ہم واقعی بور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان دنوں مثالی دنیا کی سیر کی جا سکتی ہے "۔۔۔۔ صفدر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ کبھی بھی نہ بتائے گا۔ یہ ان لوگوں میں سے ہے جو ہر چیز کو صرف اپنے تک محدود رکھنا چاہتے ہیں "۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ماسٹر، اس مثالی دنیا میں جانے کے بعد آدمی واپس کیسے آئے گا۔ یہاں کے اور وہاں کے وقت میں تو فرق ہوگا "۔۔۔۔ اچانک خاموش بیٹھا ہوا جوانا بول پڑا۔

" اوہ تو تم سمجھ رہے ہو کہ ہم جسمانی طور پر بھی وہاں جا سکتے ہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ ماورائے کائنات کی سیاحت روحانی جہت دوسرے لفظوں میں عالم خیال کی سیر ہوتی ہے۔ روح جسے پیکر مثالی کہا جاتا ہے یہ وہاں جاتی ہے اور عالم روحانیات میں اسے روح کا انتقال جہت انگریزی میں زیادہ وضاحت ہو جائے گی، اسے ڈائی مینشن شفٹنگ کہتے ہیں۔ انسانی جسم تو یہیں رہ جاتا ہے صرف جوہر روح جسے روحانیات میں ادراک کہتے ہیں وہ وہاں کی سیر کرتا ہے لیکن وہاں انسان کو محسوس یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنے مکمل جسم اور احساسات سمیت موجود ہو۔ وہ اسی طرح چلتا پھرتا، باتیں کرتا، سوچتا، سنتا اور محسوس کرتا ہے جیسے یہاں کرتا ہے "۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" پھر کیا فائدہ، سوائے وقت ضائع کرنے کے یہ تو وہی ہوا کہ احمقوں کی طرح جاگتے میں خواب دیکھا جائے "۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ بات نہیں تنویر۔۔ مثالی دنیا کا سفر انتہائی پرکشش، بے حد سحر انگیز، دلچسپی اور دلکشی اپنے اندر رکھتا ہے۔ تم سوچو زمان و مکان کی قید و بند سے آزاد، ہمارے فہم و گمان سے بعید تر۔۔ یہ انوکھی اور نرالی دنیا کس قدر دلکش ہوگی "۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" مگر عمران صاحب، اگر اس مثالی دنیا میں مخلوق رہتی ہے تو یقیناً اس کی شکل و صورت ہماری جیسی ہوگی۔ تبھی تو وہ یہاں آ سکتی ہوگی "۔ صفدر نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

" نہیں ۔ مثالی دنیا کوئی ایک دنیا نہیں ہے۔ اس کی تعداد، اس کی ہیئت وغیرہ کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ انسان تو شاید قیامت تک بھی ان سب کا احاطہ نہ کر سکے۔ ویسے ماہر روحانیات جو وہاں جا سکے ہیں ان کے مطابق یہ انوکھی اور نرالی دنیائیں مخلوقات سے آباد ہیں۔ یہ مخلوقات اپنی کائنات کی طرح خود بھی زمان و مکان کی قید سے نہ صرف آزاد ہیں بلکہ وہ ظاہری شکل و صورت کو تبدیل کرنے، ماحول اور کئی ممکنہ امکانات میں ضم اور مدغم ہونے کی صفات بھی رکھتی ہیں اس لئے وہ یہاں کسی بھی شکل و صورت میں آ سکتی ہیں اور یہاں کی مخلوق میں ضم اور مدغم ہو سکتی ہیں "۔۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ اگر ایسا ہے تو پھر میں ضرور وہاں جاؤں گی، اوہ کس قدر دلکش خیال ہے کہ آدمی اس کائنات سے بھی باہر جا سکے۔ اوہ اوہ ویری سٹرینج "۔

جولیا نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"صدیوں سے لوگ اس مثالی دنیا میں جانے کے خواہشمند رہے ہیں اور شاید کچھ لوگ وہاں پہنچ بھی گئے ہوں مگر انہوں نے اس بارے میں جو طریقے بتائے یا لکھے ہیں وہ اس قدر ناقابل عمل، پیچیدہ اور دشوار ہیں کہ عام آدمی تو ان پر عمل کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جب پروفیسر یولوکوف نے ایسا طریقہ دریافت کر لیا جو انتہائی آسان ہونے کے ساتھ ساتھ اس قدر قابل عمل ہے کہ ہر عام آدمی وہاں تک پہنچ سکے تو تم سوچ کر یہ کتنی بڑی دریافت ہے اسی وجہ سے تو میں اس ڈائری کے حصول کے لئے بھاگ دوڑ کر رہا تھا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سب نے بے اختیار اثبات میں اپنے سر ہلا دیئے۔

"اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں نے اس ڈائری کو گٹر میں پھینک کر واقعی زیادتی کی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اگر میں اس طریقے کو نہ پڑھ چکا ہوتا تو واقعی تم نے اس دنیا پر بہت بڑا ظلم کر دیا تھا۔ گو وہاں کی کسی مخلوق کو پابند کر کے یہاں لے آنے والا طریقہ اس سے بھی زیادہ انقلابی تھا لیکن چلو اتنا ہی غنیمت ہے کہ جانے والا طریقہ تو مجھے یاد ہے۔ ہو سکتا ہے کبھی پروفیسر یولوکوف کی طرح کوئی دوسرا ماہر روحانیات یہ طریقہ دوبارہ دریافت کر لے کیونکہ ایکریمیا اور روسیاہ کی متعدد یونیورسٹیوں میں اس موضوع پر زبردست تحقیق ہو رہی ہے۔ یورپ کے کئی ممالک میں اسی موضوع پر ریسرچ کے لئے بھی کئی یونیورسٹیاں قائم ہیں اور وہاں باقاعدہ اس کے نصاب تیار کرائے گئے ہیں کیونکہ اب انسان صرف اس کائنات تک محدود رہنا پسند نہیں کرتا۔ وہ اس کائنات سے

بھی بالاتر دنیاؤں کی سیر کرنا چاہتا ہے۔ چاہے عالم خیال میں ہی سہی۔۔۔۔ اور ہو سکتا ہے کہ کبھی یہ ریسرچ اس حد تک بھی پہنچ جائے کہ انسان جسمانی طور پر کائنات سے باہر نکل سکے لیکن فی الحال تو ایسا سوچا بھی نہیں جا سکتا"۔

عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ماحول میں اس وقت واقعی انتہائی سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔

"عمران صاحب، اب پلیز وہ طریقہ بتا بھی دیں۔ اب تو مجھ سے مزید ایک لمحے کا انتظار بھی برداشت نہیں ہو رہا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"تمہیں چونکہ اس موضوع سے دلچسپی ہے اس لئے تمہاری واقعی یہی کیفیت ہونی چاہیے، ٹھیک ہے میں بتا دیتا ہوں تاکہ اگر مجھے کچھ ہو جائے تو کم از کم یہ طریقہ تو دنیا کے صاحبان علم تک پہنچ جائے۔ مختصر طور پر بتاتا ہوں، اصل کام اس پر مشق ہے۔ کامیابی مشق سے ہی مل سکتی ہے۔ اس طریقے کی پہلی شرط یہ ہے کہ مشق شروع کرنے سے پہلے مشق کرنے والے کو اپنی کامیابی کا مکمل بلکہ کامل یقین ہو۔ یقین کے بغیر اسے کہیں سے بھی کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہ یقین اس قدر کامل ہو کہ ہر قسم کے شکوک و شبہات اور خوف کو دل سے نکال دیا جائے اور یہ بات بھی واضح کر دوں کہ اس طریقے سے کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہوتا، نہ مشق کے دوران نہ بعد میں۔۔۔ یہ قطعی بے ضرر طریقہ ہے البتہ یہ ان لوگوں کے لئے ضرر اور نقصان دہ ہو سکتا ہے جو منشیات، شراب اور ادویات کے عادی ہوں اس لئے ایسے لوگوں کو اس کے قریب بھی نہ جانا چاہیے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا نقصان ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے

میں پوچھا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ واپس آنا ہی بھول جائیں اور ان کا جسم یہاں ان کی واپسی کے انتظار میں ہی ختم ہو جائے۔ بہرحال دوسری بات یہ کہ اس مشق کو سرانجام دینے کا بہترین وقت شام کا ہے جب آدمی اپنے تمام کاموں سے فراغت پا چکا ہو لیکن شرط یہ ہے کہ جسمانی یا ذہنی تھکاوٹ کا پر طاری نہ ہو۔ مشق سے پہلے غسل کر لینا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ اس طرح انسانی ذہن ترو تازہ ہو جاتا ہے اور اگر کسی وجہ سے غسل نہ کر سکے تو وضو بہرحال ضرور کرے کیونکہ وضو انسانی روح کو ترو تازہ اور شاداب بنانے کا انتہائی اکسیر نسخہ ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر انسان ہمیشہ باوضو رہنے کی کوشش کرے تو صرف باوضو رہنے سے نہ صرف وہ انتہائی ترو تازہ رہے گا بلکہ اسے اس قدر روحانی پاکیزگی مل جاتی ہے کہ بے وضو رہنے والے افراد شاید اس کا تصور بھی نہ کر سکیں۔ بہرحال کسی علیحدہ کمرے میں خوشبو وغیرہ چھڑک کر بیٹھ جائیں، پھر سکون اور آرام دہ انداز میں آنکھیں بند کر کے گہرے گہرے سانس لیتے رہیں۔ اس طرح جسم و دماغ دونوں توانا اور پرسکون ہو جائیں گے جسم کو زیادہ سے زیادہ ڈھیلا چھوڑ دیا جائے۔ منہ شمال کی طرف کر کے گردن اور ریڑھ کی ہڈی کو ایک سیدھ میں کر لیں تاکہ اعصاب میں کھچاؤ پیدا نہ ہو"۔ عمران نے باقاعدہ استاد کی طرح لیکچر دینا شروع کر دیا تھا۔

"یہ شمال کی طرف منہ کرنے کی پابندی کیوں ہے"—— تنویر نے پوچھا۔

"اس دنیا میں مقناطیسی لہریں شمالاً جنوباً چلتی رہتی ہیں۔ اس بنیاد پر قطب نما ایجاد کیا گیا ہے۔ یہ مقناطیسی لہریں اس عمل کی رفتار کو تیز کر دیتی

ں۔ اس لیے شمال کی طرف منہ کرنا عمل کی کامیابی میں معاون ثابت ہوتا ے"—— عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"آپ وہ طریقہ بتا رہے تھے"—— کیپٹن شکیل نے اشتیاق بھرے ے میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک ابھر آئی تھی اور ویسے بھی والے جوزف اور تنویر کے باقی سب ساتھیوں کے چہروں پر بے پناہ دلچسپی ر اشتیاق نظر آ رہا تھا۔

"شمال کی طرف منہ کر کے چند گہری سانسیں لیں مگر ان سانسوں کی رفتار دھیمی ہونی چاہیے۔ اس کے بعد آنکھیں بند کر لیں اور چند مرتبہ اپنے دماغ کو ہدایت دیں کہ میں پیکر مثالی سے روحانی سفر کی مشق کی تیاری کر رہا ہوں اس لیے مجھے یکسوئی چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ دماغ میں جو دوسرے خیالات آئیں آہستگی سے رد کرتے رہیں، آہستہ آہستہ یکسوئی حاصل ہو جائے گی اور سطح ذہن پر آنے والے دوسرے خیالات کی آمد تقریباً ختم ہو جائے گی پھر یہ تصور کرو کہ تم ایک نہایت خوبصورت جنت کی طرح دلکش باغ میں موجود ہو جہاں ہر طرف مختلف رنگ و بو کے پھول ہی پھول کھلے ہوئے ہیں۔ ان پھولوں کی خوشبو سے سارا باغ مہک رہا ہے اور یہ خوشبو تمہارے دل و دماغ کو معطر کر رہی ہے اور تمہاری روح میں اترتی جا رہی ہے۔ چاروں طرف خوشگوار روشنی پھیلی ہوئی ہے۔ ہلکی ہلکی ہوائیں چل رہی ہیں اور تمہیں بے حد سکون و راحت مل رہا ہے۔ یہ تصور قائم کرنے کی کوشش کرتے رہو۔ ایک وقت ایسا آئے گا کہ یہ تصور کامل طور پر قائم ہو جائے گا۔ ہو سکتا ہے عام لوگوں کو یہ تصور قائم کرنے میں مشکل پیش آئے لیکن مسلسل مشق سے بہرحال یہ تصور قائم ہو جاتا ہے۔

جب یہ تصور قائم ہو جائے تو پھر اپنے تصور کو وسعت دینا شروع کر
اور تصور کرو کہ تم اس باغ میں چہل قدمی کرتے ہوئے باغ کے ایک
خوبصورت گوشے میں پہنچ گئے ہو۔ یہاں پر بے شمار پھولوں سے بھرے
ہوئے درخت ہیں اور انہی درختوں کے ساتھ ایک خوبصورت استعمال شدہ
راستہ بھی موجود ہے۔ اس راستے کے کنارے پر رک جاؤ اور وہیں کھڑے
کھڑے چاروں طرف کا نظارہ کرنا شروع کر دو۔ تصور کرو کہ صبح صادق
وقت ہے، سورج ابھی نہیں نکلا لیکن چاروں طرف ایک نورانی اجالا
موجود ہے اور ہر چیز واضح، دلکش اور خوبصورت نظر آ رہی ہے۔ آسمان
خوبصورت نیلگوں رنگ کا ہو رہا ہے اور اس میں کہیں چھوٹے چھوٹے بادل
تیر رہے ہیں۔ موسم انتہائی خوشگوار ہے۔ ہلکی ہلکی باد نسیم چل رہی ہے لمبے
کے درخت اور پودے اس باد نسیم کے ہلکے جھونکوں سے لہرا رہے ہیں ا
ان میں سے خفیف سی سرسراہٹ کے سوا مکمل خاموشی طاری ہے۔
سرو تازگی کا شدید احساس ہو رہا ہے اور پہاڑیوں کا ایک سلسلہ بھی نظر آ
ہے اور یہ راستہ جس پر تم کھڑے ہو بل کھاتا ہوا اور خوبصورت درختوں
اور پھولوں میں سے گزرتا ہوا ان پہاڑیوں کی طرف جا رہا ہے۔ اس راستے
پر کافی فاصلے پر ایک نہایت خوبصورت محل موجود ہے۔ اس طرح ہر طرف
کا آہستہ آہستہ جائزہ لیتے رہیں۔ آہستہ آہستہ جزئیات بھی تمہیں نظر آنا شروع
ہو جائیں گی اور یہ مثالی دنیا خود بخود آہستہ آہستہ تم پر آشکارا ہوتی چلی جائے
گی۔ جب تم پہلی مرتبہ اس تصور مثالی میں واقعیت کا رنگ بھر کر اسے
حقیقت کے طور پر محسوس کرنا شروع کر دو گے تو سمجھ لو کہ تم اس بالا کائنات
جہت کی سطح میں داخل ہو چکے ہیں اور جیسے ہی تم اس سطح خیال تک

ے میں کامیاب ہو گئے۔ تمہاری آمد کا علم اس جہت کی مخلوق کو بھی
بکا ہو گا کیونکہ روحانی علوم میں یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جوں ہی ان
جہاں جسے انگریزی میں ریلم کہتے ہیں کوئی داخل ہوتا ہے تو اس
ت کی مخلوق کو اس کی آمد کا فوری علم ہو جاتا ہے۔ اس راستے کے کنارے
ڑے کھڑے پُر امید نظروں سے اس محل کی جانب دیکھتے ہوئے انتظار
و۔ وہاں سے کوئی نہ کوئی فرد جلد یا بدیر تمہارے استقبال کے لئے محل
ضرور نکلے گا۔ اس کو آتا دیکھ کر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔
نکہ وہ تمہیں نقصان پہنچانے نہیں آ رہا ہو گا بلکہ ایک دوست کی حیثیت
، اس دنیا میں تمہارا استقبال کرنے آ رہا ہے۔ اس کا لباس دیکھو، اس
شکل پر غور کرو، ماہرین روحانیات بتاتے ہیں کہ آنے والا فرد عام طور
سی جنس کا ہوتا ہے جس جنس کا انسان کرۂ ارض سے اس دنیا میں
یا ہوا ہوتا ہے لیکن یہ کوئی کلیہ نہیں ہے۔ عام طور پر ایسا ہی ہوتا ہے
نے والا تم سے آنے کا مقصد پوچھے گا لیکن وہاں زبان استعمال نہیں
ی صرف سوچ کی لہریں استعمال ہوتی ہیں جو کچھ تم اپنے ذہن میں سوچو
، وہ اس تک پہنچ جائے گی اور جو کچھ وہ جواب دے گا وہ تمہارے
ن تک پہنچ جائے گا۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم اس سے کرۂ ارض میں
نے بارے میں سوالات کرو۔ کوئی الجھن ہو تو اس کا حل پوچھو، کوئی بیماری
و اس کا علاج پوچھو، وغیرہ وغیرہ — یا وہاں کے مختلف حصوں کی سیر
نے کی خواہش کرو۔ بہر حال جو تمہاری خواہش ہو گی وہ پوری کر دی جائے
، اور پھر تمہارا یہ دوست گائیڈ بن جائے گا اور تمہیں اس دنیا کی سیر
ئے گا۔ وہاں کی مخلوق سے ملوائے گا لیکن ایک بات بتا دوں کہ اس

سے اپنے متعلق کوئی ایسا سوال نہ کرنا جسے احمقانہ کہا جا سکے کہ مجھے دولت کہاں سے مل سکتی ہے یا فلاں آدمی یا میں خود کب مروں گا یا لاٹری کا پہلا انعام کس ٹکٹ نمبر پر ملے گا وغیرہ وغیرہ، کیونکہ اس مخلوق کو بھی لامحدود قوتیں حاصل نہیں ہوتیں بلکہ ان کی حدود بھی مقرر ہوتی ہیں اور وہ ان حدود سے تجاوز نہیں کر سکتے۔ اگر تم اس سے ملاقات ہو تو ہی اسے بتا دو کہ تم مسلمان ہو تو پھر یوں سمجھو کہ وہ تمہارا دوست یا گائیڈ تمہارا اس قدر احترام کرے گا کہ تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ بہرحال ابتدائی گفتگو اور دوستانہ بات چیت کے بعد تم اس سے آئندہ ملاقات کا وعدہ لے لینا اور پھر واپسی کا سفر شروع کر دینا اور یہ مرحلہ وہاں جانے سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے کیونکہ ہماری دنیا تین جہتی دنیا ہے اور یہاں کی دنیا ایک جہت بہرحال گھبرانے والی کوئی بات نہیں۔ واپسی میں اسی جگہ جہاں پہلی بار تم پہنچے تھے رک کر نہایت آہستگی اور آہستہ روی سے اردگرد کے ماحول کو تحلیل کرنا شروع کر دو اور ساتھ ہی ساتھ اپنے مادی جسم اور اس کے ماحول سے باخبر ہونا شروع کر دو۔ بہرحال یہ عمل تیز نہیں ہونا چاہیے انتہائی سست ہونا چاہیے۔ اندر کی آنکھ آہستہ آہستہ بند اور بیرونی آنکھ آہستہ آہستہ کھولنا شروع کر دو۔ چند لمحوں بعد تم مکمل طور پر اپنی دنیا میں واپس آ چکے ہو گے۔" ——— عمران نے کہا اور پھر رک کر اس نے اس طرح ایک طویل سانس لیا جیسے وہ بولتے بولتے تھک گیا ہو۔

"کمال ہے ——— اس قدر آسان طریقہ۔ یہ واقعی انقلابی دریافت ہے" کیپٹن شکیل نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب، کیا یہ ضروری ہے کہ باغ کا تصور کیا جائے۔ کوئی

اور تصور نہیں کیا جا سکتا؟" ——— صفدر نے پوچھا۔

"یہ ساری باتیں عام آدمی کے لئے ہیں۔ ماہر روحانیات تو ایک لمحے میں ذہنی طور پر یکسو ہو کر وہاں پہنچ جاتا ہے لیکن عام آدمی کی روح اور ہیئت پر دنیا کی گرد چڑھی ہوتی ہے اس لئے ایک تو اسے مسلسل مشق کی ضرورت ہوتی ہے دوسرا اسے باغ، پھولوں کی شگفتگی کے تصور کی اس لئے بھی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اس کے ذہن اور روح پر چڑھی ہوئی گرد صاف ہو سکے؟" ——— عمران نے جواب دیا۔

"لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ ہر آدمی اس باغ میں پہنچے گا اور مل ہی دیکھے گا۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ بے شمار دنیائیں ہیں؟" ——— جولیا نے کہا۔

"ہاں واقعی بے شمار دنیائیں ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ دوران مشق چند بنیادی عوامل کے علاوہ ہر شخص کو بالکل مختلف تجربات اور آگہی حاصل ہو گی۔ مثال کے طور پر روحانی سفر میں دو اشخاص کو کبھی بھی یکساں تجربہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ ہر شخص اپنی علمی وسعت، روحانی مدارج، ذہنی پاکیزگی کے پیش نظر قطعی مختلف اور منفرد تجربہ حاصل کرتا ہے۔ اس لئے ضروری نہیں کہ ہر شخص ایک ہی مثالی دنیا یا جہت میں پہنچے۔ ہاں البتہ ایک بار تم جس دنیا میں پہنچو گے پھر وہیں جاؤ گے۔ دوسری کسی مختلف دنیا میں جانے یا اپنی مرضی سے کسی دنیا کا انتخاب کرنے کے لئے انتہائی مشق یا مہارت کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ مہارت ہر شخص حاصل نہیں کر سکتا؟" ——— عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہاں جانے اور اس قدر مشقت اٹھانے کا آخر فائدہ کیا ہے۔ کام کے سوالات تو وہاں ہو ہی نہیں سکتے کہ میں وہاں گیا اور میں نے اس گائیڈ

سے پوچھا کہ بتاؤ" فلاں مجرم کہاں ہے ——— اور میں واپس آ کر اس کی گردن پکڑ لوں"۔ ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"اور اگر اس مجرم صاحب نے وہاں پہنچ کر تمہارے متعلق پوچھ لیا تو پھر"۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"میں تو وہاں جا کر سب سے پہلے ایکسٹو کے بارے میں تفصیل پوچھوں گی"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ارے یہ غضب نہ کرنا"۔ ——— عمران نے حقیقتاً پریشان ہو کر کہا۔

"کیوں ——— یہ تو کوئی احمقانہ سوال نہیں ہوگا"۔ ——— جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اصل میں مخالف جنس کے متعلق سوالات کرنا وہاں انتہائی معیوب سمجھا جاتا ہے اور ایسے سوال کرنے والے کو وہاں باقاعدہ سزا دی جاتی ہے اور یہ سزا اس کرہ ارض سے زیادہ کربناک ہوتی ہے۔ اس لئے اگر تم نے ایسا سوال کیا تو تمہیں سزا مل جائے گی اور بیچارہ تنویر یہاں آہیں بھرتا رہ جائے گا"۔ ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چلو جولیا نہ پوچھے گی' میں پوچھ لوں گا"۔ ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واقعی یہ تو چیف کی اصلیت جاننے کا انتہائی آسان طریقہ ہے۔ ویری گڈ"۔ ——— تنویر نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگ گئے۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ لوگ ایسا سوچ سکتے ہیں ورنہ وہ کبھی بھی انہیں یہ طریقہ نہ بتاتا اور اسے معلوم تھا کہ

اگر واقعی جولیا یا کسی نے بھی مثالی دنیا میں پہنچ کر یہ سوال پوچھ لیا تو اس کی اصل حقیقت ایک لمحے میں بتا دی جائے گی لیکن اب کیا ہو سکتا تھا تیر کمان سے نکل چکا تھا اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ اب وہ انہیں یہ سوال کرنے سے کیسے روکے۔

"عمران صاحب' آپ تو اس طرح پریشان ہو گئے ہیں جیسے چیف کی بجائے آپ کی حقیقت کھلنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہو"۔ ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں ——— اصل بات یہ ہے کہ اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تمہیں یہ طریقہ بتا کر میں نے اپنے آپ اور تم سب کے ساتھ ظلم کیا ہے۔ ظاہر ہے تم لوگوں نے باز نہیں آنا اور چیف کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش ضرور کرنی ہے مگر اس کا نتیجہ انتہائی خطرناک نکلے گا"۔ ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں ——— اس میں خطرناک نتیجہ نکلنے کا کونسا پہلو نکل آیا۔ ہم نے کوئی دوسروں کو تو نہیں بتانا"۔ ——— صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"تمہیں وہ کیس تو یاد ہی ہوگا جب تم سب نے مل کر ایکسٹو کی حقیقت جاننے کی کوشش کی تھی۔ کیا نتیجہ نکلا تھا یہی کہ چیف نے تم سب کو ہلاک کرنے کا حکم دے دیا تھا اور اب بھی یہی نتیجہ نکلے گا۔ چیف نے مجھ سمیت پوری ٹیم کا ہی خاتمہ کر دینا ہے اور نئی ٹیم بنا لینی ہے۔ تم جانتے ہو کہ وہ اصولوں پر کس قدر سفاک اور سرد مہر ہو جاتا ہے"۔ ——— عمران نے کہا۔

"لیکن ہم انہیں بتائیں گے ہی نہیں کہ ہم نے ان کی اصلیت معلوم کر لی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"تمہارے بتانے یا نہ بتانے سے کچھ فرق نہ پڑے گا کیونکہ مثالی دنیا کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ اگر تم وہاں کسی دوسرے فرد کے بارے میں کوئی چھپی ہوئی حقیقت جاننے کی کوشش کرو گے تو تمہیں تو وہ حقیقت بتا دی جائے گی لیکن ساتھ ہی اس آدمی کو بھی یہ بتا دیا جاتا ہے کہ کس شخص نے تمہارے بارے میں کیا حقیقت معلوم کی ہے اس لئے جیسے ہی تم میں سے کسی نے وہاں چیف کے بارے میں حقیقت جانی یہاں چیف بھی خود بخود اس بات سے آگاہ ہو جائے گا اور اس کے بعد تم خود سمجھ سکتے ہو کہ کیا نتیجہ نکلے گا"۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اب وہ اس کے سوا اور کیا کہہ سکتا تھا کہ انہیں کوئی خوف دلا کر اس خیال سے باز رکھ سکے۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر تو واقعی اس کا نتیجہ خطرناک نکل سکتا ہے"۔ جولیا نے قدرے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں اب تو ظاہر ہے کہ مرنے کا انتظار ہی کیا جا سکتا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ یہ حقیقت جاننے سے باز نہ آؤ گے"۔۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ ہو گا بعد میں ہوتا رہے گا۔ کم از کم ہماری خواہش تو پوری ہو جائے گی"۔۔۔۔۔ صفدر نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب، میں نے بھی پڑھا ہے اور آپ نے بھی بتایا ہے کہ واپسی کا مسئلہ انتہائی سخت ہوتا ہے۔ آخر اس سختی سے آپ کا کیا مطلب ہے جبکہ ہمارا جسم تو بہر حال یہیں موجود ہو گا"۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"دراصل واپسی عالم علوی اور عالم سفلی کو جدا جدا اور الگ رکھ کر ہی ہو سکتی ہے اور یہ انتہائی ضروری ہے۔ خاص طور پر عام لوگوں کے لئے ذرا سی غفلت

یا تیزی کی وجہ سے روحانی جہت اور ہماری تین جہتی مادی کائنات آپس میں گڈمڈ ہو سکتی ہیں اور پھر یہ ہو گا کہ یہ آپس میں نہ مل سکیں گی۔ اس طرح انسان ہمیشہ کے لئے ان جہتوں کے درمیان پھنس کر رہ جاتا ہے۔ پھر ہو گا یہ کہ جانے والا یہاں کی شعوری دنیا میں واپس ہی نہ آ سکے گا اس لئے ماہر روحانیات اس بات کی سختی سے ہدایت کرتے ہیں کہ عام لوگوں کو یہ روحانی مشق لازماً کسی ماہر روحانیات کی نگرانی میں ہی کرنی چاہیے"۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب، اس سیر کا کوئی دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے"۔۔۔۔۔ اس بار ٹائیگر نے جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا سوال کر دیا۔

"ایسے لوگ جو خاص قسم کے مسائل کا شکار ہوں کسی ایسی بیماری میں گھرے ہوئے ہوں جن کی تشخیص نہ ہو رہی ہو یا علاج سمجھ نہ آ رہا ہو، کوئی طالب علم جو اپنی ذہنی صلاحیتوں کو بڑھانا چاہتا ہو اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اصل میں بالا کائناتی جہت کا یہ سفر جسے ماہر روحانیات عالم خواب و خیال کا مراقبہ بھی کہتے ہیں نہ صرف عقل و دانش میں اضافہ کرتا ہے بلکہ تمام روحانی اور وجدانی علوم کے بارے میں انتہائی وسیع معلومات بھی حاصل ہو جاتی ہیں۔ بہر حال یہ روحانی سفر اور اس سے اصل فائدہ علم و دانش اور روح کو ہی پہنچتا ہے۔ دنیاوی طور پر تو صرف قسمتی فائدے ہی پہنچ سکتے ہیں۔ بہر حال اب باتیں بہت ہو چکی ہیں اس لئے اب باقی باتیں بعد میں، پہلے کھانا کھا لیا جائے کسی اچھے سے ہوٹل میں"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور باقی سب ساتھی بھی مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک انٹرنیشنل ہوٹل میں پہنچ چکے تھے۔ کھانے

کا آرڈر دینے کے بعد عمران کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ایڈیسن کو فون کر لوں کہ اس نے واپسی سفر کے بارے میں کیا کیا ہے۔" ——— عمران نے کہا اور تیزی سے اس طرف کو چل پڑا جدھر پبلک بوتھ بنے ہوئے تھے۔ اس کے ذہن میں دراصل اس خیال سے ہی مسلسل دھماکے ہو رہے تھے کہ اگر ان میں سے کسی نے ایکسٹو کی حیثیت معلوم کر لی تو پھر کیا ہوگا۔ گو اس نے اپنے طور پر انہیں ڈرانے کی بے حد کوشش کی تھی، لیکن بہر حال وہ اتنا جانتا تھا کہ اس کی ان باتوں سے یہ لوگ خوفزدہ ہونے والے نہیں ہیں اور اس نے صفدر کی باتوں اور انداز سے یہ ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ اس کے پریشان ہونے سے صفدر مشکوک ہو چکا ہے۔ وہ اب فوری طور پر پاکیشیا ڈاکٹر اویس کو فون کر کے اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا تھا تاکہ اس کا کوئی ایسا حل نکالا جا سکے کہ جس سے اس کا یہ راز آؤٹ نہ ہو سکے۔ پبلک بوتھز میں کئی ایسی بوتھ بھی تھے جہاں سے دنیا کے ہر ملک میں مقررہ فیس ادا کر کے بات کی جا سکتی تھی چنانچہ اس نے مقررہ فیس کا ٹوکن کاؤنٹر سے حاصل کیا اور پھر اس نے بوتھ میں داخل ہو کر پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور ڈاکٹر اویس کی حویلی کا نمبر ملا دیا۔

"یس" ——— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی اور عمران آواز سنتے ہی پہچان گیا کہ یہ آواز ڈاکٹر اویس کے صاحبزادے کی ہے۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں۔ میں نے ڈاکٹر اویس صاحب سے انتہائی ضروری اور اہم بات فوری کرنی ہے۔ میں ایکریمیا سے فون کر رہا ہوں۔ کیا کوئی ایسا طریقہ ہو سکتا ہے کہ ان سے بات ہو جائے" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب، ڈاکٹر صاحب پچھلے چند روز سے شدید بیمار ہیں اس لئے وہ اب اپنے مخصوص حصے سے یہاں حویلی میں منتقل ہو چکے ہیں تاکہ ان کی دیکھ بھال آسانی سے کی جا سکے۔ میں فون پر آپ کی بات کراتا ہوں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اطمینان بھرا سانس لیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ڈاکٹر اویس احمد کے مخصوص حصے میں فون نہیں ہے اور ڈاکٹر اویس صاحب اپنے حصے سے باہر نہیں آتے۔

"ہیلو، اویس احمد بول رہا ہوں" ——— چند لمحوں بعد ایک کپکپاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم ڈاکٹر صاحب، آپ کا بیٹا علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ کی طبیعت کیسی ہے" ——— عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اب خاصا ٹھیک ہوں۔ بیماری کا حملہ تو انتہائی شدید تھا لیکن شاید ڈاکٹروں نے اس پر بروقت قابو پا لیا ہے۔ تم سناؤ کیسے ہو اور فون کیوں کیا ہے۔ میرا بیٹا بتا رہا تھا کہ کوئی انتہائی ضروری اور اہم بات کرنی ہے۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں ڈاکٹر صاحب، میں نے پروفیسر یوٹوکوف والا طریقہ حاصل کر لیا ہے لیکن میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے کہ اگر اس طریقے کو عام کر دیا گیا تو بڑے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں مثلاً کوئی آدمی کسی خاص وجہ سے اپنی اصلیت کو چھپاتا ہے جبکہ کچھ لوگ اس کی اصلیت جاننے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ عالم مثالی میں پہنچ کر اس کی اصلیت معلوم کر لیں گے۔ میں نے ایک عام سی مثال دی ہے۔ اس طرح کی اور بھی بے شمار مثالیں دی جا سکتی ہیں" عمران نے کہا۔

"میں تمہاری بات سمجھ گیا ہوں۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر تو واقعی اس دنیا کا سارا نظام ہی تلپٹ ہو کر رہ جائے گا لیکن تم بے فکر رہو، ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ عالم مثالی میں صرف پوچھنے والے کی اپنی ذات کی حد تک ہی سوالوں کے جواب دیئے جا سکتے ہیں۔ دوسرے کسی بھی آدمی کی ذات کے بارے میں کوئی جواب نہیں دیا جاتا۔ یہ وہاں کا اصل فرق ہے اور اس پر سختی سے عمل بھی کیا جاتا ہے۔ اپنی ذات سے ہٹ کر سوالات کے جوابات صرف علمی اور روحانی عام مسائل پر دیئے جاتے ہیں۔ بہرحال دوسرے کی ذات کا کوئی راز آشکارا نہیں کیا جاتا" ——— ڈاکٹر اویس احمد نے کہا۔

"مگر ڈاکٹر صاحب، وہ پروفیسر نورس تو دوسرے لوگوں کے سوالات کے جوابات وہاں سے حاصل کر کے آتا تھا" ——— عمران نے کہا۔

"ایسا صرف اس گائیڈ کی خصوصی اجازت سے ہو سکتا ہے اور وہ بھی عام مسائل کے حل کی حد تک، کوئی ایسی چیز بہرحال نہیں بتائی جاتی جس سے اس کا کوئی مخصوص راز دوسروں پر آشکارا ہوتا ہو" ——— ڈاکٹر اویس احمد نے کہا۔

"اوہ بے حد شکریہ، ورنہ میں تو پریشان ہو گیا تھا بلکہ سوچ رہا تھا کہ اس طریقے کو ہی ضائع کر دوں" ——— عمران نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

"تم نے وہ طریقہ کیسے حاصل کیا اور وہ طریقہ ہے کیا، مجھے تو بتاؤ" ——— ڈاکٹر اویس احمد نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"میں انشاء اللہ ایک دو روز میں پاکیشیا پہنچ رہا ہوں، پھر آپ کی خدمت

میں حاضری دوں گا۔ اس کے بعد تفصیل سے باتیں ہوں گی" ——— عمران نے کہا۔

"جلدی آنے کی کوشش کرنا ——— میں تمہارا منتظر رہوں گا" ——— ڈاکٹر اویس احمد نے کہا۔

"انشاء اللہ ——— اچھا خدا حافظ" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے اس طرح اطمینان بھرا طویل سانس لیا جیسے اس کے کاندھوں سے ہزاروں ٹن کا بوجھ اتر گیا ہو کیونکہ اسے یقین تھا کہ اب ایکسٹو کی اصلیت ان میں سے کسی کو معلوم نہ ہو سکے گی۔ وہ پبلک بوتھ سے نکلا اور مسکراتا ہوا واپس ہال کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا کہا ہے ایڈلیسن نے ——— کس وقت کی بکنگ ہوئی ہے؟" جولیا نے پوچھا۔

"اس سے بات نہیں ہو سکی۔ وہ کہیں گیا ہوا ہے" ——— عمران نے کرسی سنبھالتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب! ——— آپ کے جانے کے بعد ایک بحث چھڑ گئی ہے تنویر کہتا ہے کہ یہ درست ہے کہ مقدس کلام میں بہت اثر ہے اور وہ چونکہ مقدس کلام ہے اس لئے اس کی طاقت، قوت اور اثر کا کوئی انسان اندازہ بھی نہیں لگا سکتا لیکن یہ کلام اگر عمران پڑھے تو اس کا فوری اور انتہائی اثر ظاہر ہو جاتے۔ ہم پڑھیں تو کوئی اثر ہی نہ ہو جبکہ عمران بھی مسلمان ہے اور ہم بھی، عمران بھی ہماری طرح دنیا دار آدمی ہے" ——— صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں کیا اور میری زبان میں اثر کیا۔ یہ تو بس اللہ تعالیٰ کی قدرت

ہے کہ وہ کبھی کبھی میری زبان سے اپنے کلام کا اثر دوسروں پر ظاہر کر دیتا
ہے ورنہ میں نے تو کئی بار لاحول پڑھا مگر تنویر ویسے کا ویسا ہی میدان
میں موجود ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب
بے اختیار ہنس پڑے۔

"مذاق مت کرو ۔۔۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ میں نے خود اپنی
آنکھوں سے تمہیں کچھ پڑھ کر پانی پر پھونکتے دیکھا ہے اور پھر صفدر نے
جیسے ہی اس پانی کے چھینٹے اس پروفیسر ارشائن پر پھینکے وہ اس طرح
تڑپ اٹھا جیسے پانی کے چھینٹوں کی بجائے اسے کوڑے مارے گئے ہوں
اور پھر یہی پانی جب اس کے حلق سے اترا تو وہ ہلاک ہو گیا حالانکہ پانی پینے
سے کوئی ہلاک نہیں ہو سکتا۔ پھر یہی پانی تم نے میرے سامنے پیا لیکن تمہیں
کچھ بھی نہیں ہوا۔ اگر میں یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھتا تو
کبھی اس بات پر یقین نہ کرتا۔ تم نے بتایا ہے کہ تم نے اس پانی پر مقدس
کلام پڑھا اور اس کا یہ اثر ہوا۔ اگر ایسی ہی بات ہے تو پھر میرے
پڑھنے سے اثر کیوں نہیں ہوتا۔ حالانکہ الحمدللہ میں بھی مسلمان ہوں"۔
تنویر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کاندھے اچکاتے
ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ تمہیں بتانا پڑے گا ورنہ مجھے ساری عمر الجھن رہے گی"۔
تنویر نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"میں اپنے متعلق تو کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ میں تو اللہ تعالیٰ کا ایک
حقیر اور عاجز بندہ ہوں۔ ہاں! ایک عظیم شاعر کا شعر سنا دیتا ہوں۔ شاید

اس سے تمہاری الجھن دور ہو جائے گی ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"شعر وغیرہ کو چھوڑو اور اصل بات بتاؤ"۔۔۔۔ تنویر نے غصیلے
لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے کھانا سرو کرنا شروع کر دیا اور وہ سب
خاموش ہو گئے۔ ویٹر کے جانے کے بعد تنویر نے دوبارہ اصرار کرنا شروع کر دیا۔

"اول طعام بعد کلام"۔۔۔۔ عمران نے ٹالتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ پہلے بتاؤ۔ ورنہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا"۔۔۔۔ تنویر
واقعی بچوں کی طرح ضد پر اتر آیا تھا۔

"تو پھر شعر سن لو۔ اس سے تمہاری الجھن دور ہو جائے گی"۔۔۔۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا سناؤ"۔۔۔۔ تنویر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ مجبوراً
شعر سن رہا ہو۔

"شاعر نے کہا ہے۔ خرد نے کہہ بھی دیا لاالٰہ تو کیا حاصل، دل و نگاہ
مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں ۔۔۔۔ مطلب یہ کہ صرف عقل کی بنا پر
مسلمان ہو جانا کوئی بات نہیں۔ اصل مسلمان وہ ہے جس کا دل و نگاہ
بھی ساتھ ہی مسلمان ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میری نگاہ و دل مسلمان نہیں ہے۔ تم نے یہ
اندازہ کیسے لگا لیا"۔۔۔۔ تنویر نے اس بار واقعی غصیلے لہجے
میں کہا۔

"تمہاری نگاہ کے متعلق تو میں گواہی دے سکتا ہوں ۔۔۔ دل کا حال
اللہ جانتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکرا کر کن انکھیوں سے جولیا کی

طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی میز کے ارد گرد کا ماحول قہقہوں سے گونج اٹھا اور ہال میں موجود دوسرے افراد چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگے اور تنویر بھی بے اختیار جھینپتے ہوئے انداز میں ہنس پڑا۔ ظاہر ہے وہ عمران کا اشارہ سمجھ گیا تھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

ریڈ رنگ

مکمل ناول

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم جو پوری دنیا میں جعلی ادویات سپلائی کرتی تھی۔ ایسی ادویات جس سے لاکھوں مریض ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتے تھے۔

مادام ولاڈی جو جڑی بوٹیوں کی بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہر تھی مگر یہی مادام ولاڈی ریڈ رنگ کی بھی سربراہ تھی۔ ایک حیرت انگیز' دلچسپ اور منفرد کردار۔

مادام ولاڈی جس نے جڑی بوٹیوں کی ریسرچ سے منشیات کی ایک نئی قسم دریافت کر لی جسے ریڈ پلز کا نام دیا گیا۔

ریڈ پلز ایسی تباہ کن منشیات جسے دفاعی ہتھیار کے طور پر دنیا میں پہلی بار استعمال کرنے کی پلاننگ کی گئی اور اس کے لئے پاکیشیا کو تجربہ گاہ بنایا گیا۔ کیسے؟

پاکیشیا کی سلامتی کے تحفظ کے لئے عمران پوری سیکرٹ سروس سمیت ریڈ رنگ کے خلاف میدان میں کود پڑا اور پھر ایک ہولناک' خونریز اور انتہائی تیز رفتار مقابلے کا آغاز ہو گیا۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس ریڈ رنگ کے خلاف دو گروپس کی صورت میں علیحدہ علیحدہ میدان عمل میں اتری۔ ان دونوں گروپس کا آپس میں کوئی رابطہ نہ تھا۔ کیوں؟

ڈان جان سابقہ ایکریمین سیکرٹ ایجنٹ جو اب ریڈ رنگ کا عملی طور پر سربراہ تھا۔ ایک ایسا آدمی جو عمران کی ٹکر کا ایجنٹ تھا۔

صدیقی جس نے اپنی زندگی کی سب سے ہولناک جنگ اکیلے لڑی جبکہ عمران اور اس کے دوسرے ساتھی اس جنگ سے لاتعلق رہے۔ کیوں؟

کیا صدیقی اس جنگ میں کامیاب بھی ہو سکا۔ یا؟

تنویر جس نے اپنی مخصوص فطرت کے مطابق انتہائی تیز رفتار ایکشن سے کام لیتے ہوئے ہر طرف موت کا بازار گرم کر دیا۔ کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو سکا۔

وہ لمحہ جب ڈان جان نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دونوں گروپس کو یقینی موت کے حوالے کر دیا۔ کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس واقعی ڈان جان کے مقابلے میں بے بس ہو گئے تھے۔ یا؟

وہ لمحہ جب عمران نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سب ساتھیوں کے روکنے کے باوجود ڈان جان اور مادام ولاڈی کو معاف کر دینے کا فیصلہ کر لیا۔ کیوں؟

کیا عمران کو پاکیشیا کی سلامتی مقصود نہ تھی۔ یا؟

کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ریڈ رنگ کے خلاف اپنے مشن میں کامیاب بھی ہو سکے یا ناکامی ان کا مقدر بن گئی۔

شائع ہو گیا ہے

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

انتہائی تیز رفتار اور خونریز ایکشن

لمحہ بہ لمحہ تیزی سے بدلتے ہوئے واقعات

بھرپور اور اعصاب شکن سسپنس

ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ایڈونچر ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک منفرد انداز کا ناول

خاص نمبر

سی ٹاپ

مکمل ناول

مصنف — مظہر کلیم ایم اے

سی ٹاپ

ایک انتہائی اہم پاکیشیائی سائنسی فارمولا۔ جو یورپ کی ایک مجرم تنظیم کے ہاتھ لگ گیا۔ پھر؟

سی ٹاپ

جس کو خریدنے کے لئے ایکریمیا، اسرائیل سمیت تمام سپر پاورز نے اس مجرم تنظیم سے مذاکرات شروع کر دیئے۔

ٹاسکو

ایک ایسی مجرم تنظیم جو عام سے غنڈوں اور بدمعاشوں پر مشتمل تھی لیکن اہم سائنسی فارمولا فروخت کر رہی تھی۔ کیوں اور کیسے؟

سی ٹاپ

جس کے حصول کے مشن میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو باقاعدہ سودے بازی کرنا پڑی۔ کیوں؟

پاکیشیا سیکرٹ سروس

جس نے پاکیشیائی فارمولا کے حصول کے لئے مجرم تنظیموں سے لڑنے کی بجائے انہیں رقم دے کر فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کی۔ کیوں؟

❋ کیا مجرم تنظیم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے زیادہ طاقتور تھی۔ یا؟

بلیک سروس

ایک دوسری مجرم تنظیم جس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے دوبار فارمولا حاصل کر لیا اور ہر بار پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کو فارمولے کے حصول کے لئے رقم دینا پڑی۔ کیوں؟

سی ٹاپ

ایک ایسا فارمولا جس کے حصول کے لئے ایکسٹو نے بھی مجرم تنظیموں کو رقم دینے کی حمایت کر دی۔ کیوں؟ کیا ایکسٹو بے بس ہو گیا تھا؟

❋ وہ لمحات جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مجبوراً مجرم تنظیموں سے لڑنے کی بجائے ان سے سودے بازی کرنا پڑی۔ انتہائی حیرت انگیز سچویشنز۔

❋ کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے فارمولا حاصل کر لیا۔۔۔ یا۔۔۔؟

انتہائی دلچسپ اور یکسر منفرد انداز کا ایک ایسا ناول
جو آپ کو تادیر یاد رہے گا

شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان